صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

سیّد حماد رضا بخاری

صَلُّوا عَلَيۡهِ وَسَلِّمُوۡا تَسۡلِيۡمًا

(تیسرا ایڈیشن)

تالیف: سیّد حماد رضا بُخاری

جملہ حقوق محفوظ

نام کتاب	صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا
مؤلف	سیّد حماد رضا بُخاری
ناشر	بُخاری پبلی کیشنز، فیصل آباد
کمپوزنگ	سیّد حماد رضا بُخاری
پروف ریڈنگ	ریحان ابرار حیدر
تعداد	۱۰۰۰
اشاعت	صفر ۱۴۳۵ھ، دسمبر ۲۰۱۳ء
ای میل	hrbukhari@hotmail.com
فون	0092-300-9655650

تقریظ

حجۃُ الاسلام علامہ اظہر حسین بہشتی صاحب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خداوندِ متعال نے خود بھی محمد و آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجا ہے اور دوسروں کو بھی اُن پر درود بھیجنے کا حکم دیا ہے اور فرمایا ہے، ''اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ط يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْماً ○'' (بے شک اللہ اور اُس کے فرشتے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر درود بھیجتے ہیں، اے ایمان والو! تم بھی اُن پر درود و سلام بھیجو۔ سورۃ الاحزاب۔۵۶) رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آلِ رسول علیہم السلام پر کس طرح صلوات بھیجی جائے؟ اس بارے میں شیعہ اور اہلِ سُنت نے تواتر کے ساتھ روایات نقل کی ہیں۔ ''غایۃ المرام'' میں تیئس روایات اہلِ سُنت اور اُنیس روایات اہلِ تشیع سے نقل کی گئی ہیں۔ صلوات سے کیا مراد ہے؟ اس بارے میں شیخ صدوق اپنی اسناد کے ساتھ ابنِ ابی حمزہ سے اور وہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے آیت، ''اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ط يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْماً ○'' کے متعلق سوال کیا تو آپ نے فرمایا صلواتِ خدا

سے مراد اُس کی رحمت ہے، فرشتوں کی صلوات سے مراد تزکیہ (پاکیزگی) ہے اور لوگوں کی صلوات سے مراد دُعا ہے اور "وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْماً" سے مراد یہ ہے کہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمائیں اُسے تسلیم کرلو۔ (معانی الاخبار ص ۳۶۷) درود وسلام کی یہ فضیلت محمد وآلِ محمد علیہم السلام کے ساتھ مختص ہے اور کوئی دوسرا شخص اس فضیلت میں اُن کے ساتھ شریک نہیں ہے۔

ہمارے برادرِ عزیز سیّد حماد رضا بخاری صاحب نے بھی رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اُن کے طیّب وطاہر آل علیہم السلام کی خدمت میں کتاب "صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْماً" کی صورت میں اظہارِ عقیدت پیش کیا ہے۔ برادرِ عزیز نے اِس کتاب میں کوشش کی ہے کہ شیعہ اور اہلِ سُنت کی آراء کو جمع کریں اور اپنی اِس کاوش میں وہ کافی حد تک کامیاب بھی رہے ہیں۔ خداوندِ متعال سے دُعا ہے کہ وہ اِن کے زورِ قلم کو اور زیادہ کرے اور اِن کی اِس کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔ آمین۔

اظہر حسین بہشتی

۲۸ محرم الحرام ۱۴۳۵ ہجری

۳ دسمبر ۲۰۱۳ء

تمہید

مطالعہ کا شوق مجھے بچپن سے ہے۔میرے زیرِ مطالعہ زیادہ تر ادبی اور تاریخی نوعیت کی کتب ہی رہی ہیں۔ یہ عمر کا تقاضا تھا یا شاید علماء کرام کی صحبت کا اثر کہ ایک عرصہ سے ادبی اور تاریخی کتب کی جگہ مذہبی کتابوں نے لے لی اور مطالعہ کا یہ شوق قرآنِ پاک کے تراجم سے ہوتا ہوا بہت آگے چلا گیا۔ میرا لکھنے کا شوق بھی مطالعہ کی طرح پرانا ہے لیکن رخشِ قلم زیادہ تر ادبی میدان میں ہی گامزن رہا اور محض اخباروں، ہفت روزہ رسالوں اور ماہناموں تک محدود رہا۔پھر کسی سبب سے لکھنے کا عمل رُک گیا جس کا دورانیہ کافی طویل تھا۔ایک روز میری والدہ محترمہ مجھے کہنے لگیں کہ کیا تم نے لکھنا بالکل ہی چھوڑ دیا ہے؟ میں شرمندہ سا ہو گیا اور کہا کہ وقت ہی نہیں ملتا حضور۔ کہنے لگیں کہ کچھ لکھو...ایسا کہ...نام زندہ رہے! اور میں حیرانی سے اُنہیں دیکھنے لگا۔ پھر.... ایک شب! عالمِ خواب میں.... وہ نُور میں لپٹا ہُوا سماں....سفید دُھند چاروں طرف پھیلی ہوئی....میں کسی بازار میں سے گزر رہا ہوں....ناگاہ ایسا لگا کہ اِس دُھند میں ماہِ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طلوع ہے۔سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دِکھائی دیئے تو ڈرتے جھجکتے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف

بڑھا.... میرے ہاتھ میں دُرود وسلام پر لکھی ہوئی کوئی کتاب (معلوم نہیں کس کی) ہے۔ میں وہ کتاب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں یہ عرض کرتے ہوئے پیش کرتا ہوں کہ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! مجھے معلوم نہیں اِس میں کونسی صلوٰات صحیح ہے اور کونسی نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے گزارش ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بذاتِ خود نشاندہی فرما دیجیے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے ہاتھ سے وہ کتاب لی اور کتاب میں موجود صلوٰات میں سے کچھ پر خطِ تنسیخ پھیر دیا، بعض پر صحیح کا نشان لگایا اور چند ایک میں تصحیح فرما دی۔ میری آنکھ کھلی تو عجیب کیفیت سے دوچار تھا۔ میں زار و قطار رو پڑا۔ شاید آنکھیں نادم تھیں کہ بغیر وضو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی جسارت کیوں کر بیٹھیں اور اب عرقِ انفعال میں غرق ہو رہی تھیں۔

میرے مطالعہ کا رُخ اب دُرود وسلام کے موضوع پر لکھی ہوئی کتابوں کی طرف مڑ گیا تھا۔ دُرود وسلام کی کتب پڑھ کر کبھی تو مایوسی سے دوچار ہُوا کہ جب کوئی صلوٰاتِ ناقص نظر سے گزری، اور کبھی دِل عش عش کر اُٹھا کہ محبانِ محمد و آلِ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے دُرود وسلام کی لڑیوں میں کیسے کیسے موتی پرو رکھے ہیں۔ مختلف کتب کے مطالعہ کے بعد دِل میں خواہش پیدا ہُوئی کہ میں بھی ایک کتاب ترتیب دوں اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں بطور ہدیہ و

نذرانہ پیش کروں۔ اِس خواہش کا بیدار ہونا تھا کہ مجھے والدہ محترمہ کی بات یاد آگئی اور میرے خیال کو ایک واضح سمت مل گئی۔ پھر میں پوری عقیدت واحترام اور محبت ولگن سے اِس کتاب کی ترتیب میں مصروف ہوگیا۔

کتاب کی ترتیب وتالیف کے دوران یہ ڈر ہمیشہ میرے دامن گیر رہا کہ اِس میں کوئی ایسی صلوٰات شامل نہ ہو جائے کہ جس پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطِ تنسیخ پھیرا تھا یا تصحیح فرمائی تھی۔ اِس خدشہ کے پیشِ نظر کتاب کے آغاز سے اختتام تک علماء کرام سے راہنمائی حاصل کرتا رہا۔ خصوصاً میں علامہ اظہر حسین بہشتی صاحب کا بہت ممنون ہوں جنہوں نے اپنی بے حد مصروفیات کے باوجود میری راہنمائی فرمائی۔ اللہ رب العزت اُن کی توفیقات میں اضافہ فرمائے اور اُن کا اور دیگر علماء کرام کا، کہ جو مذہب وملّت کا قیمتی اثاثہ ہیں، سایہ ہمارے سروں پر قائم رکھے۔ آمین۔

درود شریف پر تمام اہلِ اسلام کا ایمان ہے پس میں نے بھی کوشش کی ہے کہ روایات کو بلا تفریقِ مسلک کتابِ ہٰذا میں جمع کیا جائے۔ اس وجہ سے بعض روایات اور احادیثِ مبارکہ کی تکرار نظر آتی ہے لیکن باریک بینی سے جائزہ لینے پر معلوم ہوتا ہے کہ اُن میں کچھ نہ کچھ فرق ضرور ہے۔ مثلاً راوی مختلف ہوں گے یا مفاہیم میں کمی بیشی ہوگی۔ پس ہم نے قارئین کرام کے زیادہ

سے زیادہ استفادہ و تحقیق کی غرض سے اُن کو شامل کرلیا ہے۔مزید برآں مختلف ابواب میں موضوع کے اعتبار سے ایسی احادیث مبارکہ یا روایات کو شامل نہ کرنے سے تشنگی کا احساس پیدا ہوتا، چنانچہ یہ امر بھی ملحوظ خاطر رکھا گیا۔

دِل لرزہ براندام ہے کہ باوجود اتنی احتیاط کے، اگر....کوئی غلطی....کتاب کی تالیف کے دوران سرزد ہوگئی ہوتو؟

میں اِس کے لیے جناب رحمۃً للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں دست بستہ معافی کا خواستگار ہوں اور یقین رکھتا ہوں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میری خطاؤں کو ضرور معاف فرمائیں گے اور میرے اس نذرانے کو شرفِ قبولیت عطا فرمائیں گے۔

سیّد حماد رضا بخاری
فیصل آباد۔پاکستان
۳ جون ۲۰۱۰ء
فون:+923009655650
ای میل:hrbukhari@hotmail.com

ہدیہ

میں اِس کتاب کو

نہایت اَدب واحترام اور عاجزی کے ساتھ

سرورِ انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ رحمت

میں پیش کرتا ہوں۔

انتساب

میرے والدین کے نام

کہ جن کی دُعاؤں، برکتوں اور مہربانیوں کے طفیل

مجھے یہ کتاب لکھنے کی توفیق نصیب ہوئی

رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا

فہرست

پہلا باب

تقریظ	4
تمہید	6
ہدیہ	10
انتساب	11
صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا	24
تین اعلیٰ ترین فیوض	30

دُوسرا باب

اِرشاداتِ ربانی	38
آدم علیہ السلام سے ارشادِ الٰہی	39
موسیٰ علیہ السلام سے ارشادِ الٰہی	40
بنی اسرائیل کے لیے حکمِ صلوٰات	43
صلوٰات کے طفیل بنی اسرائیل کی کفالت	43
عذابِ فرعون سے بنی اسرائیل کی نجات	44
ضربِ کلیمی کا معجزہ اور صلوٰات	44

بنی اسرائیل کے ذلیل وخوار ہونے کی وجہ	46
عیسیٰ علیہ السلام سے ارشادِ الٰہی	46
ملائکہ سے ارشادِ باری تعالیٰ	47

تیسرا باب

صلوٰات اور ملائکہ	48
چاروں مقرب فرشتوں کا بیان	59
ملائکہ کا درُود اور جنت کی توسیع	60
فرشتے کی شفاعت	61
نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضۂ اطہر پر ملائکہ کی درُودخوانی	62
ملائکہ کو حاضری کی سعادت صرف ایک بار	63
وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِی کی وضاحت	63
درُود اللہ تعالیٰ کی تسبیح ہے	64
بغیر وضو کے واجب نماز	65
صلوٰات اور خداوند تعالیٰ	66

چوتھا باب

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسرّت	67

سب سے بہتر عمل 69

پانچواں باب

ہر صلوٰات حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پیش کی جاتی ہے 70

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلوٰات کا جواب دیتے ہیں 75

چھٹا باب

رسُولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انعام 76

قربتِ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم 78

پُل صراط پر راہنمائی 79

مشکل کشائی 80

ساتواں باب

فیضانِ دُرود 81

دُرود بھیجنے والے پر اللہ ربُ العزت دُرود بھیجتا ہے 81

صلوٰات بھیجنے والے پر تمام مخلوق صلوٰات بھیجتی ہے 82

گناہ گاروں کے لیے نوید 83

وقتِ اِحتضار 85

قبر میں پہلا سوال 86

مساجد کے اوتاد	86
درُود اللہ تعالیٰ کی تسبیح اور سجدہ شکر ہے	87
اسمِ محمد و احمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور صلوٰات	88
سیدۃ النساء علیہا السلام کے چار اعمال	88
فراموشی سے نجات	89
تنگدستی و پریشانی سے نجات	90
نفاق سے حفاظت	91
پاکیزگی کا حصول	92
اعمالِ بد سے نجات	92
غیبت سے پناہ	92
ملتے اور مصافحہ کرتے وقت درُود پڑھنا	93
جنت کا خاص میوہ دار درخت	93
قربت الٰہی کا ذریعہ	94
ابرِ رحمت	94
حاجت روی اور خیر و برکت	95
طہارتِ اعمال	95

جبلِ قاف کی مخلوق 96

صلوٰات اور شیر خوار بچوں کا گریہ 96

درُود اور ابلیس کی تھکن 96

شیطان کی ذِلت وخواری 97

آٹھواں باب

درُود پڑھنے کا طریقہ 99

نواں باب

ناقص صلوٰات 102

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نامِ گرامی کے ساتھ ''صلعم'' لکھنے کی وعید 109

''صلعم'' کے موجد کا ہاتھ کٹ گیا 110

اہل بیت علیہم السلام کی خاطر جان دینے والوں پر فرشتے درُود بھیجتے ہیں 112

دسواں باب

درُود کی مقدار 113

کثرت سے درُود بھیجنے کا اَجر 114

کثرتِ درُود کی تعریف 117

ایک ہزار بار درُود بھیجنے کا اَجر 118

ایک سو بار دُرود بھیجنے کا اَجر	118
پچاس بار دُرود بھیجنے کا اَجر	119
دس بار دُرود بھیجنے کا اَجر	119
تین بار دُرود بھیجنے کا اَجر	119
ایک بار دُرود بھیجنے کا اَجر	119
با آواز بلند دُرود پڑھنا	123
عجلت میں دُرود پاک پڑھنا	124
نمازِ ظہر اور عصر کے درمیان دُرود پڑھنا	125
پنجگانہ نمازوں کے بعد درود پڑھنا	126
بروزِ جمعرات و جمعہ صلوٰات پڑھنا	126
بروزِ ہفتہ صلوٰات پڑھنا	131
بروزِ اتوار صلوٰات پڑھنا	131
دُرود پاک لکھنا	132
دُرود شریف لکھنا واجب ہے	136
بیاضِ دُرود	136
مجالسِ ذِکر و صلوٰات	137

گیارہواں باب

ترکِ صلوٰات کی مذمت اور وعیدِ شدید	139
محرومِ دیدارِ رُخِ انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	146
درُود سے غافل شخص کا انجام	148
بغیر دُرود کے نماز باطل ہے	148
بغیر دُرود کے دُعا موقوف ہے	149

بارہواں باب

روایاتِ روشن	156
ناقص الخلقت بچے کی شفایابی	156
اندھے بہرے بچے کی شفایابی	157
نبی معظّم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بوسہ	157
تمام حاجات کے لیے ایک ہی وظیفہ	159
زیارت نامہ	160
لازم عمل	160
حرم شریف میں اعانت	161
پاکیزہ خوشبو	161

صلوٰات کا اِنعام	163
ایک فاسق وفاجر شخص کی شفاعت	163
موئے مبارک	164
میں اُمت کو اتنا ہی جانتا ہوں جتنا وہ درُود بھیجتے ہیں	165
شاہی باز	166
سنہری اُنگلیاں	168
رُوسیاہ پر رحمتِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا کرم	169
ایک اور رُوسیاہ پر رحمتِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا کرم	171
شبیہِ روضۂ رسُول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر دُرود کی برکت	174
درُود اور قبر کی مشکل	175
ستر ہزار عقوبت زدہ افراد کی شفاعت	176
درُود کی برکت سے قرض کی ادائیگی اور خوشحالی	176
وزیر علی بن عیسیٰ	179
شاہِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی طرف سے عیدی	179
ایک حاجت مند مومن اور دولت مند مجوسی پر کرم	180
آسمان سے روزی	184

مردہ زندہ ہو گیا 186

مولا علی مشکل کشاء علیہ السلام کے دینار 187

حضرت فریدالدین رحمۃ گنج شکر کے دینار 188

رِفعت ومنزلت کی وجہ 189

سنگ تراش 190

تقسیم ہند کے موقع پر ایک مسلمان کی مدد 192

۱۹۶۵ء کی پاک بھارت جنگ 193

قدرتُ اللہ شہاب 193

تیرھواں باب

صلوٰات اور حیوانات 196

صلوٰات اور شہد کی مکھی 196

صلوٰات اور اُونٹنی 197

صلوٰات اور کیڑا 198

صلوٰات اور مچھلی 199

صلوٰات اور ہرنی 200

صلوٰات اور گھوڑا 201

صلوٰات اور درندے 202

صلوٰات اور سانپ 203

چودھواں باب

منتخب دُرود شریف 204

دُرودِ ابراہیمی 204

ایک اور دُرودِ ابراہیمی 207

دُرودِ جامع ابراہیمی 208

دُرودِ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم 211

حبیبِ خدا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دُرود پاک 212

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک اور دُرود 213

دُرودِ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم 214

دُرودِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم 216

دُرودِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم 217

دُرودِ دیدارِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم 218

دُرودِ علی علیہ السلام 219

دُرودِ رحمت و برکت 219

درُودِ منیر	220
صلوٰات برائے اہلِ قبور	223
درُودِ انعام	224
مسجد میں داخل ہونے اور نکلنے کی صلوٰات	225
مختصر صلوٰات	226
مختصر مگر بہترین صلوٰات	226
ایک خاص صلوٰات	227
ثوابِ عظیم کی صلوٰات	228
حضرت ابوالفضل قرمسانی کا درود	229
درُودِ ماہی	230
درُودِ قادریہ	232
درُودِ ہزارہ	233
درُودِ دس ہزارہ	234
درُودِ لکھا	235
درُودِ اکبر	240
درُودِ باطن	268

درودُ العابدین	269
درودِ نجاتِ وبا	271
درودِ کمالیہ	272
ایک اور درودِ کمالیہ	273
درودِ حصولِ عزت	274
درودِ زاہدین	275
درودِ طالبین	276
درودِ مکرم	277
درودِ حفاظت	279
درودِ بلندئ درجات	280
درودِ چشتیہ	281
درودِ اعتصام	282
درودِ تُنَجِّیْنَا	283
درودِ مقبول الرّسُول	286
درودِ عاشقین	287
دُعا	289

پہلا باب

﴿صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْماً﴾

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَآلِہِ الطَّیِّبِیْنَ الطّٰھِرِیْنَ الْمَعْصُوْمِیْنَ ○

تمام حمد وثنا اللہ ربُ العزت کے لیے ہے جو سب سے زیادہ مہربان اور بے حد رحم کرنے والا ہے۔ اُس کی مہربانیوں کو ناپنے کا کوئی آلہ نہیں، اُس کے رحم وکرم کی پیمائش کرنے کا کوئی پیمانہ نہیں، اُس کی عنایات کو گننے کا کوئی ذریعہ نہیں۔ جِدھر نگاہ کرو اُسی کی مہربانیاں نظر آتی ہیں، جہاں غور کرو اُسی کا لطف وکرم کارفرما ہے۔ زمین وآسمان، سورج وچاند، ستارے وسیارے، بحر وبر، چرند و پرند، نباتات و جمادات، موسم و ہوائیں، پھل وپھول، اجناس

اور رِزق، تمام اُسی کی نوازشات ہیں جو ہر جگہ موجود ہیں۔ وہ حِکمت والا، مکمل اور بے عیب ہے۔ اُس کا ہر فرمان اور ہر کام بھی اُس کی طرح مکمل اور بے عیب ہے۔ اگر وہ ہم پر اِس جہان میں مہربان ہے تو اُس کی مہربانیوں کا سِلسلہ اُس جہان تک بھی دراز ہے۔ وہ جانتا ہے شیطان ملعون اُس سے مہلت حاصل کر کے اُس کے بندوں کو بہکانے پر کمر بستہ ہے تاکہ بندے دُنیا میں شر اور فساد میں مبتلا رہیں اور آخرت میں جہنم واصل ہوں، مگر ربِ کریم نے اپنے بندوں پر کرم کی اِنتہا کرتے ہوئے بخشش کے اَن گنت ذرائع پیدا کر دیئے ہیں۔ ایک گناہ کرو تو صرف ایک گناہ کی جواب دہی، ایک نیکی کرو تو سات سو نیکیوں کا کریڈٹ حاصل کر لو اور اگر وہ، جو کائنات کا بادشاہ ہے، ذرا سا زیادہ خوش ہو گیا تو سارے گناہ معاف۔ تمام عبادات اُسی کے لیے ہیں۔ اُسی کی خوشنودی کے لیے اُس کے احکامات کی تعمیل کی جاتی ہے کیونکہ وہ یہی چاہتا ہے۔ اُس کے احکامات اُس کے بندوں کے لیے ہیں خود اُس کے لیے نہیں۔ وہ ہر حکم سے بالاتر ہے مگر اُس کا ایک حکم ایسا بھی ہے جس پہ نہ صرف وہ خود عمل کرتا ہے بلکہ اُس کے ملائکہ بھی اُس کی تعمیل کرتے ہیں۔ سورۂ احزاب میں ارشاد ہوتا ہے:

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ط

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْماً ○

"بے شک اللہ اور اُس کے (تمام) فرشتے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر درُود بھیجتے ہیں، اے ایمان والو! (تم بھی) آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر درُود وسلام بھیجو (خوب عقیدت واحترام اور یقینِ کامل کے ساتھ)"

احکامِ الٰہی کی بجا آوری ہی عین عبادت ہے مگر وہ عبادت جو حُکمِ الٰہی کے ساتھ ساتھ سُنتِ الٰہی بھی ہو یقیناً تمام عبادات میں ایک منفرد اور اعلیٰ ترین مقام رکھتی ہے، پس درُود شریف وہ عبادت ہے جو قطعی القبول ہے اور اللہ جل شانہٗ کے غضب سے پناہ کا اور اُس کی عنایات ولطف وکرم کے حصول کا بہترین طریقہ اور نجات کا سب سے اعلیٰ ذریعہ ہے۔

علامہ طاہر القادری صاحب اپنی کتاب "درُود وسلام کی فضیلت اور عظمتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" میں لکھتے ہیں کہ سورت الاحزاب کی مذکورہ بالا آیتِ مبارکہ کی تفسیر میں قاضی عیاض نے "الشفاء (جلد ۱ ص ۶۰)" میں لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اُس کے تمام فرشتے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درُود بھیجتے ہیں پھر مومنوں کو حُکم ہوتا ہے کہ اے ایمان والو! تم بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درُود بھیجو۔ یہ آیت مبارکہ جو بطورِ خاص حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت وشان، علو مرتبت اور مقامِ رفیع کے اظہار کے لیے نازل کی گئی ہے اِس میں اللہ سبحانہٗ تعالیٰ نے پہلے خبر دی ہے کہ:

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوۡنَ عَلَى النَّبِيِّ ط

''بے شک اللہ اور اُس کے تمام فرشتے نبی مکرم (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) پر دُرود بھیجتے رہتے ہیں''

اِس خبر میں اللہ ربّ العزت نے پہلے اپنا اور ملائکہ کا عمل بیان فرمایا، پھر ہمیں حکم دیا:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا صَلُّوۡا عَلَيۡهِ وَسَلِّمُوۡا تَسۡلِيۡمًا ○

''اے ایمان والو! تم (بھی) اُن پر دُرود بھیجا کرو اور خوب سلام بھیجا کرو''

اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن مجید میں اَلۡحَمۡدُ سے وَالنَّاسُ تک اِس مقام کے سوا کسی جگہ پر بھی ایسا حکم نہیں دیا کہ حکم دینے سے پہلے خبر دے کہ میں خود بھی یہ کام کرتا ہوں۔ اِس سے یہ حقیقت واضح طور پر سامنے آتی ہے کہ:

۱۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی یہ عظمت وخصوصیت آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا نصیب ہے، جس کی کوئی اور مثال نہ پورے قرآن پاک میں ہے اور نہ ہی تمام انبیاء علیہم السلام میں سے کسی نبی اور رسول کے بارے میں اس طرح کی کوئی آیت نازل ہوئی۔

۲۔ سیدنا آدم علیہ السلام کی عظمت کے اظہار کے لیے جو عمل منتخب کیا اُس میں اللہ تبارک وتعالیٰ خود شریک نہ ہُوا بلکہ یہ عمل فرشتوں سے کروایا، مگر جب اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عظمت وشان بیان کرنے کا وقت آیا تو دُنیا والوں کو واضح طور پر مطلع کر دیا کہ سنو! میرے محبوب کی شان ملاءِ اعلیٰ میں کیا

ہے، وہاں پر ایک ہی ذِکر ہوتا ہے جو اللہ بھی کرتا ہے اور اُس کے فرشتے بھی۔ یہ بات بڑی اہمیت کی حامل ہے کہ اللہ تعالیٰ خود تو اپنا ذِکر نہیں کرتا اور نہ تسبیح بیان کرتا ہے بلکہ وہ صرف ایک ہی ذِکر کرتا ہے جس کے متعلق قرآنِ حکیم میں واضح طور پر فرمایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا ذِکر بلند کرتا ہے: وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ ○ (سورۃ الم نشرح)

"اور ہم نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی خاطر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا ذِکر (اپنے ذِکر کے ساتھ ملا کر دنیا و آخرت میں، ہر جگہ) بلند فرما دیا"

اور دوسرے مقام پر فرمایا:

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ط

"بے شک اللہ تعالیٰ اور اُس کے فرشتے نبی مکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر درُود بھیجتے رہتے ہیں"

یاد رکھیں! کوئی عمل اور عبادت ایسی نہیں جس کا قبول ہونا حتمی اور قطعی ہو جیسے نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، صدقہ و خیرات، جہاد و دیگر اعمالِ صالحہ۔ ہر عبادت ظنی القبول ہے، چاہے مولا قبول کرے چاہے نہ کرے مگر درُود و سلام ایسا عمل ہے جو قطعی القبول ہے۔ اِدھر درُود پڑھنے والا درُود پڑھا اور اُدھر اُسی لمحے اُسے شرفِ قبولیت بخشا جاتا ہے۔ فاسق و فاجر اور گنہگار کا کوئی اور نیک عمل تو رَد ہو سکتا ہے مگر درُود و سلام ہرگز رَد نہیں ہوتا کیونکہ اِس کا عامل اُس

کی اپنی ذات نہیں بلکہ خدا کی ذات ہوتی ہے۔ اِسی لیے یہ قطعی القبول ہے، جیسے نماز پڑھنا اُس کا حکم ہے اور اُس کا قائم کرنا ہم پر فرض ہے اِس لیے ہم کہتے ہیں: اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ○ (سورۃ الفاتحہ)

''(اے اللہ) ہم تیری عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں''

مگر دُرود شریف پڑھنے کے متعلق اِرشاد فرمایا گیا:

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْماً ○

''اے ایمان والو! تم (بھی) اُن پر دُرود بھیجا کرو اور خوب سلام بھیجا کرو''

اگر ہم اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ نظامِ عبادات پر نگاہ دوڑائیں تو ہمیں کوئی عبادت ایسی دکھائی نہیں دیتی جس کی قبولیت کا کامل یقین ہو جبکہ دُرود و سلام ایک ایسی عبادت اور ایسا نیک عمل ہے جو ہر حال میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مقبول ہے۔ اِسی طرح تمام عبادات کے لیے مخصوص حالت، وقت، جگہ اور طریقِ کار کا ہونا ضروری ہوتا ہے جبکہ دُرود و سلام کو جس حال میں اور جس جگہ پر بھی پڑھا جائے اللہ تعالیٰ اِسے قبول فرماتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ عاشقانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی تمام تر عبادات کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کرتے وقت اوّل و آخر دُرود و سلام کا زینہ سجا دیتے ہیں تا کہ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام کے صدقے اُنکی بندگی اور عبادت کو قبول فرمالے۔

تین اعلیٰ ترین فیوض

دُرود تین اعلیٰ ترین فیوض کے حصول کا ایک انمول ذریعہ ہے۔

۱۔فیضِ الٰہی: "اَللّٰھُمَّ" کہنے سے اللہ ربُ العزت کی شانِ کبریائی کا اقرار ہوتا ہے اور اس اقرار و پکار سے فیضِ الٰہی کی برکات حاصل ہوتی ہیں۔

صلوٰاتِ رسُول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ضمن میں ظاہر ہے کہ لفظ "اَللّٰھُمَّ" کے ساتھ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ سے خطاب ہوتا ہے۔لفظ "اللہ" اسمِ ذاتِ الٰہی ہے اور تمام اسمائے حسنیٰ کے ملاحظہ کا آئینہ ہے۔جس نے خالقِ اکبر کو "اَللّٰھُمَّ" سے یاد کیا اُس نے گویا جمیع اسماء الحسنیٰ سے یاد کیا۔ (كتاب: اللهم صل على محمد و على اله و صحبه وبارك وسلم)

۲۔فیضِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: "صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ" کہنے سے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظرِ عنایت نصیب ہوتی ہے اور نُورِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فیض ملتا ہے اور جسے فیضِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حاصل ہو جائے دراصل وہی فیضِ الٰہی کا مستحق ٹھہرتا ہے کیونکہ بغیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلہ کے قربِ الٰہی کا حصول ناممکن ہے۔حضرت ابوالعباس تیجانی نے فرمایا:

فَمَنْ طَلَبَ الْقُرْبَ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالتَّوَجُّهَ اِلَيْهِ دُوْنَ التَّوَسُّلِ بِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمْ مُعْرِضاً عَنْ كَرِيْمِ جَنَابِهٖ وَ مُدْبِراً مِنْ تَشْرِيْعِ

خِطَابِہٖ كَانَ مُسْتَوْجِبًا مِنَ اللّٰهِ غَايَةَ السُّخْطِ وَالْغَضَبِ وَغَايَةَ اللَّعْنِ وَالْبُعْدِ وَ ضَلَّ سَعْيُهٗ وَ خَسِرَ عَمَلُهٗ ○

’’جو شخص حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے وسیلہ کے بغیر یعنی حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ سے منہ پھیر کر اللہ تعالیٰ کا قرب چاہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہونا چاہے وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اِنتہا درجہ کی ناراضگی اور غضب کا حقدار ہے، وہ غایت درجہ کی دُوری اور لعنت کا مستحق ہے اُس کی ساری کی ساری کوششیں رائیگاں ہیں اور اُس کے اعمال خسارہ ہی خسارہ ہیں‘‘۔(سعادت الدارین ص۲۰، آبِ کوثر ص۲۱)

لہٰذا یہ فیضِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہی ہے جو فیضِ الٰہی کے حصول کا ذریعہ ہے۔

۳۔فیضِ اہلبیتِ اطہار علیہم السلام: ’’وَآلِ مُحَمَّدٍ‘‘ کہنے سے اہلبیتِ اطہار علیہم السلام سے محبت و موّدت کا اظہار ہوتا ہے اور اِس محبت و موّدت کی وجہ سے اہلبیت ِاطہار علیہم السلام کا فیض ملتا ہے اور اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کے حکمِ مبارکہ:

قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى

’’اے محبوب (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) اِن سے کہیے کہ نہیں مانگتا میں تم سے اِس خدمت کا اَجر سوائے اِس کے کہ موّدت رکھو میرے قرابت داروں سے‘‘(سُورۃ شوریٰ آیت ۲۳)

کی تعمیل ہوتی ہے۔فیضِ اہلبیتِ اطہار علیہم السلام وہ عظیم ترین فیض ہے جس کی بدولت دوسرے تمام فیوض حاصل ہوتے ہیں۔ جو شخص بدقسمتی سے اِس

فیض سے محروم رہا وہ فیضِ رسالت مآب ﷺ سے محروم رہا اور جو فیض رسالت مآب ﷺ سے محروم رہا در حقیقت وہ فیضِ الٰہی سے بھی محروم رہا۔ یہی وجہ ہے کہ جو شخص اپنے دُرود میں آلِ محمد علیہم السلام کو شامل نہیں کرتا اُس کا دُرود اُس کے منہ پر مار دیا جاتا ہے اور وہ نہ صرف دُرود پاک کی جملہ برکات سے محروم رہتا ہے بلکہ رسول اللہ ﷺ کی ناراضگی کا سبب بھی بنتا ہے اور اپنی دُنیا اور آخرت کو اپنے ہاتھوں برباد کر لیتا ہے (تفصیل باب ۹، صلوٰاتِ ناقص، میں ملاحظہ فرمائیں)۔ یہ فیضِ اہلبیتِ اطہار علیہم السلام ہی تھا کہ جس کی بدولت ابوُ البشر نبیِ اوّل حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول ہوئی۔ قرآنِ حکیم میں اِرشاد ہوتا ہے:

فَتَلَقّٰٓى اٰدَمُ مِن رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَيۡهِ اِنَّهٗ هُوَالتَّوَّابُ الرَّحِيۡمُ ○

''پھر سیکھے آدم (علیہ السلام) نے اپنے رَب سے کچھ کلمات (اور توبہ کی) تو قبول کر لی اللہ نے توبہ اُس کی بے شک وہی تو ہے بڑا معاف کرنے والا اور رحم کرنے والا'' (سورۃ البقرہ)

ترجمہ و تفسیرِ قرآن مجید میں مولانا مقبول احمد دہلوی صاحب لکھتے ہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوّا کے جنت سے نکالے جانے اور بعد ازاں اُن کی توبہ کی قبولیت کے بارے میں قرآن کریم میں اِرشاد ہوتا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے توبہ کے ساتھ ساتھ اپنے رَب سے کچھ کلمات سیکھے تو اُن کی توبہ قبول کر لی گئی۔ ''کافی'' میں جناب امام محمد باقر علیہ السلام یا جناب امام

جعفر صادق علیہ السلام سے اِس آیت کی تفسیر میں منقول ہے کہ آدم علیہ السلام نے یہ کلمات عرض کیے تھے، ”یا اللہ سوائے تیرے کوئی معبود نہیں ہے تُو منزّہ ہے اور تیری تعریف کرنے پر بھروسہ ہے، میں نے بُرا کیا اور اپنی ذات پر ظلم کیا ہے پس تُو میری توبہ قبول فرما اور میری خطا بخش دے بیشک تُو سب سے اچھا بخشنے والا ہے۔ یا اللہ سوائے تیرے کوئی معبود نہیں تُو منزّہ ہے اور تیری تعریف کرنے پر بھروسہ ہے، میں نے بُرا کیا اور اپنی ذات پر ظلم کیا ہے پس تُو مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما بیشک تُو سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔ یا اللہ سوائے تیرے کوئی معبود نہیں ہے تُو منزّہ ہے اور تیری تعریف کرنے پر بھروسہ ہے، میں نے بُرا کیا اور اپنی ذات پر ظلم کیا ہے پس تُو میری توبہ قبول فرما بے شک تُو سب سے بڑا توبہ قبول کرنے والا اور سب سے بڑا رحم کرنے والا ہے“۔ اور دوسری روایت کے بموجب دعا کے ساتھ یہ الفاظ بھی تھے، ”بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّعَلِيٍّ وَ فَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ“ اور تیسری روایت کے مطابق دعا کے ساتھ یہ الفاظ تھے، ”بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ“۔ تفسیر جناب امام حسن عسکری علیہ السلام میں منقول ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام سے ترکِ اولیٰ سرزد ہُوا اور اُنہوں نے اپنے پروردگار سے معذرت چاہی اور یہ عرض کیا، ”اے میرے

پروردگار میری توبہ قبول کر اور میرا عذر سن اور میرے رُتبے پر مجھے پھر پہنچادے اور میرا درجہ اپنے حضور میں بلند کر اِس لیے کہ اِس ترکِ اولیٰ کی خرابی اور اِس کی ذِلّت میرے تمام اعضاء اور میرے سارے بدن سے ظاہر ہوگئی''۔ ارشادِ الٰہی ہُوا،''اے آدم! کیا تم کو ہمارا یہ حکم یاد نہیں کہ جب تم پر مصیبتیں، سختیاں اور بلائیں نازل ہوں تو تم ہم سے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور اُن کی آلِ پاک (علیہم السلام) کا واسطہ دے کر دُعا مانگنا؟'' آدم علیہ السلام نے عرض کی، ''خدایا! بے شک (مجھے خیال نہ رہا تھا)''۔ پھر خدا تعالیٰ نے ارشاد فرمایا، ''محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور علی و فاطمہ وحسن وحسین (علیہم السلام) کا خصوصیت سے واسطہ دے کر ہم سے دُعا مانگو ہم تمہاری درخواست کو قبول کرلیں گے اور تمہاری خواہش سے زیادہ تم کو عطا کریں گے''۔ آدم علیہ السلام نے عرض کیا،''پروردگار! اُن کا درجہ اس قدر بلند ہے کہ اُن کے توسل سے میری توبہ قبول کرے گا اور میرا ترکِ اولیٰ بھی بخش دے گا حالانکہ مجھے تُو نے یہ درجہ عطا فرمایا ہے کہ اپنے فرشتوں سے مجھے سجدہ کرایا اور اپنی جنت مجھے رہنے کو عنایت فرمائی اور اپنی کنیزِ خاص حوّا میرے نکاح میں دی اور اپنے معزز فرشتوں سے میری خدمت کرائی؟'' خدا تعالیٰ نے فرمایا،'' اے آدم! میں نے جو فرشتوں کو تعظیماً تمہارے سجدہ کا حکم دیا تو وہ اُنہی انوار کے باعث تھا جن کے تم مخزن

قرار دیئے گئے ہو اور اگر تم اِس ترکِ اولیٰ سے پہلے ہی اُن کا واسطہ دیکر ہم سے سوال کرتے کہ ہم ترکِ اولیٰ سے ہی تمہیں بچا لیں اور یہ کہ تمہارا دشمن ابلیس تمہارے خلاف کوئی چال نہ چلنے پائے اور تم اُس سے محفوظ رہو تو ہم ایسا ہی کرتے .... سو اب تم اُنہیں کا واسطہ دے کر ہم سے دُعا کرو ہم قبول کر لیں گے''۔ اِس پر آدم علیہ السلام نے وہ دُعا مانگی۔

علامہ نجم الحسن کراروی صاحب اپنی کتاب ''تاریخِ اِسلام'' میں لکھتے ہیں،

''حضرت آدم علیہ السلام اور حوّا نے تین سو سال رونے اور آہ وزاری کرنے کے بعد رحمتِ خداوندی کی توجہ کا استحقاق حاصل کر لیا۔ وہ مدت تک آنسوؤں کی لڑی اور ابرِ ندامت کی جھڑی میں توبہ استغفار کرتے رہے۔ بالآخر دریائے رحمت جوش میں اور آبِ مغفرت خروش میں آیا، ذاتِ باری نے ترس کھایا اور رحمتِ الٰہی نے رحم کیا۔ الہام ہُوا، ''اے آدم! اب اُن لوگوں کے واسطے سے مغفرت کی دُعا کرو، جن کے نام ساقِ عرش پر لکھے ہُوئے ہیں۔ اور جن کے اشباح تمہیں دکھائے جا چکے ہیں اور جن کے انوار تمہارے صلب میں ودیعت کر دیے گئے ہیں اور وہ نام یہ ہیں، ''محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)، علی، فاطمہ، حسن اور حسین (علیہم السلام)''۔ حضرت آدم علیہ السلام نے فوراً ہاتھ اُٹھا کر دُعا کی، ''خدایا! تجھے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)، علی، فاطمہ، حسن اور حسین (علیہم السلام) کا واسطہ مجھے بخش دے

اور میری کھوئی ہوئی عزت مجھے پھر عطا کر دے“۔ ارشادِ خداوندی ہُوا، ”اے آدم! میں نے تمہیں بخش دیا اور تمہاری توبہ قبول کر لی اور تم کو پھر تمام کرامتوں سے بہرہ ور کر دیا“۔ ایک روایت میں ہے کہ آدم علیہ السلام نے کہا تھا، ”بحقِ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) وآلِ محمد (علیہم السلام)“۔

(حاشیہ تفسیر بیضادی ص ۲۷، اصول کافی، حیات القلوب جلد ا ص ۴۱، ینابیع المودۃ ص ۳۳، تفسیر مجمع البیان جلد ۲۷، تفسیر صافی در روضۃ الشہداء، کتاب خصائص وحی مبین یحییٰ بن حسن بن بطریق ص ۶۹)

علامہ دیلمی اور علامہ سیوطی اِس کی تفصیل یوں بیان کرتے ہیں کہ وہ کلمات جو خدا تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو تعلیم دیئے تھے اور جن کی برکت سے آدم علیہ السلام کی توبہ قبول ہوئی تھی، یہ تھے:

اَللّٰھُمَّ اَسْئَلُکَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ سُبْحَانَکَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ عَمِلْتُ سُوْءً اَوَ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِیْ اِنَّکَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ط اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ سُبْحَا نَکَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ عَمِلْتُ سُوْءً اَ وَ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ تُبْ عَلَیَّ اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ ط“

”خدایا! میں محمد وآلِ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے واسطے سے سوال کرتا ہوں، تُو پاک ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں، مجھ سے غلطی ہوگئی ہے اور میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا ہے، مجھے بخش دے، اور تُو تو بہترین بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

خدایا! میں محمد و آلِ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کے واسطے سے سوال کرتا ہوں بے شک تُو پاک و پاکیزہ ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، مجھ سے غلطی ہوگئی ہے اور میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا ہے۔ خدایا! میری توبہ قبول کر لے اور تُو تو بہترین توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے''۔

(فردوس الاخبار و در منشور جلد ا ص ۱۶، طبع مصر۔ دلوامع التنزیل جلد ا ص ۲۱۵، جمع الجوامع سیوطی، معجم صغیر طبرانی، مسند ابن عساکر، مستدرک حاکم، مناقب ابن مغازلی، خصائص علویہ، تاریخ اسلام مصنفہ علامہ نجم الحسن ص ۸۹)

حضرت عمر سے روایت ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حوالہ سے سوال کیا تھا۔ '' دلائل النبوت، بیہقی'' میں حضرت عمر سے روایت ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے محمد و آلِ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کے واسطے سے سوال کیا تھا اور اِسی کے صدقہ میں اُن کی توبہ قبول ہوئی تھی۔

(عجائب القصص ص ۳۸، تاریخ اسلام مصنفہ علامہ نجم الحسن کراروی ص ۹۱)

بے شک جناب رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) اور آلِ رسول (علیہم السلام) کے وسیلہ جلیلہ کے حصول کا بہترین طریقہ اِن عظیم ترین ہستیوں پر صلوٰات کا بھیجنا ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ ○

دُوسرا باب

﴿اِرشاداتِ ربّانی﴾

خالقِ عالم نے کائنات کو تخلیق فرمایا تو انسان کو اشرف المخلوقات ٹھہرایا۔ پھر اِس اشرف المخلوقات کی راہنمائی کے لیے انبیاء کرام علیہم السلام اور اُن کے بعد آئمہ طاہرین علیہم السلام کو بھیجا۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی اِن مقرب ہستیوں نے انسان کو شعور و آگہی سے بہرہ ور کیا اور بتایا کہ تیری تخلیق کا مقصد کیا ہے، خدا تعالیٰ تم سے کیا چاہتا ہے اور اُس کی خوشنودی کیسے حاصل ہو سکتی ہے۔ ظاہر ہے ربِ جلیل کی خوشنودی کا تمام تر دارومدار اُس کے احکام کی بجا آوری پر ہے۔ چنانچہ خداوندِ متعال نے جو احکام اپنے بندوں کو دیئے ہیں اُن میں سے ایک اہم ترین حُکم اُس کے محبوب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اُن کی آل علیہم السلام پر دُرود و سلام بھیجنا ہے۔ کم و بیش ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء علیہم السلام مبعوث فرمائے گئے مگر کسی بھی نبی کی اُمت کو اپنے نبی کے لیے دُرود بھیجنے کا حکم نہیں دیا گیا۔ دُرود بھیجنے کا حُکم نہ صرف اُمتِ محمدیہ کو اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے دیا گیا ہے بلکہ دیگر انبیاء علیہم السلام اور اُن کی اُمتوں کو بھی نبیِ آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دُرود بھیجنے کی تاکید کی گئی۔ دُرود شریف کی اہمیت پر اِس سے بڑی دلیل اور کیا ہو سکتی ہے؟

آدم علیہ السلام سے ارشادِ الٰہی
(حضرت حوّا کا حق مہر)

☆ بروایتے حضرت حوّا کی تخلیق کے بعد جونہی حضرت آدم علیہ السلام نے اُن کی طرف رجوع کرنا چاہا تو بحکمِ ربی جبرائیل علیہ السلام نے آپ سے کہا، ''اگر آپ حوّا کی تمنا رکھتے ہیں تو اِس کا حق مہر ادا کریں اور اِسے اپنے نکاح میں لے آئیں''۔ حضرت آدم علیہ السلام نے جواب دیا، ''تم جانتے ہو میرے پاس ادا کرنے کے لیے کچھ بھی نہیں ہے''۔ جبرائیل علیہ السلام نے کہا، ''تب آپ حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر درُود بھیجیں تا کہ حوّا آپ پر حلال ہو جائے''۔

(فضیلت درُود ص ۱۳۸، لمعات الانوار ص ۱۷)

☆ روایت ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام جب خواب سے بیدار ہوئے اور اُنھوں نے اپنی جنس کی ایک ایسی مخلوق کو جو اُن سے زیادہ خوبصورت اور نازک اندام تھی، اپنے قریب پایا تو پوچھا، ''تُو کون ہے؟'' حضرت حوّا نے کہا، ''میں آپکی دِل بستگی اور ہم نشینی کے لیے پیدا کی گئی ہوں''۔ یہ سن کر حضرت آدم علیہ السلام خوش اور مسرور ہو گئے اور سجدۂ شکر بجا لا کر اُن کی طرف ہاتھ بڑھانے لگے تو فرشتوں نے کہا، ''عجلت نہ کریں اور اُس وقت تک انتظار کریں جب تک عقد مناکحت نہ ہو جائے''۔ چنانچہ بروایتے روضۃ

الصفا، خلاّقِ عالم نے خود نکاح کا خطبہ پڑھا اور اپنی تسبیح و تہلیل و تقدیس کو مہر قرار دیا اور بروایتے ''عرائس ثعلبی'' دُرود شریف کو مہر قرار دیا۔

(تاریخ اسلام: علامہ نجم الحسن کراروی ص ۷۰)

☆ مروی ہے کہ جونہی حضرت آدم علیہ السلام نے حضرت حوّا کی طرف رجوع کرنا چاہا تو خداوند تعالیٰ نے فرمایا، ''اِس کا حق مہر ادا کرو تا کہ اِسے تمہارے نکاح میں لے آؤں''۔ حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا، ''پروردگار میرے پاس تو کچھ بھی نہیں ہے''۔ اِرشاد ہوا، ''دس مرتبہ محمد وآل محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر دُرود بھیجو حق مہر ادا ہو جائے گا''۔ چنانچہ حضرت نے دس مرتبہ دُرود پڑھا تو خدا نے حضرت حوّا کو آپ پر حلال قرار دیا۔ (امالی الصدوق جلد ۳ ص ۴۳۳)

حیرت ہے اُن لوگوں پر کہ جن کو محمد وآلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقام و مرتبہ پر کوئی شک ہے اور اِن عظیم المرتبت ہستیوں پر دُرود و سلام بھیجنے میں کوئی عذر ہے کہ جن کے وسیلہ جلیلہ سے نسلِ انسانی کا آغاز ہوا۔

موسیٰ علیہ السلام سے ارشادِ الٰہی

☆ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا، ''اپنی قوم سے کہو کہ جو شخص بھی محمد وآلِ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر دُرود بھیجے گا ہم اُس کو دُنیا میں بھی غنی کریں گے اور بہشت میں بھی محل عطا کریں گے''۔ (تفسیر برہان ج ۱ ص ۱۰۸)

☆ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا، ”میں نے تجھ سے بات کرتے وقت تجھے دس ہزار کان دیئے تاکہ تم میرا کلام سُن سکو اور دس ہزار زبانیں دیں کہ مجھے جواب دینے پر قدرت حاصل کرسکو۔ اِن تمام عنایات کے باوجود جو میں نے تجھ پر کی ہیں، میرے حبیب محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) پر درُود بھیجو گے تو میرے محبوب بن جاؤ گے“۔ (درُود و سلام کی برکتیں، لمعات الانوار ص ۳)

☆ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ارشادِ باری تعالیٰ ہوا، ”اے موسیٰ (علیہ السلام)! اگر چاہتے ہو کہ میں تمہارے زیادہ قریب ہو جاؤں اور تم سے راضی رہوں تو میرے حبیب محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) پر درُود بھیجو کیونکہ اُن پر درُود بھیجنا تیرے مقام کو بلند کرے گا“۔ (درُود و سلام کی برکتیں، سراج القلوب)

☆ موسیٰ علیہ السلام سے ارشادِ ربی ہُوا کہ کیا آپ چاہتے ہیں کہ میرا قرب اِس طرح آپ کو نصیب ہو جیسا قرب آپ کے کلام کو زبان کے ساتھ، آپ کے دِل کے خطرات کو دِل کے ساتھ، آپ کی جان کو جسم کے ساتھ اور آپ کی نظر کو آنکھ کے ساتھ حاصل ہے؟ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی، ”ہاں یا اللہ! میں ایسا قرب چاہتا ہوں“۔ اللہ جل شانہٗ نے فرمایا، ”اگر یہ چاہتے ہو تو میرے حبیب محمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) پر درُود کی کثرت کرو۔ (القول البدیع ص ۱۳۲، سعادت الدارین ص ۸۷، معارج النبوۃ ص ۳۰۸، مقاصد السالکین ص ۵۴، آبِ کوثر ص ۱۱۶)

☆ ”مَسالِكُ الحنفاء“ میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی کہ اے موسیٰ (علیہ السلام)! کیا آپ چاہتے ہیں کہ قیامت کے دن آپ کو پیاس نہ لگے؟ عرض کی، ”ہاں! یا اللہ“۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہُوا، ”میرے حبیب (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر دُرود پاک کی کثرت کیا کرو“۔ (القول البدیع ص ۱۲۴، سعادت الدارین ص ۸۷)

☆ موسیٰ علیہ السلام سے ارشادِ الٰہی ہوا، ”اگر کوئی فرشتہ یا پیغمبر، محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر ایمان نہ لائے تو میں اُس کے تمام نیک اعمال ضائع کر دوں گا۔ جان لو کہ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی اُمت کے گناہ ایک کے بدلے ایک اور اُن کی نیکیوں کو ایک کے بدلہ سات سو گُنا کروں گا اور جو ایک بار بھی محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر دُرود بھیجے گا، وہ میری بارگاہ میں عزیز ہوگا“۔ (سراج القلوب ص ۸۹)

☆ روایت ہے کہ خداوندِ متعال نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حکم دیا، ”اپنی مناجات میں محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور اُن کی آل (علیہم السلام) پر دُرود بھیجا کرو کیونکہ میں اور میرے ملائکہ بھی اُن پر دُرود و سلام بھیجتے ہیں۔ (جامع الاخبار ص ۷۱)

☆ روایت ہے کہ بنی اسرائیل کے ایک فاسق و فاجر شخص کا انتقال ہُوا تو لوگوں نے اُس کی نعش کو گھسیٹ کر گندگی کے ڈھیر پر پھینک دیا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر وحی بھیجی اور فرمایا کہ ہمارا ایک بندہ فوت ہو گیا ہے، بنی اسرائیل نے اُسے گندگی میں پھینک دیا ہے، آپ اُسے وہاں سے

اُٹھوا کر اُس کی تجہیز و تکفین کا انتظام کریں اور جنازہ پڑھائیں۔ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نعش پر پہنچے تو اُسے پہچان کر اللہ تعالیٰ کے حضور عرض کیا کہ خدایا! یہ شخص تو بہت گنہگار تھا، بجائے سزا کے یہ اِس عنایت کا حقدار کیوں کر ٹھہرا؟ حکم ہُوا کہ بیشک یہ ایک گنہگار شخص تھا اور بہت بڑی سزا کا مستحق، لیکن ہم نے اِس کے سارے گناہ معاف کر دیئے ہیں کیونکہ اِس نے ایک دن تورات کھولی تو اُس میں میرے حبیب محمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا نامِ پاک لکھا ہُوا دیکھا تو محبت اور عقیدت سے اُسے بوسہ دیا اور درُود پاک پڑھا تھا۔

(مقاصد السالکین ص ۵۰، القول البدیع ص ۱۱۸، آبِ کوثر ص ۲۲۳)

بنی اسرائیل کے لیے حکمِ صلوٰات

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا کہ خداوند تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو حکم دیا کہ مشکل وقت اور مصیبت میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آلِ محمد علیہم السلام پر صلوٰات بھیجا کرو اور اُن سے مدد طلب کیا کرو۔ (بحار ج ۹۴ ص ۱۰، حیات القلوب ج ۱)

صلوٰات کے طفیل بنی اسرائیل کی کفالت

حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کی عورتیں اپنے نوزائیدہ بچوں کو فرعون کے ظلم وستم سے بچانے کے لیے غاروں میں چھپا دیتی تھیں اور اپنے اطمینان کے لیے دس مرتبہ صلوٰات پڑھتی تھیں۔ صلوٰات

کے طفیل ربِ کائنات ایک فرشتے کو بچوں کی حفاظت پر مامور فرماتا۔ اُس فرشتے کی اُنگلیوں سے بچوں کے لیے دُودھ بھی جاری ہوتا تھا۔

(درُودوسلام کی برکتیں، بحارالانوار ج۹۳ ص۶۱۰، البرھان ج۳ ص۶)

عذابِ فرعون سے بنی اسرائیل کی نجات

حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام سے روایت ہے کہ بنی اسرائیل فرعون کے مظالم کی شکایت لے کر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس گئے تو خداوندِ متعال نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا، ''اِن سے کہہ دو کہ محمد و آلِ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر درُود بھیجا کریں تاکہ سختیوں اور مشکلات سے چھٹکارا پاسکیں''۔ پس بنی اسرائیل نے ایسا ہی کیا اور اُن کی مشکلات اور عذاب میں کمی واقع ہوگئی۔

(بحارالانوار ج۹۴ص۶۱، امالی صدوق ج۳ ص۴۳۸)

ضربِ کلیمی کا معجزہ اور صلوٰات

روایت ہے کہ جب حضرت مُوسیٰ علیہ السلام قبطیوں کے مظالم سے تنگ آ گئے تو بحکمِ خدا ایک رات اپنی قوم (بنی اسرائیل) کو لے کر مصر سے نکل پڑے۔ آپ صُبح سویرے ایک عظیم دریا کے کنارے آ پہنچے۔ دریا عبور کرنے کا کوئی ذریعہ نہ تھا پس یہودی آپ کے ساتھ بے ادبی سے پیش آئے اور کہنے لگے کہ اے موسیٰ! تم ہمیں مصر سے کیوں بھگا لائے؟ وہاں قبطیوں کی غلامی میں

کم از کم زندہ رہنے کی صورت تو میسر تھی، اب سامنے بحرِ عظیم ہے اور پیچھے فرعون کا لشکر، تم نے تو ہمیں موت کے قریب کر دیا، اب اپنے خدا سے کہو کہ جلد دریا پار کرنے کا کوئی سامان پیدا کرے ورنہ مارے جانے سے پہلے ہم تمہیں ہلاک کر دیں گے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بارگاہِ الٰہی میں ہاتھ پھیلا دیئے اور عرض کی کہ مولا اِس مصیبت سے نجات دِلا۔ فرمانِ الٰہی ہُوا کہ اپنے عصا کو دریا کی سطح پر مارو راستہ بن جائے گا۔ موسیٰ علیہ السلام نے خوش ہو کر دریا کی سطح پر اپنا عصا مارا مگر دریا پر کچھ اثر نہ ہُوا۔ بنی اسرائیل کا دباؤ بڑھنے لگا تو پھر خدا کے حضور وہی درخواست پیش کی۔ جواب آیا کہ تم ضربِ عصا سے کام لو دریا تمہیں راستے دے دے گا۔ آپ نے پھر کوشش کی مگر بے سُود، چنانچہ دریا کے کنارے بیٹھ کر گریہ کرنے لگے۔ اِتنے میں بارگاہِ ربُ العزت سے جبرائیل علیہ السلام آ پہنچے اور پریشانی کا سبب دریافت کیا۔ موسیٰ علیہ السلام نے تمام ماجرا بیان کر دیا۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام کہنے لگے، ''یا موسیٰ! آپ نے صرف ''ضربِ عصا'' کے جملہ کو سُنا لیکن عصا مارنے کا طریقہ نہیں معلوم کیا۔ دُنیا میں ہر کام وسیلہ وسلیقہ سے ہی بخوبی انجام پاتا ہے، آپ ضربِ عصا کا طریقہ بھی معلوم کریں''۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا، ''یا جبرائیل! خدارا مجھے طریقہ بھی بتا دیجیے''۔ جبرائیل علیہ السلام نے کہا، ''حکمِ خدا یوں ہے کہ پہلے

تین بار رسُولِ آخر الزماں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درُود بھیجیں پھر ضربِ عصا سے کام لیں، آپ ضرور کامیاب رہیں گے"۔ پس حضرت موسیٰ علیہ السلام نے تین مرتبہ درُود پڑھا اور عصا سے پانی کی سطح پر ضرب لگائی، ضربِ کلیمی کو صلوٰاتِ رسُولِ مدنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسی طاقت و کرامت بخشی کہ دریا دو ٹکڑے ہو گیا اور درمیان میں وسیع راستہ بن گیا۔

(کتاب: اللهم صل علی محمد و علی اله و صحبه و بارك و سلم، ص۷۸، الملاذ والاعتصام)

بنی اسرائیل کے ذلیل وخوار ہونے کی وجہ

☆ حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام سے روایت ہے کہ خداوند تعالیٰ نے حصرت موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا کہ بنی اسرائیل میری عبادت اور بندگی (میں کوتاہی) کی وجہ سے ذلیل وخوار نہیں ہوئے بلکہ اس کی وجہ یہ تھی کہ اُنہوں نے محمد وآلِ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر درُود کو فراموش کر دیا تھا۔

(درُود وسلام کی برکتیں ص ۳۶، تفسیر امام حسن عسکری علیہ السلام چاپ جدید ص ۲۴۸)

عیسیٰ علیہ السلام سے ارشادِ الٰہی

روایت ہے کہ خداوندِ متعال نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ارشاد فرمایا، "یقیناً میں ایک برگزیدہ رسُول بھیجوں گا جس کا نام احمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہوگا اور فارقلیطا جو کہ میرا بندہ اور دوست ہے اُس کو اُس وقت اُس کے ساتھ بھیجوں گا۔ جب

زمانہ ہادی اور راہنما سے خالی ہو چکا ہو گا تو اُسے مکہ معظّمہ میں کوہِ فاران سے مبعوث کروں گا جو کہ اُس کا محلِ ولادت ہے اور اُس کے جدِ امجد ابراہیم (علیہ السلام) کا مقام بھی ہے۔ اُس کے لیے ایک نیا نور بھیجوں گا جس کے ذریعہ اندھی آنکھوں، بہرے کانوں اور نادان دِلوں کو جِلا بخشوں گا۔ خوش نصیب ہے وہ شخص جو اُس کے زمانے میں ہو گا اور اُس کی باتوں کو سُنے گا، اُس پر ایمان لائے گا اور اُس کا اتباع کرے گا۔ پس اے عیسیٰ (علیہ السلام)! جب تم اُسے یاد کرو تو اُس پر دُرود بھیجو کیونکہ میں بھی اور تمام فرشتے بھی اُس پر دُرود بھیجتے ہیں"۔ (خزینۃ الجواہر ص ۵۸۶)

ملائکہ سے ارشادِ باری تعالیٰ

روایت ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کی پیشانی سے ایک نور ظاہر ہوتا تھا جسے دیکھتے ہی ملائکہ دُرود پڑھنے لگتے تھے۔ جب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادتِ باسعادت ہوئی تو ربِ ذوالجلال نے ملائکہ سے ارشاد فرمایا، "جس نور کو تم آدم (علیہ السلام) کی پیشانی پر دیکھا کرتے تھے وہ اب زمین پر ظاہر ہو چکا ہے اور اُس پر صلوٰات بھیجنے سے میری مخلوق آفاتِ ارضی و سماوی سے محفوظ رہے گی اور اُس کی برکات سے بہرہ مند ہو گی"۔

(دُرود و سلام کی برکتیں ص ۱۰۷، شرح فضائل و صلوٰات ص ۵۰)

تیسرا باب

صلوٰات اور ملائکہ

☆ شفیعِ معظّم رسُولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ کے دِن حضرت میکائیل (علیہ السلام) بیت المعمور میں منبر پر جاتے ہیں اور خطبے میں خدا کی حمد وثنا کے بعد مجھ پر اور میری آل (علیہم السلام) پر درُود بھیج کر منبر سے نیچے آجاتے ہیں، فرشتوں کے ساتھ دو رکعت نماز ادا کرتے ہیں پھر کہتے ہیں، ”اے فرشتو! خدا نے خطبہ اور نماز کا جو ثواب مجھے عطا کیا ہے میں حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی اُمت کو ہدیہ کرتا ہوں“۔ اُس وقت خدا کی طرف سے آواز آتی ہے، ”اے فرشتو! میں تمہیں گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی اُمت میں سے جو بھی نماز پڑھے اور محمد وآلِ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر درُود بھیجے، میں اُسے بخش دوں گا اور اُس کے آباؤ اجداد، بھائیوں اور دوستوں پر بھی اپنی رحمت نازل کروں گا“۔

(سراج القلوب باب ۱۶ ص ۲۶)

☆ رسُولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خدا نے صلوٰات سے ایک ایسا فرشتہ خلق کیا ہے جس کا سر عرش کے نیچے ہے اور پاؤں زمینِ ہفتم پر۔ اُس کے دو پر

ہیں، ایک مشرق میں اور دوسرا مغرب میں۔ اُس کے پر جن وانس، بری اور بحری جانوروں، اُن کی سانسوں، بارش کے قطروں، درختوں کے پتوں، آسمان کے ستاروں اور ریت کے ذروں کی تعداد کے برابر ہیں۔ جب میرا کوئی اُمتی مجھ پر صلوٰات بھیجتا ہے تو خداوند تعالیٰ کے حکم سے وہ فرشتہ نور کے دریا میں غوطہ زَن ہوتا ہے۔ جب وہ باہر آ کر خود کو حرکت دیتا ہے تو اُس کے پروں سے نور کے قطرے گرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر قطرے سے ایک فرشتہ خلق کرتا ہے اور پھر (ان تمام خلق شدہ) فرشتوں کو حکم دیتا ہے کہ قیامت تک میرے اِس بندے کے لیے استغفار کرتے رہو۔

(دُرود و سلام کی برکتیں، لئالی الاخبار ج۳ ص۴۳۰، امالی صدوق ج۳ ص۴۲۹)

☆ جب کوئی شخص دس مرتبہ دُرود پڑھتا ہے تو خدا کی طرف سے ندا آتی ہے کہ اے فرشتو! جاؤ اور جا کر میرے اس بندے سے کہہ دو کہ اگر تم ایک دُرود بھی بھیجتے ہو تو میں تم کو آتشِ جہنم سے نجات عطا کرتا ہوں جبکہ ابھی تم نے دس مرتبہ دُرود بھیجا ہے۔ پھر خطاب ہوتا ہے کہ میرے اس بندے کی تعظیم کرو اور اِس کا دُرود اُس دن کے لیے محفوظ کر لو جب وہ محتاج ہو گا۔ پھر حکمِ خدا ہوتا ہے کہ دُرود کے ہر حرف کے بدلے میں ایک فرشتہ خلق ہو جس کے ۳۶۰ سر ہوتے ہیں، ہر سر میں ۳۶۰ منہ ہوتے ہیں اور ہر منہ میں ۳۶۰ زبانیں ہوتی

ہیں تا کہ اِن فرشتوں (کے اعمال) کا ثواب قیامت تک کے لیے اُس شخص کے نامۂ اعمال میں درج کیا جائے۔ (دُرودوسلام کی برکتیں، روضۃ الاحباب)

☆ روایت ہے کہ شبِ معراج نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چوتھے آسمان پر ایک فرشتے سے ملاقات ہوئی۔ فرشتہ کہنے لگا، ''میں نے دو رکعت نماز ادا کی ہے جس میں بیس ہزار سال کا عرصہ لگا ہے۔ خدا کے حکم سے پانچ ہزار سال قیام، پانچ ہزار سال رکوع، پانچ ہزار سال تشہد اور پانچ ہزار سال سجود کی حالت میں رہا ہوں۔ میں اِس نماز کا ثواب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہدیہ کرتا ہوں''۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ''میں تیری اطاعت اور نماز کا محتاج نہیں ہوں''۔ فرشتے نے کہا، ''پھر میں اِسے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت کو ہدیہ کرتا ہوں''۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ''میری اُمت کو بھی تیری نماز کی ضرورت نہیں ہے۔ خدا کی قسم! میری اُمت کا کوئی گنہگار شخص بھی ایک مرتبہ دُرود بھیجتا ہے تو اُس کا ثواب تیری بیس ہزار سالہ عبادت سے بڑھ کر ہے''۔ (عدۃ الداعی ص ۱۲۰)

☆ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے پانچویں آسمان پر سنہری بالوں والا ایک فرشتہ دیکھا جو تہلیل و تقدیس میں مصروف تھا، میں نے سلام کیا تو اُس نے جواب دیا اور مجھ سے کہا کہ میں اُن خوش بخت فرشتوں میں سے ہوں جو ہمیشہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلوٰات بھیجتے رہتے ہیں۔ (عرجۃ الاحمدیہ ص ۱۴۳)

☆ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا، ”شبِ معراج جب میں چھٹے آسمان پر پہنچا تو میکائیل (علیہ السلام) کو دیکھا۔ میکائیل (علیہ السلام) نے مجھ سے کہا کہ یارسُول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) میں آپ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کو بشارت دیتا ہوں کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کی اُمت پر ہر اُمت سے زیادہ خیر و برکت ہے۔ اُن کا میزان سب سے بھاری ہے۔ وہ خوش قسمت ہے جو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کا پیروکار رہے۔ بدبخت ہے وہ شخص جو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کی نافرمانی کرے۔ سات لاکھ جرنیل میکائیل (علیہ السلام) کے تابع فرمان اور زیرِ پرچم تھے، ہر پرچم تلے سات لاکھ فرشتے صف بستہ کھڑے تھے۔ میکائیل (علیہ السلام) نے مجھ سے کہا کہ یا رسُول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم)! یہ سب جرنیل اور فرشتے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کے خادم ہیں اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) پر دُرود بھیجتے ہیں“۔ (عرجۃ الاحمدیہ ص ۱۷۵)

☆ نبی معظّم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے شبِ معراج آسمان پر ایک فرشتے کو دیکھا جس کے ہزار ہاتھ تھے اور ہر ہاتھ کی ہزار انگلیاں تھیں جن سے وہ بارش کے قطرات کا حساب کرتا تھا۔ وہ فرشتہ روزِ ازل سے برسنے والے بارش کے تمام قطرات کا وقت اور مقامِ نزول کے ساتھ مفصل حساب رکھتا تھا۔ آنخضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اُس فرشتے سے فرمایا، ”وہ ذات کتنی علیم و خبیر ہو گی جس نے تم جیسے فرشتے کو خلق کیا ہے جو قطراتِ باراں کو وقت کے ساتھ شمار کرتا ہے“۔ فرشتے

نے جواب دیا، ''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! حساب کتاب کے لیے ایسے ہاتھوں اور انگلیوں کے باوجود میں ابھی تک ایک چیز کا حساب کرنے سے قاصر ہوں''۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دریافت فرمایا، ''کس چیز کا؟'' فرشتے نے عرض کیا، ''جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت کا ایک گروہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسمِ مبارک سُن کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درُود بھیجتا ہے تو میں اُس درُود کے ثواب کا حساب نہیں کرسکتا''۔ (مستدرک الوسائل ج ۵ ص ۳۵۵، منازل الآخرہ ص ۴۷)

☆ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آسمانوں کی سیر کر رہے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غسل کا ارادہ فرمایا۔ جبرائیل علیہ السلام کو ارشادِ ربانی ہُوا کہ جنت میں جاؤ اور پیغمبرِ اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے لیے حوضِ کوثر سے پانی لے آؤ۔ رضوانِ جنت دو ایسے برتنوں میں آبِ کوثر لے کر حاضر ہوئے جو یاقوت سے بنے ہوئے تھے اور جنہیں زمرد کے ایسے طشت میں رکھا گیا تھا جس کے چار گوشے تھے اور ہر گوشہ ایک ایک گوہر سے مزیّن تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غسل فرمایا، نور سے بنا ہوا لباس زیب تن کیا اور نور کا وہ عمامہ سر پر رکھا جسے آدم علیہ السلام کی تخلیق سے سات ہزار سال پہلے بنایا گیا تھا۔ چالیس ہزار فرشتے اُس عمامہ کے ارد گرد تعظیماً کھڑے ہو کر تسبیح و تہلیل میں مصروف رہتے تھے۔ وہ ہر تسبیح کے بعد محمد و آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درُود بھیجتے تھے۔ جب

جبرائیل علیہ السلام وہ عمامہ لے کر آئے تو وہ چالیس ہزار فرشتے بھی اُن کے ہمراہ آ گئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت سے شرفیاب ہوئے، اُس عمامہ پر چالیس ہزار نقش و نگار تھے اور ہر نقش پر یہ چار کلمات لکھے ہوئے تھے، ''محمد رُسول اللہ، محمد نبی اللہ، محمد خلیل اللہ، محمد حبیب اللہ''۔ (عرجۃ الاحمدیہ، ص۹۲)

☆ روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جب معراج پر تشریف لے گئے تو جنت میں چند فرشتوں کو فارغ بیٹھے ہوئے دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اُن سے فراغت کا سبب دریافت فرمایا تو اُنہوں نے جواب دیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! ہم منتظر ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا کوئی اُمتی آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر صلوٰات بھیجے تو ہم اُس کے لیے محل تعمیر کریں۔ (دُرود و سلام کی برکتیں ص۵۲)

ایک نکتہ: مندرجہ بالا روایت کا سرسری مطالعہ کرنے سے گمان ہوتا ہے کہ جنت میں فرشتے فارغ بیٹھے ہُوئے تھے اور منتظر تھے کہ زمین پر کوئی صلوٰات بھیجے تو وہ اُس کے لیے محل تعمیر کریں۔ یعنی صلوٰات بھیجنے والا کوئی نہیں اور وہ منتظر ہیں کہ کوئی صلوٰات بھیجے تو وہ اُس کے اَجر کا اہتمام کریں۔ حالانکہ جہان میں ہر لمحہ کسی نہ کسی جگہ کوئی نہ کوئی صلوٰات بھیجنے میں مصروفِ عمل ہوتا ہے۔ تو پھر؟ اِس بارے میں بندۂ ناچیز کا حاصلِ مطالعہ یہ ہے کہ صلوٰات ایک عظیم ترین عمل ہے اور اس کا اَجر بھی اس کی طرح عظیم ترین ہے۔ اللہ

ربُ العزت نے اَن گنت فرشتوں کو اِس اَجرِ عظیم کے انتظامات پر مامور فرما رکھا ہے تاکہ ترسیلِ اَجر میں تاخیر نہ ہو۔ ملائکہ کی تعداد انسانوں سے کہیں زیادہ ہے اِس لیے جہاں کئی فرشتے اِس اَجر کے نظم ونسق میں مصروف ہوتے ہیں وہاں کچھ منتظر بھی رہتے ہیں۔ (مؤلف)

☆ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''شبِ معراج اللہ تعالیٰ نے جبرائیل (علیہ السلام) کو حکم دیا کہ جنت کے محل میرے سامنے پیش کیے جائیں۔ پس میں نے ایسے محل دیکھے جو سونے چاندی اور مُشک وعنبر سے بنے ہوئے تھے۔ اُن میں سے کچھ تو بڑے عالیشان تھے جبکہ کچھ ایسے نہ تھے۔ میں نے جبرائیل (علیہ السلام) سے پوچھا کہ یہ محل عالیشان کیوں نہیں؟ جبرائیل (علیہ السلام) نے جواب دیا کہ یہ محل اُن نمازیوں کے ہیں جو نماز کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی آل علیہم السلام پر دُرود نہیں بھیجتے۔ پس اگر وہ دُرود بھیجیں تو اُن کے لیے عالیشان محل تعمیر کیے جاتے ہیں اور اگر وہ دُرود نہ بھیجیں تو اُن کے قصر بغیر شان وشوکت کے اِسی شکل میں ہوتے ہیں تاکہ معلوم ہو سکے کہ اِن محلات والوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذاتِ گرامی پر صلوٰات نہ بھیجی تھی''۔

(تفسیر امام حسن عسکری علیہ السلام ص ۳۶۵، مستدرک الوسائل ج ۵ ص ۱۹)

☆ رحمتِ دوعالم رسُولِ معظّم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا، ''قیامت کے دن جو پہلا

شخص بہشتی حُلّہ پہنے گا وہ میرے جد ابراہیم (علیہ السلام) ہوں گے۔ عرش کے دائیں طرف کرسی لگا کر اُن کو بٹھایا جائے گا۔ پھر مجھے حُلّہ پہنایا جائے گا، تب علی (علیہ السلام) میرے آگے اور میری تمام اُمت میرے پیچھے کھڑی ہوگی۔ جو شخص اپنی پنجگانہ نمازوں کے بعد مجھ پر اور میری آل (علیہم السلام) پر دس مرتبہ درُود بھیجے گا اُسے میرے نزدیک جگہ دی جائے گی، وہ مجھے دیکھے گا اور میں اُسے دیکھوں گا اور اُس کا چہرہ چودھویں کے چاند کی مانند روشن ہوگا''۔

(شرح وفضائل صلوٰات ص ۸۵)

☆ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ''جب کوئی مجھ پر ایک مرتبہ درُود بھیجتا ہے تو خدا اُس پر دو مرتبہ درُود بھیجتا ہے۔ جب وہ درُود پہلے آسمان والے سنتے ہیں تو اُس پر ایک ہزار مرتبہ درُود بھیجتے ہیں، دوسرے آسمان والے سنتے ہیں تو دو ہزار مرتبہ درُود بھیجتے ہیں، تیسرے آسمان والے سنتے ہیں تو تین ہزار مرتبہ درُود بھیجتے ہیں، چوتھے آسمان والے سنتے ہیں تو چار ہزار مرتبہ درُود بھیجتے ہیں، پانچویں آسمان والے سنتے ہیں تو پانچ ہزار مرتبہ درُود بھیجتے ہیں، چھٹے آسمان والے سنتے ہیں تو چھ ہزار مرتبہ درُود بھیجتے ہیں اور ساتویں آسمان والے سنتے ہیں تو سات ہزار مرتبہ درُود بھیجتے ہیں، اُس وقت خدا فرماتا ہے اِس بندے کے درُود کا ثواب میرے ذمہ ہے اور وہ یہ ہے کہ میں اِس کے تمام صغیرہ و کبیرہ گناہ بخش

دوں گا۔ (فوائد الصلوٰات، درُود و سلام کی برکتیں)

☆ یہی مضمون دوسری روایت میں اس طرح بیان کیا گیا ہے کہ جو شخص ایک مرتبہ صلوٰات بھیجتا ہے زمین کا فرشتہ اُس پر سو مرتبہ درُود بھیجتا ہے۔ جب وہ صلوٰات پہلے آسمان کے فرشتے سنتے ہیں تو وہ ایک ہزار مرتبہ صلوٰات بھیجتے ہیں، جب دوسرے آسمان والے سنتے ہیں تو وہ دو ہزار مرتبہ صلوٰات بھیجتے ہیں تیسرے آسمان کے فرشتے سنتے ہیں تو وہ تین ہزار مرتبہ صلوٰات بھیجتے ہیں، چوتھے آسمان والے چار ہزار مرتبہ، پانچویں آسمان کے پانچ ہزار مرتبہ، چھٹے آسمان والے چھ ہزار مرتبہ اور ساتویں آسمان والے ملائکہ سات ہزار مرتبہ درُود بھیجتے ہیں، اُس وقت خدا فرماتا ہے اے فرشتو! اِسے مجھ پر چھوڑ دو کیونکہ اِس نے میرے حبیب (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو عظمت و احترام کے ساتھ یاد کیا ہے لہٰذا اِس کا ثواب میرے ذمہ ہے۔ (لمعات انوار ص ۴۱)

☆ روایت ہے کہ جب کوئی شخص رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دس مرتبہ صلوٰات بھیجتا ہے تو عالمِ غیب سے منادی ندا دیتا ہے کہ خدایا فلاں شخص نے دس مرتبہ صلوٰات بھیجی ہے۔ جب یہ ندا پہلے آسمان پر پہنچتی ہے تو وہ صلوٰات ہزار گُنا ہو جاتی ہے، سِدرۃُ المنتہیٰ تک پہنچ کر وہ سات ہزار گُنا شمار ہوتی ہے تب خدا تعالیٰ کا ارشاد ہوتا ہے کہ میں اِس کی جزا دوں گا اور صلوات پڑھنے والے

کے تمام گناہ معاف کر دوں۔ (درُودِ محمدی ص ۶۰)

☆ حضرت عباسؓ بن عبدالمطلب سے روایت ہے کہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ''جب میں پیدا ہوا تو خدا نے سات آسمانوں میں سات پہاڑ قرار دیئے جنہیں اُس نے اتنے ملائکہ سے بھر دیا کہ اُن کی تعداد خدا کے علاوہ کوئی نہیں جانتا۔ یہ ملائکہ قیامت تک خدا کی تسبیح کرتے رہیں گے اور اُن کا ثواب خدا تعالیٰ اُس شخص کو عطا فرمائے گا جو میرا نام سن کر مجھ پر درُود بھیجے گا''۔ (درُود و سلام کی برکتیں، فوائد الصلوٰات ص ۱۸۶)

☆ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ فضا میں ایسے ملائکہ ہیں جن کے ہاتھوں میں نور کے اوراق ہوتے ہیں اور وہ صرف مجھ پر اور میری آل (علیہم السلام) پر بھیجی گئی صلوٰات اُن پر لکھتے ہیں۔ (الاعلام بفضل الصلوٰات علی النبیؐ ص ۵۸، الاحقاق، مقصد الراغب)

☆ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا کہ وقتِ وصال، رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سرِ اقدس میرے سینے پر تھا، تب میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سیدھا لٹایا پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غسل و کفن کی طرف متوجہ ہوا، اِس امر میں ملائکہ میری مدد کر رہے تھے، اُس وقت گھر کے اطراف کے حصے فرشتوں سے بھرے ہُوئے تھے، کچھ اُوپر جا رہے تھے اور کچھ نیچے آ رہے تھے۔ وہ سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درُود بھیج رہے تھے اور میں اُن کی آوازیں سُن رہا تھا۔ (حیاتُ القلوب)

☆ حضرت عثمان نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا کہ ایک بندے کے ساتھ کتنے فرشتے مقرر ہیں؟ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ''ایک فرشتہ تمہاری دائیں طرف ہے، ایک بائیں طرف، ایک تمہارے آگے، ایک پیچھے اور ایک فرشتہ تمہاری پیشانی پر ہوتا ہے۔ جب تم اپنے آپ کو دوسروں سے کم تر خیال کرتے ہو تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ تمہاری عزت کو بڑھاتا ہے اور جب تم ظلم وستم پر اُتر آتے ہو تو وہ تمہیں ذلیل وخوار کرتا ہے۔ دو فرشتے تمہارے ہونٹوں پر متعین ہیں جو صرف اور صرف تمہارے دُرودوں کی حفاظت کرتے ہیں اور حساب رکھتے ہیں، پھر ایک فرشتہ تمہارے منھ پر دربانی کرتا ہے کہ نیند اور بے خبری میں کوئی مضر شے داخل نہ ہونے پائے اور دو فرشتے تمہاری آنکھوں پر ہیں۔ پس یہ سب دس فرشتے ہوئے جو ہر شخص کے ساتھ ہوتے ہیں''۔

(تفسیر قرطبی، کتاب: اللھم صل علی محمد وعلی الہ وصحبہ وبارك وسلم)

☆ سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے کہ اللہ عزوجل نے میری لحد پر ایک ایسے فرشتے کو مقرر فرمایا ہے جس کا سر عرش کے نیچے ہے اور دونوں پاؤں زمین کے ساتویں طبق میں۔ اُس کے اَسّی ہزار پر ہیں، اور ہر پر میں اَسّی ہزار ریشے ہیں، ہر ریشے کے نیچے اَسّی ہزار رُواں ہیں اور ہر رُواں میں ایک زبان ہے جن سے وہ خالقِ کون ومکاں کی تسبیح وتحمید کرتا ہے اور مجھ پر دُرود

بھیجنے والوں کے لیے اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہے۔

(کتاب: اللھم صل علی محمد وعلی اٰلہ وصحبہ وبارک وسلم. ص ٦٢، الملاذ والاعتصام)

چاروں مقرب فرشتوں کا بیان

سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عالی شان ہے کہ ایک دفعہ چاروں مقرب فرشتے، جبرائیل، میکائیل، اسرافیل اور عزرائیل (علیہم السلام) میرے پاس آئے۔ سب سے پہلے جبرائیل (علیہ السلام) کہنے لگے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! جو شخص آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر روزانہ دس بار صلوٰات بھیجے گا، روزِ بعث ونشور میں بذاتِ خود اُس کا ہاتھ پکڑ کر کوندتی بجلی کی مانند صراطِ یوم القیامت سے گزر جاؤں گا۔ اُن کے بعد میکائیل (علیہ السلام) بولے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں اُس شخص کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حوضِ کوثر و تسنیم سے سیراب کروں گا۔ پھر اسرافیل (علیہ السلام) پکار اُٹھے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ایسے شخص کی مغفرت کے لیے میں خدا کے سامنے سجدہ میں گر پڑوں گا اور جب تک اُس کی مغفرت نہ ہوگی سر نہ اُٹھاؤں گا۔ آخر میں عزرائیل (علیہ السلام) نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں اُس شخص کی رُوح کو اِس طرح قبض کروں گا جس طرح نبیوں کی ارواح کو قبض کرتا ہوں۔ (کتاب: اللھم صل علی محمد وعلی اٰلہ وصحبہ وبارک وسلم ص ٧٠)

ملائکہ کا درُود اور جنت کی توسیع

شیخ ابن المبارک، کتاب الابریز میں تحریر کرتے ہیں کہ میں نے اپنے استادِ محترم عبدالعزیز الدباغ سے سُنا کہ ہر مومن کا درُود شریف قطعی طور پر مقبول ہے اور اِس بات میں ذرہ بھر شک نہیں کہ رسُولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر درُود بھیجنا افضل الاعمال ہے۔ صلوٰات یعنی درُود شریف اُن فرشتوں کا خاصہ ہے جو اللہ پاک نے جنت کے چاروں طرف مقرر فرما رکھے ہیں اور ان کے درُودوں کی برکت ہی سے جنت کی وسعت اور کشادگی ہوتی رہتی ہے کیونکہ جب فرشتے اطرافِ جنت میں درُود کا وِرد کرتے ہیں تو جنت میں وسعت ہوتی رہتی ہے، یعنی فرشتے جس قدر درُود پڑھتے جاتے ہیں اُسی قدر جنت وسیع ہوتی جاتی ہے۔ فرشتے ذِکرِ درُود سے رُکتے نہیں اور جنت بھی وسیع سے وسیع تر ہونے سے رُکتی نہیں، فرشتوں کا درُود جاری رہتا ہے اور جنت کی وسعت بھی ذِکرِ صلوٰات کے ساتھ ساتھ بڑھتی رہتی ہے۔ جنت کا وسعت اختیار کرنا اُس وقت رُک جاتا ہے جب فرشتے وِردِ صلوٰات سے ذِکرِ تسبیح کی طرف پلٹ جاتے ہیں۔ فرشتے اُس وقت تک ذِکرِ صلوٰات میں مشغول رہتے ہیں جب تک اللہ جل شانہٗ جنت میں اہلِ جنت پر جلوہ گری نہیں فرماتا۔ جب اللہ

پاک جنتیوں پر جلوہ فگن ہوتا ہے تو اِس جلوہ کو فرشتے دیکھ لیتے ہیں اور تسبیح پڑھنے میں مشغول ہو جاتے ہیں۔ جب ملائکہ تسبیح شروع کرتے ہیں تو جنت کی توسیع رُک جاتی ہے اور جنت اپنے بسنے والوں کے ساتھ ٹھہر جاتی ہے اور سکون اختیار کر لیتی ہے۔ اگر جنت کے اطراف کے فرشتے اپنی تخلیق کے وقت سے صرف تسبیح میں مشغول رہتے تو جنت اپنی حد سے ذرہ بھر نہ بڑھتی اور اُسے وسعت نصیب نہ ہوتی۔ پس جنت کا وسعت پانا بھی حضرت سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر بھیجے گئے درُود کی برکت سے ہے۔

(کتاب: اللھم صل علی محمد وعلی الہ وصحبہ وبارك وسلم، الابریز)

فرشتے کی شفاعت

روایت ہے کہ ایک دن جبرائیل علیہ السلام حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! میں آسمان سے زمین پر آ رہا تھا کہ ایک سوختہ پر فرشتے کو زمین پر آہ و زاری کرتے دیکھا، اِس سے قبل اُس فرشتے کو آسمان پر ایسا مقام حاصل تھا کہ وہ نور کے ایک تخت پر بیٹھتا تھا اور ستر ہزار فرشتے اُس کی خدمت میں صف بستہ کھڑے رہتے تھے۔ میں نے اُس کی اِس حالتِ زار کا سبب دریافت کیا تو کہنے لگا کہ شبِ معراج جب پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تشریف لائے تو میں اپنے تخت پر بیٹھا ہُوا تھا اور آپ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم و تکریم اُس طرح نہ کر سکا جیسا کہ کرنے کا حق تھا۔ لہٰذا میں اِس سزا کا مستوجب ٹھہرا اور عرش سے فرش پر آ رہا۔ پھر مجھ سے کہنے لگا اے جبرائیل! تو پروردگار کے حضور میری شفاعت کرتا کہ مجھے معافی مل سکے۔ میں نے بارگاہِ ربُّ العزت میں فریاد کی تو اِرشاد ہُوا، ''اُسے کہہ دو کہ اگر بخشش چاہتے ہو تو میرے حبیب (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر دُرود بھیجو''۔ پس جب اُس نے دُرود بھیجا تو اپنی پہلی حالت پر لوٹا دیا گیا۔

(انوار المواھب ص ۳۰، معارج النبوۃ ص ۳۱۷، آبِ کوثر ص ۱۸۱)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضۂ اطہر پر ملائکہ کی دُرود خوانی

حضرت کعب سے روایت ہے کہ ایک دن میں حضرت عائشہ کی خدمت میں حاضر ہُوا۔ وہاں ذِکرِ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس ہو رہی تھی اور حضرت عائشہ بیان کر رہی تھیں کہ ہر روز طلوعِ آفتاب کے ساتھ ستر ہزار فرشتے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ضریحِ مطہر پر نازل ہو کر چاروں طرف دائرہ بنا لیتے ہیں اور دُرود پڑھتے ہیں۔ یہ حالت شام تک رہتی ہے۔ پھر ستر ہزار فرشتوں کی دُوسری جماعت حاضر ہوتی ہے اور پہلی واپس چلی جاتی ہے۔ شام کو اُترنے والے فرشتے بھی وہی کرتے ہیں جو صبح والے فرشتے کرتے ہیں۔ پھر طلوعِ آفتاب ہوتے ہی اُس جماعت کی جگہ اتنی تعداد میں ایک اور جماعت آ جاتی

ہے۔ اِس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضہ ء مبارک پر ہر وقت ستر ہزار فرشتے درُود خوانی کرتے ہُوئے حاضر رہتے ہیں۔

(جذبُ القلوب۔کتاب: اللهم صل على محمد وعلى اله وصحبه وبارك وسلم، ص۱۰۹)

ملائکہ کو حاضری کی سعادت صرف ایک بار

علامہ طاہر القادری اپنی کتاب ''درُود وسلام اور عظمتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم'' میں لکھتے ہیں کہ فرشتے، حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ہر وقت اور ہر لمحہ درُود شریف پڑھتے رہتے ہیں اور کوئی زمانہ اِس سے خالی نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبرِ انور پر ستر ہزار فرشتے صبح اور ستر ہزار فرشتے شام کو حاضر ہو کر درُود پاک کا تحفہ پیش کرتے ہیں اور جو ایک مرتبہ یہ سعادت حاصل کر لیتے ہیں پھر دوبارہ قیامت تک اُن کو موقع نہیں ملے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ اِس سعادت میں اپنے تمام فرشتوں کو شریک کرنا چاہتا ہے جن کی تعداد عقلِ انسانی کی پہنچ سے ماورا ہے۔ (درُود وسلام اور عظمتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ص ۱۱)

"وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِي" کی وضاحت

ایک شخص نے امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ مجھے اُس آیتِ کریمہ کے بارے میں بتایئے کہ جس میں خدا نے ملائکہ کے بارے

میں یہ ارشاد فرمایا ہے کہ وہ شب و روز تسبیح (اللہ کی حمد و ثنا) میں مصروف رہتے ہیں اور سُستی نہیں کرتے جبکہ دُوسری آیت میں یہ فرمایا ہے:

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ط

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْماً ○

تو وہ کس طرح پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلوٰات بھیجتے ہیں جبکہ وہ تو شب و روز تسبیح میں مصروف رہتے ہیں؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ جب خدا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خلق فرمایا تو فرشتوں کو حکم دیا کہ میرے ذِکر میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ذِکرِ صلوٰات کے برابر کمی کر دو۔ پس نماز میں جو کہے:

"صَلَّ اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ ○"

وہ اُس شخص کی طرح ہے جس نے کہا ہو:

"سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ لَآاِلٰہَ اِلَّا للّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَر"

(جمال الاسبوع ص ۲۳۶)

درُود اللہ تعالیٰ کی تسبیح ہے

جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب خدا نے عرش کو خلق کیا تو ستر ہزار فرشتے بھی اُس کے ساتھ پیدا کیے اور اُنہیں عرش کو اپنے کاندھوں پر اُٹھانے اور اپنی تسبیح کرنے کا حکم دیا۔ فرشتوں نے حکمِ خدا کی اطاعت کی

مگر وہ عرش کو کاندھوں پر نہ اُٹھا سکے تو خدا نے ارشاد فرمایا کہ عرش کا طواف کرو اور میرے حبیب (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور اُن کی آل (علیہم السلام) پر دُرود بھیجو تا کہ عرش کو اُٹھا سکو۔ ملائکہ نے حکم کی تعمیل کی اور عرش کو اُٹھانے میں کامیاب ہو گئے۔ پھر عرض کی کہ پروردگار! تُو نے تو ہمیں اپنی تسبیح کرنے کا حکم دیا تھا (یہ دُرود کا حکم کیوں؟) ارشادِ ربِ ذوالجلال ہوا، ''جان لو کہ محمد وآلِ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر دُرود بھیجنا میری تسبیح ہے''۔ (بحارالانوار، مستدرک الوسائل، دُرود و سلام کی برکتیں ص ۶۳)

بغیر وضو کے واجب نماز

''دُرود وہ نماز ہے جو واجب ہے مگر اِسے بغیر وضو کے بھی ادا کیا جا سکتا ہے''۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے ایک شخص طاوس یمانی کے سوالات کے جواب میں یہ فرمایا تھا۔ تاریخ میں ہے کہ طاوس یمانی نے امام محمد باقر علیہ السلام سے متعدد پیچیدہ سوالات کیے اور امام علیہ السلام نے اُس کے ہر سوال کا جواب تاریخ اور شریعت کے حوالے سے تسلی بخش دیا تو وہ آپ کے عِلم و دانش پر ششدر رہ گیا۔ یہاں صرف چند ایک سوالات پیش کیے جا رہے ہیں۔

طاوس یمانی: وہ کون سی چیز تھی جس کا قلیل حلال اور کثیر حرام تھا؟

امام محمد باقر علیہ السلام: وہ نہرِ طالوت تھی جس میں سے ایک چلّو پانی پینا حلال مگر اس سے زیادہ حرام تھا۔

طاوس یمانی: وہ کونسا روزہ ہے جو کھانے پینے سے نہیں ٹوٹتا؟

امام محمد باقر علیہ السلام: وہ چُپ کا روزہ ہے۔ قرآن مجید کے سورۃ مریم میں آیا ہے، ''میں نے خدا کے لیے نذر کی ہے کہ چُپ رہوں''۔

طاوس یمانی: وہ کون سی واجب نماز ہے جو بغیر وضو کے ادا ہوسکتی ہے؟

امام محمد باقر علیہ السلام: جو واجب نماز بغیر وضو کے ادا ہوسکتی ہے وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلوٰات ہے۔ (دُرود وسلام کی برکتیں ص۸۱، بحارالانوار)

صلوٰات اور خداوند تعالیٰ

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جب رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معراج پر تشریف لے گئے تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک جگہ پہنچایا اور عرض کی کہ یہ وہ جگہ ہے جہاں آج تک کوئی فرشتہ اور پیغمبر نہیں آیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پروردگار آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دُرود بھیج رہا ہے اور فرما رہا ہے، ''میں ہی پاک اور منزہ ہوں، میں ہی ملائکہ اور رُوح کا پروردگار ہوں، میری رحمت میرے غضب پر غالب ہے''۔

(بحارالانوار ج ۱۸ص ۳۰۶۔ حیات القلوب ج ا ص ۴۰۵)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ٥

چوتھا باب

﴿پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسرّت﴾

حضرت انس بن مالک نے ابی طلحہ سے روایت کی ہے کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معمول سے زیادہ شادمان دیکھا تو عرض کیا کہ یا رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں نے آج سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اِتنا خوش کبھی نہیں دیکھا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کیوں نہ خوش ہوں جبکہ ابھی ابھی جبرائیل (علیہ السلام) میرے پاس آئے تھے اور کہا کہ جو شخص بھی آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر درُود بھیجتا ہے، خدا اُس پر دس مرتبہ درُود بھیجتا ہے اور اُس کے نامۂ اعمال میں دس نیکیاں لکھ دیتا ہے۔

(ترجمہ تفسیر مجمع البیان ج ۲۰ ص ۱۷۱)

☆ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب آیتِ مبارکہ:

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝ کا نزول ہُوا تو پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرۂ مبارک خوشی سے انار کے دانے کی طرح سرخ ہو رہا تھا۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ مجھے مبارکباد دو کیونکہ میرے لیے ایک ایسی آیت

نازل ہوئی ہے جو میرے نزدیک دُنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِس آیتِ مجیدہ کی تلاوت فرمائی۔ ہم نے عرض کیا کہ ہمیں اِس کی حقیقت سے آگاہ فرمائیں۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم نے مجھ سے ایک راز کی بات پوچھی ہے، اگر نہ پوچھتے تو میں کبھی بھی بیان نہ کرتا۔ پس جان لو کہ خداوند تعالیٰ نے دو فرشتے مامور کیے ہیں تا کہ جو مومن بھی میرا نام سن کر مجھ پر درُود بھیجے تو اُس وقت وہ کہیں '' غَفَرَ اللّٰہ لَکَ'' (خدا تجھے بخش دے) پھر تمام فرشتے ''آمین'' کہتے ہیں اور جس شخص کے پاس بھی میرا نام لیا جائے اور وہ درُود نہ بھیجے تو وہ فرشتے کہتے ہیں ''لَا غَفَرَ اللّٰہ لَکَ'' (خدا تیری مغفرت نہ کرے) پھر تمام فرشتے ''آمین'' کہتے ہیں۔

(شرح صلوٰات مقدم، نزہتہ المجالس ج۲ص۱۹۹، معارج النبوۃ)

☆ ابوطلحہ سے روایت ہے کہ ایک دن میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہُوا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اتنا ہشاش بشاش دیکھا کہ پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ میں نے سبب دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں کیوں نہ خوش ہوں کہ ابھی ابھی میرے پاس جبرائیل (علیہ السلام) یہ پیغام لے کر آئے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے،''اے محبوب (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! کیا آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اِس پر راضی نہیں کہ آپ کا کوئی اُمتی آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر ایک بار

درُود پڑھے تو میں اور میرے فرشتے اُس پر دس رحمتیں بھیجیں اور میں اُس کے دس گناہ مٹا دوں اور اُس کے لیے دس نیکیاں لکھ دوں اور جو ایک مرتبہ سلام پڑھے تو میں اُس پر دس بار سلام بھیجوں؟ لہٰذا آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اپنی اُمت کو اِس بات کی خوشخبری سُنا دیں اور ساتھ یہ بھی فرما دیں کہ اے اُمت اب تمہاری مرضی تم درُود پاک کم پڑھو یا زیادہ''۔(القول البدیع ص۱۰۹، نسائی، مشکوٰہ)

سب سے بہتر عمل

روایت ہے کہ رسُولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواب میں اپنے چچا حضرت حمزہ بن مطلب اور اپنے بھائی حضرت جعفر بن ابی طالب کو (جنت میں) پھل کھاتے ہوئے دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن سے پوچھا کہ آپ نے سب سے بہتر اور افضل کون سا عمل پایا؟ اُنہوں نے جواب دیا'' ہمارے ماں باپ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر قربان جائیں، آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر درُود بھیجنا، پانی پلانا اور علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے محبت کرنا سب اعمال سے افضل ہیں''۔

(مدینۃ المعاجز، مستدرک الوسائل ج ۵ ص ۳۳۱، منازل الآخرہ ص ۷۳، بحارالانوار ج ۹۴ ص ۷۰)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ ○

پانچواں باب

﴿ہر صلوٰات حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پیش کی جاتی ہے﴾

☆ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ''بے شک اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے لوگوں کی آوازیں سننے کی طاقت عطا فرمائی ہے۔ جب کوئی بندہ مجھ پر درُود پڑھتا ہے تو وہ فرشتہ اس درُود کو میرے پاس پہنچا دیتا ہے اور میں نے اپنے ربِّ کریم سے سوال کیا ہے کہ جو مجھ پر ایک بار درُود پڑھے اُس پر دس رحمتیں نازل فرما''۔ (القول البدیع ص۱۱۲، آبِ کوثر ص۸۴)

☆ رسُول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا گیا کہ یا رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! جو لوگ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درُود پاک پڑھتے ہیں مگر یہاں موجود نہیں ہیں اور وہ لوگ جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے بعد آئیں گے اور درُود پاک پڑھیں گے، اُن سب کے درُود کے متعلق آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی کیا ہے؟ فرمایا، ''محبت کرنے والوں کا درُود میں خود سنتا ہوں اور باقی لوگوں کا میرے سامنے پیش کیا جاتا ہے''۔ (دلائل الخیرات کانپوری ص۱۸)

☆ امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ''مجھ پر زیادہ سے زیادہ درُود بھیجا کرو''۔ میں نے عرض کیا، ''کیا آپ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رِحلت کے بعد بھی صلوٰات آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہنچے گی؟'' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ''ہاں! وہ صلوٰات نور کے ایک باریک کاغذ پر خالص مشک کے ساتھ لکھی جاتی ہے، بیس ہزار نیکیاں صلوٰات بھیجنے والے کے نامہء اعمال میں لکھ دی جاتی ہیں، اُس کے بیس ہزار درجے بلند کر دیئے جاتے ہیں، بیس ہزار گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اور اُس کے نام پر بیس ہزار درخت لگائے جاتے ہیں''۔ (لئالی الاخبار ص ۴۳۱)

☆ حضرت ابو درداء سے روایت ہے کہ رسُولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ''جو بندہ مجھ پر درُود بھیجے وہ جہاں بھی ہو اُس کی آواز مجھ تک پہنچ جاتی ہے''۔ ہم نے عرض کیا، ''یا رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے بعد بھی درُود پڑھنے والوں کی آواز آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہنچے گی؟'' فرمایا، ''ہاں! وصال کے بعد بھی، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاء کرام (علیہم السلام) کے اجسامِ مبارکہ حرام کر دیئے ہیں یعنی وہ ہمیشہ صحیح وسالم رہتے ہیں''۔ (آبِ کوثر ص ۸۵)

☆ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ''مجھ پر بہت زیادہ صلوٰات بھیجا کرو کیونکہ تمہاری صلوٰات میرے سامنے پیش کی جاتی ہے''۔ عرض کیا گیا، ''ہمارے درُود کس طرح آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے پیش کیے جائیں گے جبکہ رِحلت کے بعد (معاذ اللہ) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بدن بوسیدہ ہو چکا ہو گا؟'' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نے ارشاد فرمایا، ''خدا نے انبیاء (علیہم السلام) کے اجساد زمین پر حرام قرار دیئے ہیں''۔ (درُود و سلام کی برکتیں ص ۴۸، تفسیر نمونہ ج ۱۸ ص ۱۲۳)

☆ حضرت ابو امامہ سے مروی ہے کہ میں نے رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہُوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ جب میرا وصال ہو گا تو وہ مجھے ہر درُود پڑھنے والے کا درُود سُنائے گا حالانکہ میں مدینہ منورہ میں ہوں گا اور میری اُمت مشرق و مغرب میں ہوگی۔ پھر فرمایا، ''اے ابو امامہ! اللہ تعالیٰ کے اذن سے ساری دُنیا میرے روضہ میں سما جائے گی، میں ساری مخلوق کو دیکھوں گا اور اُن کی آوازیں سنوں گا۔ جو مجھ پر ایک بار درُود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اُس ایک درُود کے بدلے اُس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا اور جو مجھ پر دس بار درُود بھیجے گا اللہ اُس پر سو رحمتیں نازل فرمائے گا''۔ (آبِ کوثر ۸۷)

☆ امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جو شخص رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایک سو مرتبہ صلوٰات بھیجتا ہے تو ستر ہزار ملائکہ اُس کی سفارش کرتے ہیں اور اُس کی صلوٰات کو رسُول گرامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پہنچاتے ہیں، اِس سے پہلے کہ اُس کی صلوٰات ختم ہو۔ (درُود و سلام کی برکتیں ص ۲۲۳، الکافی)

☆ حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ''خداوندِ متعال ایک فرشتہ کو مامور فرمائے گا جو میری لحد میں داخل ہوگا۔ جس

طرح آپ کے لیے تحائف لائے جاتے ہیں اِس طرح وہ صلوٰات کو تحفہ اور ہدیہ بنا کر (میرے لیے) لائے گا اور مجھے اُس صلوٰات بھیجنے والے کا حسب نسب دس پشتوں تک بتائے گا۔ وہ صلوٰات ایک نورانی کتاب میں (لکھ کر) میرے پاس رکھ دی جائے گی"۔ (درُود وسلام کی برکتیں، جاء)

☆ امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا، "چار چیزیں تمہاری شفاعت کریں گی۔ حورالعین، جہنم، جنت اور وہ فرشتہ جو میری ضریح کے سرہانے موجود رہتا ہے۔ پس جب میرا کوئی اُمتی یہ کہتا ہے کہ اے بارِ الہا! میری شادی حور العین سے کردے تو حورالعین جواب میں کہتی ہیں کہ بارِالہا! ہماری شادی اِس سے کردے۔ جب انسان کہتا ہے کہ بارِالہا! مجھے جہنم سے نجات عطا فرما تو اُس کے جواب میں جہنم کہتی ہے کہ بارِالہا! مجھے اِس سے دُور رکھ، جب وہ اللہ تعالیٰ سے جنت کا سوال کرتا ہے تو اُس کے جواب میں جنت کہتی ہے کہ مالک! مجھے اِس کو عطا فرمادے اور جب کوئی شخص مجھ پر اور میری آل (علیہم السلام) پر درُود بھیجتا ہے تو میرے سرہانے موجود فرشتہ کہتا ہے کہ یا رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! فلاں شخص نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر صلوٰات بھیجی ہے تو میں اُس کے جواب میں کہتا ہوں کہ بارِالہا! جس طرح اِس نے مجھ پر صلوٰات بھیجی ہے اِسی طرح تُو بھی اِس پر

رحمت نازل فرما‘‘۔ (درُود و سلام کر برکتیں ص ۸۵)

☆ایک اور روایت کے مطابق امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا کہ نماز کے بعد درُود پڑھو اور اللہ تعالیٰ سے جنت، اُس کی پناہ اور حُور العین سے تزویج کا سوال کرو کیونکہ جو بھی محمد و آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درُود بھیجتا ہے، اُس کی صلوٰات عرش پر جاتی ہے اور جب وہ اللہ سے جنت کا سوال کرتا ہے تو جنت خدا سے کہتی ہے کہ خدایا! تیرا بندہ جو مانگ رہا ہے اس کو عطا فرما اور جب وہ خدا سے حُور العین کی تمنا کرتا ہے تو حوریں کہتی ہیں کہ خدایا! تیرا بندہ جو مانگ رہا ہے اِسے عطا فرما۔ (درُود و سلام کی برکتیں، عدۃ الداعی ص ۱۲۴)

☆حضرت عمار یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ خداوندِ متعال نے تمام مخلوق کے نام ایک فرشتے کو عطا فرمائے ہیں۔ وہ فرشتہ قیامت تک میری لحد پر موجود رہے گا۔ پس جب کوئی مجھ پر صلوٰات بھیجتا ہے تو وہ فرشتہ اُس کا نام لے کر کہتا ہے کہ یا رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! فلاں شخص نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اس طرح صلوٰات بھیجی ہے۔ بے شک اللہ رب العزت نے اِس کی ذمہ داری لی ہے کہ جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ صلوٰات بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ صلوٰات بھیجے گا۔

(درُود و سلام کی برکتیں ص ۱۸۴، جمال الاسبوع، ج ۱)

حضور ﷺ صلوٰات کا جواب دیتے ہیں

روایات میں کثرت سے ملتا ہے کہ نہ صرف ہر صلوٰات حضور ﷺ کی خدمتِ اقدس میں پیش کی جاتی ہے بلکہ آپ ﷺ بھیجی گئی ہر صلوٰات کو سُنتے بھی ہیں اور اُس کا جواب بھی عطا فرماتے ہیں۔

ابو سعید شعبان قرشی کہتے ہیں کہ میں ۸۱۱ ہجری میں مکہ مکرمہ میں تھا کہ شدید بیمار ہُوا اور موت کے قریب پہنچ گیا، پس میں نے دُرود پاک کا وِرد کیا اور وہ قصیدہ جو میں نے حضور ﷺ کی شان میں لکھا تھا پڑھ کر آپ ﷺ سے شفا کے لیے فریاد کی۔ جب صبح ہُوئی تو میری ملاقات مکہ مکرمہ کے ایک باشندے شہاب الدین احمد سے ہوئی۔ کہنے لگا رات خواب میں دیکھا کہ حضور ﷺ چل رہے ہیں اور خلقِ خدا محوِ نظارہ ہے۔ تُو خانہ کعبہ میں رُکن یمانی کی طرف منہ کیے بیت اللہ کی زیارت کر رہا ہے، رسُول اللہ ﷺ تیرے پاس تشریف لائے اور اپنی مبارک انگشتِ شہادت سے تیری طرف اشارہ کیا اور دو مرتبہ فرمایا، ''وعلیکم السلام یا شعبان!'' (سعادۃ الدارین ۱۴۰)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ ○

چھٹا باب

﴿رسُول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انعام﴾

☆ روایت ہے کہ قیامت کے دن ایک بندۂ خدا کو، جس کے گناہوں کا پلڑا نیکیوں کے پلڑے سے بھاری ہوگا، دوزخ کی طرف روانہ کیا جارہا ہوگا۔ اُس کی فریاد سن کر رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائیں گے اور اپنے دستِ مبارک سے ایک نورانی صحیفہ میزان کے نیکیوں والے پلڑے میں ڈالیں گے اور فرشتوں کو اُس کے اعمال کا وزن دوبارہ کرنے کا حکم دیں گے۔ اِس بار اُس بندۂ خدا کے نیک اعمال کا پلڑا بھاری ہوجائے گا اور اُس کو جنت کی طرف روانہ کردیا جائے گا۔ وہ شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کرے گا کہ آپ کون ہیں اور وہ نورانی صحیفہ کیسا تھا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمائیں گے کہ میں تیرا نبی محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہوں اور وہ نورانی صحیفہ وہ صلوٰات تھی جو تُو نے دُنیا میں مجھ پر بھیجی تھی۔ (فوائد الصلوات ص ۱۲)

☆ روایت ہے کہ جب کوئی دس مرتبہ درُود بھیجتا ہے تو خداوند تعالیٰ فرشتوں کو حکم دیتا ہے کہ پلک جھپکنے سے پہلے میرے حبیب (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے روضۂ اقدس پر یہ درُود پہنچاؤ اور کہو کہ یا رسُول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! فلاں بن فلاں نے آپ

(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر درُود بھیجا ہے۔ تب رسُولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خوش ہو کر فرماتے ہیں کہ اب مجھ پر لازم ہو گیا ہے کہ میں درُود بھیجنے والے پر ایک کے بدلے میں دس درُود بھیجوں۔ میری اُمت سے کہہ دو کہ جو بھی مجھ پر دس مرتبہ درُود بھیجے گا تو میں اُس وقت تک جنت میں داخل نہیں ہوں گا جب تک کہ اُس کے ستر رشتہ داروں اور دوستوں کو بھی جنت میں داخل نہ کر دوں۔ (درُود و سلام کی برکتیں، روضۃ الاحباب)

☆ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ پر درُود کی کثرت کیا کرو، اِس لیے کہ تمہارا درُود پڑھنا تمہارے گناہوں کا کفارہ ہے۔ اور میرے لیے اللہ تعالیٰ سے درجہ اور وسیلہ کی دُعا کیا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ کے دربار میں میرا وسیلہ تمہارے لیے شفاعت ہے۔ (جامع صغیر ج ۱ ص ۵۴)

☆ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے کہ جو شخص یہ چاہتا ہے کہ روزِ قیامت اُسے میری شفاعت حاصل ہو، میں اُس کا وسیلہ بنوں اور اُسے میرا ساتھ میسّر ہو تو اُسے چاہیے کہ مجھ پر اور میری آل (علیہم السلام) پر صلوٰات بھیجے تا کہ ہم اُس سے خوش ہوں۔ (امالی الطّوسی ص ۲۷۰)

☆ حضرت ابوبکر سے مروی ہے کہ میں نے رسُولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہُوئے سُنا ہے کہ قیامت کے دن میں اُس کا شفیع بنوں گا جو مجھ پر درُود پاک بھیجے گا۔ (القول البدیع ص ۱۲۱، آبِ کوثر ص ۵۲)

☆ سرورِ انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا، ’’جو مجھ پر دس بار دُرود پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر سو بار دُرود پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اُس پر ہزار رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو محبت وشوق میں اِس سے بھی زیادہ پڑھے، میں قیامت کے دِن اُس کا شفیع اور گواہ بنوں گا‘‘۔ (القول البدیع ص ۱۰۳)

قربتِ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

☆ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ جو مجھ پر دن بھر میں پچاس بار دُرود پڑھے گا روزِ قیامت میں اُس سے مصافحہ کروں گا۔ (القول البدیع ص ۱۳۶)

☆ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا، ’’تم میں سے کوئی میرے زیادہ قریب اُس وقت ہوتا ہے جب وہ میرا ذِکر کرتا ہے اور مجھ پر دُرود پڑھتا ہے‘‘۔ (کشف الغمہ ص ۲۷۱ ج ۱)

☆ حضرت انس سے روایت ہے کہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ روزِ قیامت ہر مقام پر وہ شخص میرے قریب ہوگا جس نے دنیا میں مجھ پر بہت زیادہ صلوٰات بھیجی ہوگی۔ (سعادت الدارین ص ۶۰)

☆ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا فرمان ہے کہ مجھ پر ہزار بار دُرود بھیجنے والے کے کاندھے جنت کے دروازے پر میرے کاندھوں کے ساتھ چُھو رہے ہوں گے۔ (کتاب: اللھم صل علی محمد وعلی اله وصحبه وبارك وسلم. ص ۸۹)

پُل صراط پر راہنمائی

☆ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ پر بکثرت صلوٰات پڑھو کیونکہ صلوٰات سے قبر میں، پل صراط پر اور جنت میں نور حاصل ہوگا۔ (الوسائل)

☆ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے کہ مجھ پر اور میری آل (علیہم السلام) پر درُود پڑھنا پل صراط کے لیے نور ہے۔ (لب اللباب، القول البدیع ص ۱۵۸)

☆ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ صلوٰات پُل صراط کے لیے نور ہے، صلوٰات پڑھنے والے کو جہنم کی آگ چھو نہیں سکے گی۔ (درُود و سلام کی برکتیں ص ۲۰۳)

☆ رسُولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ''مجھ پر درُود پاک پڑھنا قیامت کے دن پل صراط کے اندھیرے میں تمہارے لیے نور ہوگا اور جو شخص یہ چاہے کہ قیامت کے دن اُسے اجر کا پیمانہ بھر بھر کر دیا جائے تو اُسے چاہیے کہ وہ مجھ پر درُود پاک کی کثرت کرے''۔ (سعادت الدارین ص ۶۸، آبِ کوثر ص ۶۱)

☆ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اپنے ایک اُمتی کو خواب میں پل صراط پر سے گزرتے دیکھا۔ وہ کبھی چلتا، کبھی گرتا اور کبھی لڑھک جاتا۔ ایسے میں مجھ پر بھیجے گئے درُود نے مجسم ہو کر اُس کا ہاتھ پکڑا اور اُسے پل صراط عبور کروا دی۔ (القول البدیع ص ۱۲۴، سعات الدارین ص ۹۲، لمعات الانوار ص ۳۰)

مشکل کشائی

☆ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص پریشانی، رنج اور مرض میں مبتلا ہو وہ مجھ پر زیادہ سے زیادہ دُرود بھیجے کیونکہ کثرتِ دُرود پریشانیوں، کلفتوں اور مصیبتوں کو دُور کردیتی ہے۔ (کتاب: اللھم صل علی محمد وعلی اله وصحبه وبارك وسلم. ص ۸۹)

☆ حضرت امام حسین علیہ السلام، حضرت علی علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں کہ جب تمہیں کسی کام میں پھنس جانے اور مشکل میں گرفتار ہوجانے کا اندیشہ ہو تو محمد و آلِ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر صلوٰات بھیجو اور اِن کا واسطہ طلب کرو تاکہ تمہاری مشکلات دور ہوجائیں۔

(دُرود و سلام کی برکتیں ص۲۰۲، الصادی، لانالافھام ص۱۸، جا، ثواب الاعمال)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ ○

ساتواں باب

﴿فیضانِ درُود﴾

درُود بھیجنے والے پر اللہ ربُّ العزت درُود بھیجتا ہے

☆ عبدالرحمٰن بن عوف سے روایت ہے کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مسجد سے نکلتے دیکھا تو آہستہ سے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے پیچھے ہولیا۔ یہاں تک کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ایک درخت کے پاس پہنچے اور قبلہ رُو ہو کر طویل سجدہ ادا کیا۔ سجدے کی طوالت کی وجہ سے میں سمجھا کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) خالقِ حقیقی سے جا ملے ہیں لہٰذا آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے سرہانے آیا۔ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے سجدہ سے سر اُٹھایا اور فرمایا، ''اے عبدالرحمٰن! تم کیا سوچ رہے ہو؟'' میں نے عرض کیا، ''یارسُول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے طویل سجدے کی وجہ سے میں سمجھا کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) وفات پا گئے ہیں''۔ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا، ''جب میں درخت کے نیچے پہنچا تو جبرائیل (علیہ السلام) آئے اور کہنے لگے کہ اے اللہ کے رسُول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! میں آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو خوشخبری دے رہا ہوں کہ خدا نے فرمایا ہے اگر کوئی آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر درُود وسلام بھیجے گا تو میں اُس پر درُود وسلام بھیجوں گا''۔

(کنزالعمال ج۲ ص۲۷۵، القول البدیع ص۱۰۵، الترغیب والترہیب ص۴۹۵)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ''جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ دُرود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اُس پر دس مرتبہ دُرود بھیجتا ہے''۔ (صحیح مسلم جلد ۱، ص ۳۰)

☆ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اسحاق بن فروخ سے فرمایا کہ جو شخص محمد و آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دس مرتبہ دُرود و سلام بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ اور فرشتے اُس پر ایک سو مرتبہ صلوٰات بھیجتے ہیں اور جو شخص ایک سو مرتبہ صلوٰات بھیجتا ہے اُس پر خداوند تعالیٰ اور فرشتے ایک ہزار مرتبہ صلوٰات بھیجتے ہیں۔ پھر فرمایا کہ کیا تم نے سورۃ احزاب کی تلاوت نہیں کی جس میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے:

هُوَ الَّذِىْ يُصَلِّىْ عَلَيْكُمْ وَ مَلٰٓئِكَتُهٗ لِيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَحِيْمًا ○ (آیت ۴۳)

(وہی وہ ذات ہے جو تم پر رحمت نازل کرتی ہے اور اُس کے فرشتے بھی تا کہ تمہیں تاریکیوں سے نکال کر نور کی منزل تک لے آئے اور وہ صاحبانِ ایمان پر بہت مہربان ہے)

(الکافی ج ۲ ص ۴۹۲)

صلوٰات بھیجنے والے پر تمام مخلوق صلوٰات بھیجتی ہے

☆ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے سامنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نامِ گرامی لیا گیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بہت زیادہ صلوٰات بھیجا کرو کیونکہ جو شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایک مرتبہ صلوٰات بھیجتا ہے تو اللہ

تعالیٰ اُس پر ایک ہزار بار صلوٰات بھیجتا ہے۔ صف بستہ فرشتے اور خداوندِ متعال کی تمام مخلوقات (جس میں کوئی مخلوق باقی نہیں رہ جاتی) اُس پر صلوٰات بھیجتی ہے۔ اتنے اجر وثواب کے باوجود اگر کوئی صلوٰات کو ترک کرے تو درحقیقت اُس جیسا نادان اور متکبر شخص کوئی اور نہ ہوگا اور ایسے شخص سے اللہ تعالیٰ، رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اُن کی اہلبیت علیہم السلام بیزاری کا اظہار کرتے ہیں۔

(الکافی ج۲ص۴۹۲)

☆ حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ''جو شخص مجھ پر صلوٰات بھیجتا ہے اُس پر ملائکہ صلوٰات بھیجتے ہیں اور جس پر ملائکہ صلوٰات بھیجتے ہیں اُس پر اللہ ربُ العزت رحمت نازل فرماتا ہے اور زمین وآسمان میں کوئی ایسی چیز باقی نہیں رہ جاتی جو اُس پر صلوٰات نہ بھیجے''۔

(البحار، تاریخ ابن عساکر، البرہان، اصول کافی ج۲)

گناہ گاروں کے لیے نوید

☆ ارشادِ رسُولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے کہ جو شخص اپنی حیات میں مجھ پر کثرت سے دُرود بھیجتا ہے خالقِ کائنات اُس کی موت پر تمام مخلوقات کو اُس کے لیے مغفرت طلبی کا حکم صادر فرماتا ہے۔ (نزہۃ المجالس ص۱۱۰، آبِ کوثر ص۶۹)

☆ روایت ہے کہ ساقِ عرش پر لکھا ہُوا ہے کہ جو میرا مشتاق ہو میں اُس پر رحم

کرتا ہوں، جو مجھ سے سوال کرے میں اُسے دیتا ہوں اور جو میرے حبیب (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر درُود پڑھ کر میرا قرب چاہے میں اُس کے گناہ بخش دیتا ہوں خواہ وہ سمندروں کی جھاگ کے برابر ہوں۔ (دلائل الخیرات ص ۱۳، آبِ کوثر ص ۵۷)

☆ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درُود بھیجے گا، اُس کے گناہوں کا ایک ذرہ بھی باقی نہیں رہے گا یعنی تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ (جامع الاخبار ص ۷۰ س ۱)

☆ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا کہ جو شخص مجھ پر ہر روز و شب صلوٰات بھیجتا ہے میری شفاعت اُس پر واجب ہے خواہ وہ گناہِ کبیرہ کا مرتکب ہی کیوں نہ ہو۔ (جامع الاخبار ص ۶۹، امالی الطّوسی ۲۷۰)

☆ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، "بے شک اللہ تعالیٰ اُس بندے پر رحمت کی نظر فرماتا ہے جو مجھ پر درُود پاک پڑھتا ہے اور جس پر اللہ تعالیٰ رحمت کی نظر کرے، اُسے کبھی عذاب نہیں دے گا"۔ (کشف الغمہ ص ۲۶۹ ج ۱)

☆ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے کہ مجھ پر درُود پاک پڑھنے والے کو پُل صراط پر عظیم الشان نور عطا ہوگا اور جس کو پل صراط پر نور عطا ہوگا وہ اہلِ نار میں سے نہ ہوگا۔ (دلائل الخیرات، فیضانِ سنت)

☆ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو مجھ پر درُود پاک پڑھے گا، قیامت کے

روز میں اُس کی شفاعت کروں گا۔ (القول البدیع، فیضانِ سنت)

☆ رسولِ معظّم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جبرائیل (علیہ السلام) نے مجھے خبر دی ہے کہ دُرود بھیجنے والے کے لیے ستر ہزار فرشتے مغفرت طلب کرتے ہیں اور جس کے لیے ملائکہ طالبِ مغفرت ہوں اس کا مقام وٹھکانہ جنت ہی ہے۔

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تمہاری بھیجی ہوئی صلوٰات تمہاری خطاؤں کا کفارہ بنے گی۔(كتاب: اللهم صل على محمد وعلى اله وصحبه وبارك وسلم ص ٨٩)

☆ امام رضا علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جو شخص اپنے گناہوں کو معاف کرانے کی قدرت نہیں رکھتا اُسے چاہیے کہ محمد وآلِ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر کثرت سے دُرود بھیجے کیونکہ دُرود گناہوں کو ختم کر دیتا ہے۔

(دُرود وسلام کی برکتیں ص۱۹۵، العیون، سفینۃ البحار ج۲،ص۵۰)

وقتِ اِحتضار

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا، ”جو مومن رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلوٰات بھیجتا ہے تو وقتِ اِحتضار (حالتِ نزع میں) جب انسان کا کوئی مددگار نہیں ہوتا تو پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نورِ مبارک اُس شخص کے سرہانے آتا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس کے ہونٹوں کا بوسہ لیتے ہیں۔ اُس وقت اُس شخص کی حالت ایسی ہو جاتی ہے جیسے تپتے صحرا میں شہد سے زیادہ شیریں اور

برف سے زیادہ ٹھنڈا پانی مل جائے۔ جب اُسے قبر میں اُتارا جاتا ہے تو دو فرشتے اُس کے پاس آتے ہیں اور ایسی پاکیزہ خوشبو اُن تک پہنچتی ہے کہ وہ پکار اُٹھتے ہیں کہ یہ خوشبو تو رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ہے"۔ (فضیلۃ الصلوات ص ۷)

قبر میں پہلا سوال

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ مجھ پر کثرت سے درُود بھیجو کیونکہ قبر میں سب سے پہلے میری بابت پوچھ گچھ ہوگی۔ (کتاب: اللهم صل على محمد و على اله و صحبه وبارك وسلم)

مساجد کے اوتاد

رسُولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ کچھ لوگ مساجد کے اوتاد (ایک خاص مقام و مرتبے والے اولیاء کرام) ہوتے ہیں۔ ملائکہ اُن کے ساتھ بیٹھتے ہیں، وہ کہیں چلے جائیں تو اُن کو تلاش کرتے ہیں اور اگر بیمار پڑ جائیں تو اُن کی بیمار پُرسی کرتے ہیں۔ فرشتے جب اُنہیں دیکھتے ہیں تو کہتے ہیں، "مرحبا!"۔ اگر وہ کوئی حاجت طلب کریں تو اُن کی مدد اور اعانت کرتے ہیں اور جب وہ بیٹھتے ہیں تو اُن کے قدموں سے لے کر آسمان تک اُنہیں گھیر لیتے ہیں۔ اُن فرشتوں کے ہاتھوں میں چاندی کے ورق اور سونے کے قلم ہوتے ہیں جن سے وہ درُود پڑھنے والوں کا درُود لکھتے ہیں۔ تب وہ فرشتے کہتے ہیں تم ذِکر اور درُود کی کثرت کرو اللہ تعالیٰ تم پر رحم کی کثرت کرے اور تمہیں زیادہ انعام

واکرام سے نوازے۔ جب وہ ذِکر کرتے ہیں تو اُن کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور اُن کی دُعائیں قبول کی جاتی ہیں۔ خوبصورت آنکھوں والی حوریں اُن پر جھانکتی ہیں اور اللہ تعالیٰ کی رِضا و رحمتِ خاص اُن کی طرف متوجہ ہوتی ہے جب تک کہ وہ دُنیا کے دیگر معاملات میں مشغول نہ ہو جائیں یا اُٹھ کر چلے نہ جائیں اور جب وہ چلے جاتے ہیں تو اُن کی زیارت کرنے والے فرشتے بھی اُٹھ جاتے ہیں اور ذِکر کے اور حلقے تلاش کرنے لگتے ہیں۔

(القول البدیع ص۱۱۶، سعادۃ الدارین ص۶۱، آبِ کوثر ص۴۷)

درُود اللہ تعالیٰ کی تسبیح اور سجدہ شکر ہے

☆ امام علی رضا علیہ السلام فرماتے ہیں کہ محمد و آلِ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر صلوٰات پڑھنا ایسے ہے جیسا کہ خداوند تعالیٰ کی تسبیح و تہلیل کرنا۔ (درُود و سلام کی برکتیں، العیون)

☆ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ ایک دن جبرائیل (علیہ السلام) تشریف لائے اور کہا، ''کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایسی خوشخبری دوں کہ اِس سے پہلے کسی نبی اور رسُول کو نہیں دی گئی؟'' پھر کہا، ''وہ خوشخبری یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرما رہا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت سے جو شخص آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ گرامی پر تین مرتبہ صلوٰات بھیجے گا تو خداوندِ متعال اُس کو بخش دے گا، اگر کھڑا ہے تو بیٹھنے سے پہلے اور اگر بیٹھا ہے تو کھڑے ہونے سے پہلے۔

پس وہ ذِکرِ صلوٰات میں ایسے ہی ہے جیسے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے سجدے کی حالت میں ہو''۔ (دُرود و سلام کی برکتیں ص ۱۹۳، جامع الاحادیث)

اِسمِ محمد و احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صلوٰات

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ آقا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! آپ کا اِسمِ گرامی محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور احمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کیوں ہے؟ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ''زمین کی مخلوق میری حمد و ثنا کرتی ہے اِس وجہ سے مجھے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کہا گیا ہے اور آسمان کی مخلوق زمین کی مخلوق سے بھی زیادہ میری حمد و ثنا کرتی ہے اِس وجہ سے مجھے احمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کہا گیا ہے''۔ (احقاق ج ۱۵ ص ۵۱۸، بحار ج ۳۶ ص ۹)

سیدۃ النساء علیہا السلام کے چار اعمال

صدیقہ طاہرہ معصومہ مظلومہ اُمُّ الآئمہ سیدۃ النساء فاطمۃ الزہرا علیہا السلام کا ارشاد پاک ہے کہ ایک دن میں سونے جا رہی تھی کہ رسُولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا، ''اے فاطمہ (علیہا السلام)! چار اعمال بجالانے کے بعد سویا کیجیے۔ قرآن ختم کر کے، انبیاء (علیہم السلام) کو اپنا شفیع بنا کر، مومنوں کو راضی کر کے اور حج و عمرہ کر کے''۔

میں نے عرض کیا، ''یا رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو اعمال بجا لانے کا حکم دیا ہے وہ اِتنے قلیل وقت میں کیسے ممکن ہیں؟''

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تبسم فرمایا اور کہا، ’’ تین مرتبہ سورۃ اخلاص کی تلاوت ایک ختمِ قرآن کے برابر ہے۔ جب مجھ پر اور گزشتہ انبیاء (علیہم السلام) پر صلوٰات بھیجوگی تو وہ تمہاری شفاعت کریں گے۔ جب تمام مومنین کے لیے استغفار کروگی تو وہ سب تم سے راضی ہوں گے۔اور ’’سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اللّٰہُ اَکْبَرُ‘‘ کہنا حج وعمرہ کے برابر ہے‘‘۔

(دُرود و سلام کی برکتیں، منتہی الامال، فضائل زہراء)

فراموشی سے نجات

☆ حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام نے فرمایا کہ انسان کا دِل ایک پیالے کی طرح ہے جس کے اوپر ایک طبق رکھا ہوا ہے۔ جب انسان محمد و آلِ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر درُود بھیجتا ہے تو وہ طبق ہٹا دیا جاتا ہے جس سے آدمی کا دِل منور ہو جاتا ہے۔ اگر صلوٰات نہ پڑھی جائے یا ناقص صلوٰات پڑھی جائے تو وہ طبق مضبوط ہو جاتا ہے اور دِل تاریک ہو جاتا ہے جس کے نتیجہ میں فراموشی (نسیان) لاحق ہوتی ہے۔ (دُرود و سلام کی برکتیں، تفسیر البصائر ج ۳۲ ص ۳۲۳)

☆ رسُولِ پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے کہ جب تم کسی چیز کو بھُول جاؤ تو مجھ پر درُود پڑھو، انشاء اللہ یاد آ جائے گی۔ (سعادت الدارین ص ۵۷)

☆ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص بات بھول جائے تو مجھ پر دُرود بھیجے تاکہ اُسے اُس کی بھولی ہوئی بات یاد آ جائے۔

(کتاب: اللهم صل علی محمد وعلی اله وصحبه وبارك وسلم. ص ۹۰)

تنگدستی و پریشانی سے نجات

☆ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کسی پریشانی میں مبتلا ہو تو وہ مجھ پر دُرود کی کثرت کرے کیونکہ دُرود پاک پریشانیوں اور مصیبتوں کو دُور کرتا ہے اور حاجتیں برلانے اور رزق کی فراوانی کا ذریعہ ہے۔

(دلائل الخیرات کانپوری ص۱۴، نزہتہ الناظرین ص۳۱)

☆ روایت ہے کہ ایک شخص نے دربارِ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں حاضر ہو کر تنگدستی و بدحالی کی شکایت کی تو رسُولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا، ''جب تُو اپنے گھر میں داخل ہو تو السلام علیکم کہہ چاہے کوئی گھر میں ہو یا نہ ہو۔ پھر مجھ پر یوں سلام عرض کر '' اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ '' اور ایک مرتبہ سُورۃ اخلاص پڑھ''۔ اُس شخص نے ایسا ہی کیا تو اللہ تعالیٰ نے اُس پر رزق کا دروازہ کھول دیا۔ حتیٰ کہ اس کے ہمسایوں اور رشتہ داروں کو بھی اِس رزق سے حصہ پہنچا۔ (القول البدیع ص۱۲۹، سعادت الدارین ص۶۳)

☆ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ ذِکرِ الٰہی کی کثرت کرنا اور مجھ پر دُرود

پاک پڑھنا تنگدستی کو دُور کرتا ہے۔ (القول البدیع، سعادۃ الدارین، آبِ کوثر ص ۶۴)

☆ حدیثِ نبوی ہے کہ جو شخص مجھ پر روزانہ پانچ سو بار درُود پڑھے گا وہ کبھی محتاج نہ ہوگا۔ ایک مفلوک الحال شخص نے یہ حدیثِ مبارکہ سنی تو نہایت محبت وشوق سے روزانہ پانچ سو بار درُود شریف پڑھنا شروع کر دیا۔ کچھ عرصہ بعد اللہ تعالیٰ نے اُسے غنی کر دیا اور ایسی جگہ سے رزق عطا فرمایا جہاں سے اُسے گمان تک نہ تھا۔ (تحفۃ الاخبار، آبِ کوثر)

نفاق سے حفاظت

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ جو مجھ پر ایک بار درُود پڑھتا ہے اللہ عزّوجلّ اُس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر دس بار درُود بھیجتا ہے اللہ عزّوجلّ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر سو بار درُود بھیجتا ہے اللہ عزّوجلّ اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ بندہ نفاق اور دوزخ کی آگ سے بری ہے اور قیامت کے دن اُس کو شہیدوں کے ساتھ رکھا جائے گا۔ (القول البدیع ص ۱۰۳، الترغیب والترہیب ص ۴۹۵، اوسط وصغیر طبرانی، فیضانِ سنت)

☆ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا، ''درُود دِل کو نفاق سے یوں پاک کر دیتا ہے جیسے پانی کپڑے کو پاک کر دیتا ہے''۔ (کشف الغمہ ص ۱۷۲ ج ۱، آبِ کوثر ص ۱۱۴)

☆ حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے روایت ہے کہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے

فرمایا، ”درُود کو بلند آواز سے پڑھا کرو اِس سے نفاق دُور ہوتا ہے۔“

(درُود و سلام کی برکتیں، الکافی)

پاکیزگی کا حصول

حضرت خضر علیہ السلام اور حضرت الیاس علیہ السلام سے روایت ہے کہ ہم نے رسُول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہُوئے سنا کہ جو شخص مجھ پر درُود پڑھے اللہ تعالیٰ اُس کے دِل کو یوں پاک کر دیتا ہے جیسے پانی کپڑے کو پاک کر دیتا ہے۔

(القول البدیع ص ۱۳۲، آبِ کوثر ص ۱۳۵)

اعمالِ بد سے نجات

روایت ہے کہ ایک صالح شخص نے خواب میں ایک خوفناک اور قبیح صورت دیکھی تو گھبرا کر پوچھا، ”تُو کون ہے؟“ اُس نے جواب دیا، ”تیرے اعمال“۔ صالح شخص نے پوچھا، ”تجھ سے نجات کیسے ممکن ہے؟“ اُس نے کہا، ”اللہ تعالیٰ کے حبیب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درُود پاک کی کثرت سے“۔

(سعادۃ الدارین ص ۱۲۰)

غیبت سے پناہ

حضرت الیاس علیہ السلام نے فرمایا کہ جس محفل میں یہ پڑھا جائے:

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم وَصَلَّ اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍوَّ آلِ مُحَمَّدٍ ○

(شروع اللہ کے نام سے اور درُود ہو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اُن کی آل علیہم السلام پر)

اُس محفل پر اللہ رب العزت ایک فرشتہ متعین کرتا ہے جو لوگوں کو غیبت کے عمل سے باز رکھتا ہے۔ اگر کوئی شخص کسی محفل سے اُٹھتے وقت مذکورہ درُود پڑھے تو خداوند تعالیٰ ایک فرشتے کو بھیجتا ہے جو اُس محفل کے لوگوں کو اُس شخص کی غیبت سے روکتا ہے۔ (فضیلتِ درُود ص۹۲)

ملتے اور مصافحہ کرتے وقت درُود پڑھنا

رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب دو دوست آپس میں ملتے اور مصافحہ کرتے ہیں اور درُود پاک پڑھتے ہیں تو جدا ہونے سے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ (الترغیب والترہیب، فیضانِ سنت، نزہتہ الناظرین، سعادالدارین، الزواجہ)

جنت کا خاص میوہ دار درخت

حضرت علی علیہ السلام سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جنت میں ایک خاص درخت اُگایا ہے جس کی ٹہنیاں تازہ موتیوں کی، ہر پھننگ (شاخوں کے سرے) زرِخالص کی اور پتیاں زبرجد کی ہیں۔ اس کا پھل سیب سے بڑا اور انار سے چھوٹا ہے اور مکھن سے زیادہ نرم، شہد سے زیادہ شیریں اور مُشک سے بڑھ کر خوشبودار ہے۔ یہ پھل محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کثرت سے درُود بھیجنے والوں کے سوا کسی اور کو نصیب نہ ہوگا۔

قُربتِ الٰہی کا ذریعہ

☆ امیر المومنین علی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اگر ذکرِ الٰہی کی لگن اور خیال نہ ہوتا تو میں صرف صلوٰاتِ رسُول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کو قُربتِ الٰہی کا ذریعہ بناتا کیونکہ فرمانِ الٰہی کے مطابق درُودِ رسُول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غضبِ الٰہی سے امن دلانے کا ذریعہ ہے۔(كتاب: اللهم صل على محمد وعلى اله وصحبه وبارك وسلم. ص ٩١)

اَبرِ رحمت

حضرت انس بن مالک سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ''جو شخص مجھ پر ایک بار درُود شریف پڑھے اللہ تعالیٰ اُس کی سانس سے ایک سفید بادل پیدا فرماتا ہے۔ پھر اُسے برسنے کا حکم دیتا ہے۔ جب وہ برستا ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ زمین پر برسنے والے ہر قطرے سے سونا پیدا فرماتا ہے، پہاڑ پر گرنے والے ہر قطرہ سے چاندی پیدا فرماتا ہے اور کافر پر گرنے والے ہر قطرے کی برکت سے اُس کو ایمان کی دولت عطا فرماتا ہے''۔

(فیضانِ سُنت باب فیضانِ درُود وسلام ص۱۵۲، مکاشفۃ القلوب)

☆ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے کہ جس نے مجھ پر درُود پاک پڑھا، بیشک اُس نے اپنی ذات پر رحمت کے ستر دروازے کھول لیے۔ اللہ تعالیٰ لوگوں

کے دِلوں میں اُس کی محبت ڈال دیتا ہے لہٰذا اُس کے ساتھ وہی شخص بغض رکھے گا جس کے دِل میں نفاق ہوگا۔ (کشف الغمہ ج۱ص ۱۷۱، آبِ کوثر ص ۱۱۴)

حاجت روی اور خیر و برکت

☆ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ جو مجھ پر صلوٰات کو اپنی عبادت قرار دیتا ہے اللہ اُس کی دُنیا اور آخرت کی حاجات کو پورا فرماتا ہے۔ (جلاء الافھام ص ۴۶)

☆ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ مجھ پر دُرود پڑھا کرو کہ یہ تمہارے لیے صدقہ ہے۔

☆ نبی گرامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے میری اُمت کے لیے مجھ پر دُرود پاک پڑھنے میں بہترین درجے مخصوص کر رکھے ہیں۔

☆ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ جس نے قرآن مجید پڑھا، اپنے ربِ کریم کی حمد کی اور مجھ پر دُرود پاک بھیجا تو اُس نے خیر کو اُس کے مقام سے ڈھونڈ لیا۔

(القول البدیع)

طہارتِ اعمال

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تمہارا مجھ پر دُرود پڑھنا تمہاری دُعاؤں کا محافظ ہے اور تمہارے لیے پروردگار کی رِضا کا باعث ہے اور تمہارے اعمال کی طہارت ہے۔ (سعادۃ الدارین، فیضانِ سنت)

☆ سرورِ انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ مجھ پر دُرود بھیجو کیونکہ اس میں تمہاری

طہارت و پاکیزگی کا وسیلہ مضمر ہے۔

☆ رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہر چیز کے لیے طہارت اور غسل ہے اور ایمان والوں کے دِلوں کے زنگ کی طہارت مجھ پر دُرود کا پڑھنا ہے۔

(القول البدیع ص ۱۳۵، آبِ کوثر ص ۶۸)

جبلِ قاف کی مخلوق

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ جل شانہٗ نے جبلِ قاف کے باہر ایک مخلوق پیدا کر رکھی ہے جس کی تعداد و شمار قادرِ مطلق کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ اُن کو صرف دُرود کی عبادت میں مصروف رکھا گیا ہے۔

صلوٰات اور شیر خوار بچوں کا گریہ

جناب رحمتِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب تمہارے بچے گریہ کریں تو اُنہیں مت مارو کیونکہ چار ماہ تک اُن کا گریہ ''لا الہ الا اللہ'' کا ذِکر ہوتا ہے، اِس کے بعد چار ماہ تک ''محمد و آلِ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر صلوٰات اور اگلے چار ماہ تک ماں باپ کے حق میں دُعا ہوتی ہے۔ (دُرودِ محمدی ص ۲۳۲)

دُرود اور ابلیس کی تھکن

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ''اے میری اُمت! تم مصیبت کے وقت خدا کو میرا اور میری آل (علیہم السلام) کا واسطہ دے کر سوال کرو تا کہ خدا تمہاری نصرت

کرے اور تم مشکلات پر غالب آ جاؤ۔ یاد رکھو! تم میں سے ہر ایک کے دائیں طرف ایک فرشتہ ہے جو نیکیوں کو درج کرتا ہے اور تمہارے بائیں طرف دوسرا فرشتہ ہے جو گناہوں کا اندراج کرتا ہے۔ ابلیس کی جانب سے بھی دو شیطان آدمی کو گمراہ کرنے پر مامور ہوتے ہیں۔ جب تم میں سے کوئی دِل میں وسوسہ محسوس کرے تو خدا کو یاد کرے اور کہے:

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ

وَصَلَّ اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ آلِہِ الطَّاھِرِیْنَ ○

پس جب کوئی یہ کہتا ہے تو دونوں شیطان غائب ہو جاتے ہیں اور ابلیس سے شکایت کرتے ہیں کہ اِس شخص نے ہمیں بہت تھکا دیا۔"

(بحارالانوار ج۹۴ ص۱۰، حیات القلوب ج۱)

شیطان کی ذلت وخواری

روایت ہے کہ ایک دن شفیعِ معظّم رسُولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہیں تشریف لے جا رہے تھے کہ راستے میں شیطان کو نہایت کمزوری اور لاچاری کی حالت میں ملاحظہ فرمایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُس سے پوچھا کہ وہ ایسی صورت حال سے کیوں دوچار تھا؟ کہنے لگا کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی اُمت کی چھ عادات نے مجھے ذلیل وخوار کر دیا ہے اور وہ عادات یہ ہیں:

۱) جب آپس میں ملتے ہیں تو سلام کرتے ہیں۔

۲) مصافحہ کرتے ہیں۔

۳) جب کوئی کام کرنا ہو تو انشاء اللہ کہتے ہیں۔

۴) اپنے گناہوں کی معافی مانگتے ہیں۔

۵) جیسے ہی آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا نام سنتے ہیں دُرود بھیجتے ہیں اور

٦) ہر کام کے شروع میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم پڑھتے ہیں۔

(کتب آیت اللہ دست غیب۔ دُرودوسلام کی برکتیں ص۸۸)

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ ○

آٹھواں باب

درُود پڑھنے کا طریقہ

درود شریف کو نہایت عزت و احترام اور محبت و عقیدت کے ساتھ پڑھنا چاہیے اس یقین کے ساتھ کہ ہمارا درود حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں پیش کیا جائے گا اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حاضر و ناظر ہیں اور ہمارے درُود کو بنفسِ نفیس بھی سماعت فرمایا کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تاجدارِ کائنات ہیں اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقام و مرتبہ کو پیشِ نظر رکھ کر ہدیہ صلوٰات پیش کرنا چاہیے۔ درود وسلام کی قبولیت کسی بھی طرح مشکوک نہیں لہٰذا اس کی قبولیت اور اس کے عظیم اجر کا یقینِ کامل ہونا بھی ضروری ہے۔ نامکمل درود یا صلوٰاتِ ناقص پڑھنے یا لکھنے سے قطعی اجتناب لازم ہے کیونکہ صلوٰاتِ ناقص حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ناراضگی کا سبب بن کر بجائے جزا کے سزا کا موجب بن سکتی ہے۔ ذکرِ صلوٰات میں کسی قسم کا دکھاوا یا ریاکاری نہیں ہونی چاہیے۔ ہر وقت، ہر مقام پر کثرت سے یہ ذکرِ خیر جاری رہنا چاہیے۔

☆ روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا کہ درُود کو کیسے تلاوت کیا

جائے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ

کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَاٰلِ اِبْرَاھِیْمَ ○

(مسند شافعی ج۲ص۹۷)

☆ قرآن پاک کی آیتِ مبارکہ:

"اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ط

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْماً"

کے نزول کے بعد صحابہ کرامؓ نے نبی گرامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا کہ دُرود شریف کو کس طرح سے پڑھا جائے؟ تو جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ ○

(صواعق محرقہ ص۱۴۴)

☆ ایک اور روایت کے مطابق جب آیت مبارکہ:

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ط

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْماً ○

نازل ہوئی تو صحابہ کرامؓ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا کہ دُرود کو کس

طرح پڑھا جائے؟

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَ آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْد وَ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَآلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْد○

یہ روایت کنز العمال میں کعب بن عجزہ سے بھی منقول ہے۔

(مسند شافعی ج۲ص۹۷، کنزالعمال)

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ○

نواں باب

﴿ناقص صلوٰات﴾

ناقص صلوٰات سے مراد ایسی صلوٰات ہے جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل علیہم السلام کو شامل نہ کیا گیا ہو یعنی صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دُرود بھیجنا اور آلِ رسول علیہم السلام کو اس دُرود میں شامل نہ کرنا صلوٰاتِ ناقص کہلاتا ہے۔ مثلاً محض ''صلی اللہ علیہ وسلم'' کہنے یا لکھنے پر اکتفا کرنا۔

صلوٰاتِ ناقص کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سخت غم وغصہ کا اظہار فرمایا ہے۔ اس کی وعید میں کئی احادیثِ مبارکہ روایت کی گئی ہیں جن میں سے چند ذیل میں پیش کی جارہی ہیں۔

☆ حضور نے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ پر آدھی اور ناقص صلوٰات نہ بھیجا کرو۔ صحابہ کرامؓ نے سوال کیا کہ ناقص صلوٰات کونسی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم صرف یہ کہہ کر:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ٥

''اے اللہ! دُرود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر''

رُک نہ جایا کرو بلکہ ایسے کہا کرو:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ○

"اے اللہ! درُود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی آل (علیہم السلام) پر"

(القول البدیع ص ۳۵)

☆ علامہ سید مرتضیٰ علم الہدیٰ نے کتاب "المحکم والمتشابہ تفسیر نعمانی" کے حوالے سے لکھا ہے کہ حضرت علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا، "مجھ پر دُم کٹی صلوٰات نہ بھیجا کرو بلکہ (میری) اہلبیت (علیہم السلام) کو بھی صلوٰات میں شامل کیا کرو، ان کو مجھ سے جدا مت کرو کیونکہ قیامت میں ہر نسب و حسب منقطع ہو جائے گا سوائے میرے نسب کے"۔ (شرح وفضائل صلوٰات احمد بن محمد، درُود وسلام کی برکتیں ص ۱۶۳، رسالۃ المحکم والمتشابہ ص ۱۹)

☆ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کیفیتِ صلوٰات کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ○

"بارالہا محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) و آلِ محمد (علیہم السلام) پر رحمت فرما۔"

☆ ایک صحابیؓ نے عرض کیا کہ کیا آلِ محمد (علیہم السلام) پر بھی صلوٰات بھیجیں؟ فرمایا، "ہاں! اور جو شخص میرے اور میری آل (علیہم السلام) میں جُدائی ڈالے گا وہ میری شفاعت سے محروم رہے گا"۔ (درُود وسلام کی برکتیں ص ۱۶۰، جا: ۱۵/۴۸۸ ح ۹۶)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ''جو شخص مجھ پر صلوٰات بھیجے لیکن میری آل (علیہم السلام) پر نہ بھیجے وہ کبھی بھی جنت کی خوشبو نہیں سونگھ سکے گا بلکہ اس کے راستے سے پانچ سو سال کی مسافت تک دُور ہو جائے گا''۔ (البحار ج۹۴ ص۵۶، روایہ ۲۹ باب ۲۹)

☆ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے کہ جو شخص مجھ پر صلوٰات بھیجے لیکن میری آل (علیہم السلام) پر نہ بھیجے اُس کی صلوٰات اُس کے منہ پر ماردی جاتی ہے۔

(درُود و سلام کی برکتیں ص۱۶۱، لب اللباب)

☆ حضرت واثلہ بن الاسقع سے روایت ہے کہ جب رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی و فاطمہ و حسن و حسین (علیہم السلام) کو ایک چادر کے نیچے جمع کر چکے تو فرمایا، ''اے بار الہا! یہ مجھ سے ہیں اور میں اِن سے ہوں اور اپنی صلوٰات و رحمت و مغفرت اور رضوان کو مجھ پر اور اِن پر نازل فرما جس طرح تُو نے اپنی صلوٰات و رحمت و مغفرت اور رضوان کو ابراہیم علیہ السلام اور اُن کی پاک آل علیہم السلام پر نازل فرمایا ہے''۔ (المناقب الخوارزمی ۲۵)

☆ حضرت عبداللہ بن سنان امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا، ''اے علی (علیہ السلام)! کیا آپ کو خوشخبری دوں؟'' علی علیہ السلام نے عرض کیا، ''میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر فدا ہوں، بیشک آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو خوشخبری ہی دینے والے ہیں''۔

پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ''ابھی جبرائیل (علیہ السلام) نے کہا ہے کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی اُمت میں سے جو شخص آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر صلوٰات بھیجے اور اُس صلوٰات میں آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی اہلبیت (علیہم السلام) کو شامل کرے خداوند تعالیٰ اُس کے لیے آسمان کے دروازوں کو کھول دے گا اور ملائکہ اُس پر ستر مرتبہ صلوٰات بھیجیں گے اگرچہ وہ گنہگار اور خطا کار ہی کیوں نہ ہو۔ اُس کے گناہ اِس طرح جھڑ جائیں گے جس طرح درخت کے خشک پتے جھڑ جاتے ہیں۔ اُس شخص کے لیے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ اے میرے بندے! تُو کتنا سعادت مند ہے، میرے ملائکہ تم پر ستر مرتبہ صلوٰات بھیجتے ہیں اور میں تم پر سات سو مرتبہ صلوٰات بھیجتا ہوں۔ اگر اُس صلوٰات میں اہلبیتِ رسُول (علیہم السلام) کا ذِکر نہ ہو تو اُس صلوٰات اور آسمان کے درمیان ستر حجاب حائل ہو جاتے ہیں۔ تب خداوند تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ یہ صلوٰات ہمیشہ پردے میں رہے گی اور میرے ملائکہ تیری دُعا کو اُوپر نہیں لاسکیں گے جب تک کہ تُو اس صلوٰات میں اہلبیتِ رسُول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو شامل نہ کرے''۔

(التاویل ۲/۴۶۱، البحار ۹۴ ص ۷۱ باب ۲۹ روایت ۶۵)

☆ ایک اور روایت ہے کہ ایک دن رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا، ''اے علی (علیہ السلام)! کیا تمہیں ایک خوشخبری نہ دوں؟'' علی علیہ السلام

نے عرض کیا، ''میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قربان، کیوں نہیں!''
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ''جبرائیل (علیہ السلام) ایک اچھی خبر لے کر آئے ہیں اور کہا ہے کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا جو اُمتی درُود پڑھتا ہے اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے اہلبیت (علیہم السلام) کو بھی درُود میں شامل کرتا ہے تو اُس وقت آسمان کے تمام دروازے اُس کی دُعا اور عبادت کی قبولیت کے لیے کھول دیئے جاتے ہیں۔ فرشتے اُس پر ستر مرتبہ درُود بھیجتے ہیں، اُس کے تمام گناہ اِس طرح جھڑ جاتے ہیں جیسے درخت سے خشک پتے جھڑ جاتے ہیں۔ تب خداوند تعالیٰ فرماتا ہے کہ (اے بندے) میں نے تیرا درُود قبول کیا اور پھر فرشتوں کو حکم دیتا ہے کہ اِس پر ستر مرتبہ درُود بھیجو، خود میں نے بھی اِس پر سات سو مرتبہ درُود بھیجا ہے۔ اگر وہ شخص آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر تو درُود بھیجے لیکن آپ کے اہلبیت (علیہم السلام) پر درُود نہ بھیجے تو آسمان اور اُس کی دُعا کے درمیان ستر حجاب حائل ہو جاتے ہیں اور خداوندِ متعال فرماتا ہے کہ اے بندے! میں تیری دُعا قبول نہیں کروں گا، پھر فرشتوں کو حکم دیتا ہے کہ اِس کی دُعا اُس وقت تک آسمان پر نہ لے جانا جب تک یہ اپنے درُود میں آلِ محمد (علیہم السلام) کو شامل نہ کر لے''۔ (درُود و سلام کی برکتیں، ترجمہ ثواب الاعمال ص ۳۵۰)

☆ حضرت امام حسن علیہ السلام نے فرمایا، ''اے لوگو! میں بشارت دینے والے کا

فرزند ہوں، میں اُس اہلبیت (علیہم السلام) کا ایک فرد ہوں جن سے نجاست کو دُور رکھا گیا ہے اور جنہیں پاک و پاکیزہ بنایا گیا ہے، میں اُن اہلبیت (علیہم السلام) میں سے ہوں جن پر جبرائیل (علیہ السلام) نازل ہوئے، میں اُن اہلبیت (علیہم السلام) کا فرد ہوں جن کی محبت کو واجب قرار دیا گیا ہے اور فرمایا گیا ہے:

قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى

وَمَنْ يَّقْتَرِفْ حَسَنَةً نَّزِدْلَهٗ فِيْهَا حُسْنًا ط

(اے محبوب (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اِن سے کہہ دیجئے کہ میں تم سے اِس تبلیغِ رسالت کا کوئی اَجر نہیں مانگتا سوائے اِس کے کہ میرے قرابت داروں سے موّدت رکھو اور جو شخص بھی کوئی نیکی حاصل کرے گا ہم اس کی نیکی میں اضافہ کردیں گے....) (سُورۃ شوریٰ آیت ۲۳)

اور ''وَمَنْ يَّقْتَرِفْ حَسَنَةً'' سے مراد ہماری دوستی ہے پس جب آیت مبارکہ:

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ط

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ○

نازل ہوئی تو لوگوں نے رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ یارسُول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! ہم درُود کیسے پڑھا کریں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، کہو!:

"اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ ○"

یعنی یا اللہ سلامتی بھیج محمد و آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر، پس ہر مسلمان پر واجب ہے کہ وہ ہم پر درُود بھیجے"۔ (ینابع المودۃ،ص۸)

☆ امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ ہم کس طرح سے محمد و آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درُود بھیجیں؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا، کہو:

صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَصَلَوَاتُ مَلآئِکَتِهِ وَ اَنْبِيَائِهِ وَ رُسُلِهِ وَجَمِيْعِ خَلْقِهِ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ وَّالسَّلَامُ عَلَيْهِ وَ عَلَيْهِمْ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ ○

پھر سوال کیا گیا کہ اس صلوٰات بھیجنے والے کا ثواب کیا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ اس کا ثواب یہ ہے کہ اِس کے پڑھنے والے کے گناہ اِس طرح معاف ہو جاتے ہیں گویا وہ اسی دن پیدا ہُوا ہو۔ (درُود وسلام کی برکتیں، لئالی الاخبار)

☆ حضرت عبداللہ بن سنان کہتے ہیں کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ ہمارے دوستوں میں سے کچھ لوگ آپ کے پاس آئے اور آتے ہی سوال کیا کہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کس طرح درُود وسلام بھیجیں؟ امام علیہ السلام نے فرمایا، کہو!:

"اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ ○"

(درُود وسلام کی برکتیں ص ۱۴۸)

☆ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ کسی نے فقط رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پر صلوٰات بھیجی تو میرے والد بزرگوار امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ آدھی صلوٰات نہ پڑھا کرو اور ہمارے حق پر ظلم نہ کیا کرو بلکہ یوں کہا کرو، "بار الٰہا! محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اُن کی اہلبیت علیہم السلام پر درُود و سلام نازل فرما"۔ (الکافی ج۲)

☆ حضرت امام شافعی کہتے ہیں، " اے اہلِبیتِ رسولِ خدا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) آپ کی محبت خداوندِ متعال کی طرف سے قرآن مجید میں واجب قرار دی گئی ہے اور آپ کی عظمت و بزرگی کے لیے بس یہی کافی ہے کہ جو کوئی آپ (علیہم السلام) پر درُود نہ بھیجے اُس کی نماز باطل ہے"۔ (مسند شافعی جلد۲ ص۹۷)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نامِ گرامی کے ساتھ "صلعم" لکھنے کی وعید

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نامِ گرامی کے ساتھ مکمل "صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" لکھنے کی بجائے "صلعم" یا "ؐ" لکھنا بعض علماء کرام کے نزدیک انتہائی معیوب اور گستاخانہ عمل ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ یہ حرکت نہایت قبیح ہے اور عظمتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چُرانے کی کوشش کے زمرے میں آتی ہے اور موجب سزا ہے۔ اِس کا ارتکاب کرنے والا دنیا اور آخرت میں ذلیل و خوار ہوتا ہے۔ اِس بارے میں متعدد روایات موجود ہیں جن میں سے چند ایک ذیل میں پیش کی جاتی ہیں۔

''صلعم'' کے موجد کا ہاتھ کٹ گیا

جلال الدین سیوطی فرماتے ہیں، ''پہلا شخص جس نے دُرود شریف کا اختصار ایجاد کیا، اُس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا۔ اللہ اکبر! وہ کتنا محبت بھرا دور تھا کہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا مخفف ایجاد کرنے والے کا ہاتھ ہی کاٹ دیا گیا۔ کیوں نہ ہو کہ جو صرف مال کی چوری کرتا ہے اس کا ہاتھ کاٹا جاتا ہے، اُس بدنصیب نے تو مال نہیں بلکہ عظمتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی چوری کی کوشش کی تھی (معروف کتاب فیضانِ سنت میں لکھا ہے کہ چوری کی تھی، مگر میرا عقیدہ ہے عظمتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو کوئی بھی چُرا سکتا ہے نہ گھٹا سکتا ہے لہٰذا میں نے اِس جملے کو یہاں اور اگلے بیان میں ''چوری کی کوشش'' کے الفاظ میں تبدیل کر دیا ہے۔ مؤلف) اور جس کے دِل میں عظمتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم راسخ ہے وہ بخوبی سمجھتا ہے کہ مال کی چوری سے شانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں چوری کی کوشش کرنا زیادہ سنگین جرم ہے اور مذکورہ بالا سزا پھر بھی کم ہے۔ لیکن افسوس کہ آج کل تو یہ کوشش عام ہو چُکی ہے۔ ہر کتاب، ہر رسالہ، ہر اخبار ''صلعم'' اور ''ؐ'' سے بھرے پڑے ہیں۔ اب نوبت لکھنے ہی کی حد تک نہیں رہی بلکہ لوگوں کی زبان پر بھی ''صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم'' کی بجائے ''صلعم'' ہی سنائی دینے لگا ہے۔ یاد رکھیے! ''صلعم'' ایک مہمل کلمہ

ہے۔اس کے کوئی معنیٰ نہیں بنتے۔محمد مصطفیٰ ﷺ کی سچی محبت رکھنے والے اسلامی بھائیو! جلد بازی سے کام نہ لیا کریں۔پورا ''ﷺ'' لکھنے پڑھنے کی عادت ڈالیں''۔ (فیضانِ سُنت باب فیضانِ دُرودوسلام ص۱۹۴)

ایک اہم نکتہ: حضور ﷺ کے نامِ گرامی کے ساتھ محض ''صلی اللہ علیہ وسلم'' لکھنا یا پڑھنا بھی ناکافی ہے کیونکہ یہ صلوٰاتِ ناقص کے زمرے میں آتا ہے اس لیے اِس کی بجائے پورا ''ﷺ'' لکھنا اور پڑھنا چاہیے۔

☆ روایت ہے کہ ایک کاتب، کتابت کرتے وقت نبی معظّم ﷺ کے اسمِ گرامی کے ساتھ ''صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم'' کی جگہ ''صلعم'' لکھا کرتا تھا۔ مرنے سے پہلے اُس کا ہاتھ کٹ گیا۔ (سعادۃ الدارین ص۱۳۱)

☆ ایک شخص رسول اکرم ﷺ کے نامِ مبارک کے ساتھ محض ''علیہم'' لکھا کرتا تھا۔اُس کے جسم کا ایک حصہ مفلوج ہوگیا اور وہ مر گیا۔(سعادۃ الدارین ص۱۳۱)

☆ ایک شخص حضور ﷺ کے اسمِ مبارک کے ساتھ صرف ''صلعم'' لکھتا تھا۔موت سے پہلے اُس کی زبان کاٹ دی گئی۔(سعادۃ الدارین ص۱۳۱)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ ۝

اہلبیت علیہم السلام کی خاطر جان دینے والوں پر فرشتے درُود بھیجتے ہیں

اہلبیت اطہار علیہم السلام کی محبت میں اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کرنے والے اَمر ہو جاتے ہیں۔ شہادت کے اعلیٰ ترین درجوں پر فائز ہونے والے اِن پروانوں پر فرشتے رشک کرتے ہیں اور درُود بھیجتے ہیں۔ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن حضرت علی علیہ السلام نے رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا کہ یارسُول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! کیا آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میرے بھائی عقیل سے محبت کرتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ''ہاں! میں بھی محبت کرتا ہوں اور خدا بھی اُس سے محبت کرتا ہے، اُس کے بیٹے تیرے بیٹوں کی محبت میں مارے جائیں گے، مومنین کی آنکھیں اُن پر گریہ کریں گی اور فرشتے اُن پر درُود بھیجیں گے۔ اِس کے بعد رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اِتنا روئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آنسو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سینۂ اطہر پر جاری ہو گئے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو ظلم وستم اُن پر ہوں گے میں خدا کی بارگاہ میں اُس کی شکایت کروں گا۔ (حیاتُ القلوب ج۲ ص۸۶۵)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ○

دسواں باب
دُرود کی مقدار

ابی کعب سے روایت ہے کہ میں نے دربارِ نبوّت میں عرض کیا، ’’یا رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کثرت کے ساتھ دُرود بھیجنا چاہتا ہوں تو اِس کی مقدار اپنے اوقاتِ دُعا میں سے کتنی مقرر کروں؟‘‘ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ’’جتنا تیرا جی چاہے‘‘۔ میں نے عرض کیا، ’’یا رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا ایک چوتھائی وقت مقرر کر دوں؟‘‘ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ’’تجھے اختیار ہے اور اگر تم اِس سے بڑھا دو تو تمہارے لیے بہتر ہے‘‘۔ میں نے عرض کیا، ’’یا رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا نصف وقت کر دوں؟‘‘ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ’’تجھے اختیار ہے اور اگر تم اِس سے زیادہ کر دو تو تمہارے لیے بہتر ہے‘‘۔ میں نے عرض کیا، ’’یا رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا دو تہائی وقت کر دوں؟‘‘ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ’’تجھے اختیار ہے اور اگر تم اِس سے بھی بڑھا دو تو تمہارے لیے بہتر ہے‘‘۔ میں نے عرض کیا، ’’یا رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! پھر میں تمام وقت کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دُرود بھیجنے کے لیے وقف کرتا ہوں‘‘۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ’’اِس صورت میں تیرے تمام کام سنور جائیں گے اور تیرے سب گناہ

بھی معاف کر دیئے جائیں گے‘‘۔ (الترمذی، الذواجر، مشکوٰۃ ص ۸۶)

☆ ایک اور روایت کے مطابق کسی نے رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ یارسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ! یہ فرمائیں کہ اگر میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذاتِ بابرکات پر درُود پاک ہی کو اپنا وظیفہ بنالوں تو میرے لیے کیسا رہے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ اگر تُو ایسا کرے تو اللہ تعالیٰ دُنیا اور آخرت کے تیرے تمام معاملات کی کفالت کرے گا۔ (القول البدیع، آبِ کوثر ص ۳۷)

☆ عامر بن ربیعہ سے مروی ہے کہ میں نے رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو خطبہ کے درمیان یہ فرماتے ہوئے سنا کہ بندہ جب تک مجھ پر درُود پڑھتا رہتا ہے اللہ تعالیٰ کے فرشتے اُس پر رحمتیں نازل کرتے رہتے ہیں۔ اب تمہاری مرضی ہے کہ تم مجھ پر درُود کم پڑھو یا زیادہ۔ (القول البدیع ص ۱۱۴، آبِ کوثر ص ۵۱)

کثرت سے درُود بھیجنے کا اَجر

☆ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن حوضِ کوثر پر کچھ گروہ وارد ہوں گے جن کو میں اُن کے درُود کی کثرت کی وجہ سے پہچانتا ہوں گا۔

(کشف الغمہ ص ۲۷۱، شفا شریف ص ۶۷، القول البدیع ص ۱۳۲)

☆ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا،’’ اے لوگو! بیشک تم میں سے قیامت کے دن قیامت کی ہولناکیوں اور اُس کی دشوار گزار گھاٹیوں سے جلد از جلد

نجات پانے والا وہ شخص ہوگا جس نے دُنیا میں مجھ پر کثرت سے درُود بھیجا ہوگا''۔ (القول البدیع ص ۱۲۱، آبِ کوثر ص ۴۱)

☆ حضرت عائشہ روایت کرتی ہیں کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ''جس شخص کو یہ بات پسند ہو کہ جب وہ دربارِ الٰہی میں حاضر ہو تو اللہ تعالیٰ اُس پر راضی ہو، اُسے چاہیے کہ مجھ پر درُود کی کثرت کرے''۔

(سعادت الدارین، آبِ کوثر ص ۵۳)

☆ جبرائیل علیہ السلام نے حضرت سید الابرار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ خبر دی کہ اللہ جل شانہ' نے خاص آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے ایک ایسا قُبہ تیار کر رکھا ہے جس کی چوڑائی تین سو برس کی مسافت کے برابر ہے اور جس کو شرف و کرامت کی ہواؤں نے معمور کر رکھا ہے۔ اُس قُبہ میں کسی کا داخلہ نہیں ہوسکتا، ہاں مگر وہ داخل ہو پائیں گے جنہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کثرت سے صلوٰات پڑھی ہوگی۔

(نزہۃ المجالس ص ۱۱۱، آبِ کوثر ص ۶۹، منازل الانوار)

☆ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارا درُود پاک پڑھنا قیامت کے دن پُل صراط کے اندھیرے میں تمہارے لیے نور ہوگا اور جو شخص یہ چاہے کہ قیامت کے دن اُسے اجر کا پیمانہ بھر بھر کر دیا جائے، اُسے چاہیے کہ وہ مجھ پر درُود کی کثرت کرے۔ (سعادۃ الدارین، فیضانِ سنت)

☆ روایت ہے کہ قیامت کے روز اللہ عزوجل (درود وسلام پڑھنے اور لکھنے والے) محدثینِ کرام اور علماء دِین کو اُٹھائے گا اور جب وہ دربارِ الٰہی میں حاضر ہوں گے تو اللہ عزوجل اُن سے فرمائے گا کہ تم عرصہ دراز تک میرے حبیب (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر دُرود پاک بھیجتے رہے تھے پھر فرشتوں سے فرمائے گا کہ اے فرشتو! اِن کو جنت میں لے جاؤ۔ (سعادۃ الدارین، فیضانِ سنت)

☆ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تین قسم کے لوگ روزِ حساب وکتاب عرشِ الٰہی کے سایہ تلے ہوں گے، اُس دن سوائے سایہ عرش کے اور کوئی سایہ نہ ہوگا:

(۱) جو میری اُمت کے کسی غمگین شخص کا غم دُور کریں۔

(۲) جو میری سُنت وطریقہ کو رواج دیں۔

(۳) جو مجھ پر کثرت سے دُرود بھیجنے کو عزیز رکھیں۔

☆ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

(۱) طاعون کی مدافعت کثرتِ دُرود سے ہوتی ہے۔

(۲) یومِ قیامت کی تشنگی سے وہ محفوظ رہے گا جو کثرتِ دُرود کا عادی ہوگا۔

(۳) جس قدر تمہارے دُرود کی کثرت ہوگی اُس قدر جنت کی حوریں تمہیں حاصل ہوں گی۔ (کتاب: اللھم صل علی محمد وعلی الہ وصحبہ وبارك وسلم ص ۸۹)

کثرتِ دُرود کی تعریف

کثرتِ دُرود سے کیا مراد ہے؟ یا دُرود شریف کی کم سے کم کتنی تعداد کثرت کے زمرے میں آتی ہے؟ اِس سلسلے میں مختلف روایات موجود ہیں۔

☆ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ روشن رات اور روشن دن میں مجھ پر کثرت سے صلوٰات پڑھا کرو۔ پوچھا گیا کہ کثرت سے کیا مراد ہے؟ فرمایا کہ ایک سو مرتبہ، اگر زیادہ ہو تو یہ افضل و بہتر ہے۔ (دُرود و سلام کی برکتیں۔ رسالۃ الصلوٰات الشہید ثانی)

☆ شیخ عبدالحق محدث دہلوی صاحب نے کثرتِ درود کی تعریف میں لکھا ہے کہ روزانہ ایک ہزار بار، ورنہ کم ازکم پانچ سو بار۔ بعض بزرگوں نے روزانہ تین سو بار اور بعض نے نمازِ فجر اور عصر کے بعد دو دو سو بار اور کچھ سوتے وقت بھی پڑھنے کی تاکید کی ہے۔ (فیضانِ سنت: باب فیضانِ درود وسلام ص ۱۶۳)

☆ علامہ محمد یوسف بن اسماعیل اپنی کتاب افضل الصلوٰات علیٰ سید السادات میں بیان فرماتے ہیں کہ عبدالوہاب شعرانی نے کشف الغمہ میں بیان کیا ہے کہ بعض علماء کرام کے نزدیک سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بکثرت دُرود شریف کی کم ازکم تعداد سات سو بار دن میں اور سات سو بار رات میں، روزانہ ہے۔

(فیضانِ سنت: باب فیضانِ درود وسلام ص ۱۶۴)

☆ علامہ محمد یوسف بن اسماعیل کہتے ہیں کہ ایک اور بزرگ کا بیان ہے کہ روزانہ کم از کم ساڑھے تین سو بار دن میں اور ساڑھے تین سو بار رات میں صلوات پڑھنا، کثرتِ صلوات میں آتا ہے۔ (فیضانِ سنت: باب فیضانِ درود وسلام ص ۱۶۴)

☆ کچھ بزرگ دس ہزار بار روزانہ اور بعض چالیس ہزار بار روزانہ دُرود شریف پڑھا کرتے تھے۔ (فیضانِ سنت: باب فیضانِ درود وسلام ص ۱۶۵)

ایک ہزار بار دُرود بھیجنے کا اَجر

حضرت انس سے روایت ہے کہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا، ''جو مجھ پر روزانہ ہزار بار دُرود بھیجے گا، اُس وقت تک فوت نہیں ہوگا جب تک وہ جنت میں اپنا گھر نہیں دیکھ لیتا''۔ (القول البدیع ص ۱۲۶، جلاالافہام ص ۲۷، الترغیب والترہیب ص ۵۰۱)

ایک سو بار دُرود بھیجنے کا اَجر

امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا، '' جو شخص محمد و آلِ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) پر ایک سو مرتبہ صلوٰات بھیجے گا خداوندِ متعال اُس کی ایک سو حاجات پوری فرمائے گا''۔

(درود وسلام کی برکتیں ص ۲۲۲، کتاب: علی بن ابی طالب علیہ السلام)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ ○

پچاس بار درُود بھیجنے کا اَجر

جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا فرمانِ مبارک ہے کہ جو شخص مجھ پر دن بھر میں پچاس بار درُود پاک پڑھے گا قیامت کے دن میں اُس سے مصافحہ کروں گا۔ (القول البدیع، فیضانِ سنت)

دس بار درُود بھیجنے کا اَجر

☆ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا فرمان ہے کہ جس نے مجھ پر دس بار درُود و سلام بھیجا گویا اُس نے ایک غلام آزاد کیا۔ (سعادت الدارین ص ۷۹، آبِ کوثر ص ۱۱۱)

☆ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشادِ مبارک ہے کہ جو شخص مجھ پر دن میں دس مرتبہ صلوٰات بھیجتا ہے خدا تعالیٰ اُس کے چالیس سال کے گناہ معاف فرما دیتا ہے۔ (مصباح الانوار ص ۲۳۹، المسند ص ۲۷۲، الصواعق المحرقہ ص ۲۳۱، القول البدیع ص ۳۶، صحیح مسلم)

تین بار درُود بھیجنے کا اَجر

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا، ”جو شخص شب و روز تین تین بار ہماری محبت کے شوق میں ہم پر صلوٰات بھیجے گا تو خداوند تعالیٰ اُس کے اُس دن کے گناہ بخش دے گا“۔ (القول البدیع ص ۱۱۷، الترغیب والترہیب ص ۲۰۵)

ایک بار درُود بھیجنے کا اَجر

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنے

والا آیا اور عرض کیا کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا جو اُمتی آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر ایک بار دُرود پڑھے اللہ تعالیٰ اِس کے بدلے اُس کے لیے دس نیکیاں لکھ دیتا ہے، اُس کے دس گناہ مٹا دیتا ہے، اُس کے دس درجے بلند کرتا ہے اور اُس درُود پاک کی مثل اُس پر رحمت بھیجتا ہے۔ (جامع صغیر ج ۱ ص ۷، آبِ کوثر ص ۳۸)

☆ ابوطلحہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ابھی میرے پاس جبرائیل (علیہ السلام) یہ پیغام لے کر آئے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے محبوب (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! اگر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا کوئی اُمتی آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر ایک بار درُود بھیجے تو میں اور میرے فرشتے اُس پر دس رحمتیں بھیجیں گے، میں اُس کے دس گناہ مٹا دوں گا اور اُس کے لیے دس نیکیاں لکھ دوں گا اور جو ایک مرتبہ سلام بھیجے تو میں اُس پر دس بار سلام بھیجوں گا، لہٰذا آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اپنی اُمت کو یہ خوشخبری سُنا دیں اور ساتھ یہ بھی فرما دیں کہ اے میری اُمت اب تمہاری مرضی، تم درود پاک کم پڑھو یا زیادہ۔ (القول البدیع ص ۱۰۹)

☆ رسُولِ اکرم شفیعِ معظّم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو مجھ پر ایک مرتبہ درُود پاک پڑھتا ہے، اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے اور اُس کے اعمال نامہ میں دس نیکیاں لکھتا ہے۔ (ترمذی ص ۶۴ ج ۱، آبِ کوثر ص ۳۱)

☆ رسول گرامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ''جو بندہ مجھ پر ایک مرتبہ درُود پڑھتا ہے

اللہ عزوجل اُس پر دس مرتبہ رحمت نازل فرماتا ہے اب بندے کی مرضی ہے وہ کم پڑھے یا زیادہ"۔ (القول البدیع، فیضانِ سنت)

☆ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو مجھ پر ایک مرتبہ درُود پڑھتا ہے، اللہ عزوجل اُس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے، اُس کے دس گناہ مٹاتا ہے اور دس درجات بلند فرماتا ہے۔ (فیضانِ سنت، آبِ کوثر ص ۳۲، مشکوٰۃ، دلائل الخیرات، تفسیر مظہری)

☆ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے کہ جو مجھ پر ایک مرتبہ درُود پاک پڑھتا ہے اللہ عزوجل اُس کے لیے دس نیکیاں لکھ دیتا ہے، دس گناہ معاف فرما دیتا ہے اور دس درجات بلند فرماتا ہے اور یہ دس غلام آزاد کرنے کے برابر ہے۔

(الترغیب والترہیب، فیضانِ سنت)

☆ رسُولِ اکرم نورِ مجسم شفیعِ معظّم رحمتِ دو عالم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ پر درُود پڑھو کیونکہ مجھ پر درُود پڑھنا تمہارے گناہوں کا کفارہ ہے اور تمہارے باطن کی طہارت ہے اور جو مجھ پر ایک بار درُود پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ (القول البدیع ص ۱۰۳، آبِ کوثر ص ۳۹)

☆ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ پاک ہے کہ جو مجھ پر ایک مرتبہ صلوٰات بھیجتا ہے خداوندِ متعال اُس شخص کے موکلین کو حکم دیتا ہے کہ تین دن تک اُس کا کوئی گناہ نہ لکھیں۔ (درُود و سلام کی برکتیں ص ۱۷۲، ج۱۵/ ۴۴۸ ح ۸۵، البحار ۹۴/ ۵۴/ ح ۲۶)

☆ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ دُرود بھیجے گا تو اُس کے گناہوں کا ایک ذرہ بھی باقی نہیں رہ جائے گا۔ (جامع الاخبار ص ۷۰ س ۱)

☆ امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام سے مروی ہے کہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے بروز جمعہ مجھ پر ایک بار دُرود بھیجا وہ قیامت کے دن ایک ایسے نور کی معیّت میں اُٹھے گا کہ اگر یہ نور ساری مخلوق میں بانٹ دیا جائے تو سب کو مناسب حصہ ملے گا۔ (کتاب: اللھم صل علی محمد و علی الہ و صحبہ وبارك وسلم)

☆ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ صلوٰات بھیجے گا روزِ قیامت خداوند تعالیٰ اُس کے سر سے ایک نور کو خلق فرمائے گا۔ اِسی طرح اُس کے دائیں طرف سے، بائیں طرف سے، اُوپر سے اور نیچے سے بھی نور کو خلق فرمائے گا بلکہ اُس کے تمام اعضاء سے نور ہی نور پیدا فرمائے گا۔

(دُرود وسلام کی برکتیں ص ۱۷۸، اربعین مخطوط ح ۵ جا ۱۵)

☆ امیر المومنین علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسُولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے مجھ پر ایک بار دُرود بھیجا اللہ تعالیٰ اُس کے نامۂ اعمال میں ایک قیراط ثواب لکھ دیتا ہے اور ایک قیراط اُحد کے پہاڑ جیسا عظیم اور وزنی ہوتا ہے۔ (القول البدیع ص ۱۱۸، آبِ کوثر ص ۶۸)

☆ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو شخص مجھ پر ایک بار صلوٰات بھیجتا ہے

خداوند متعال اُس کے لیے خیر و عافیت کا دروازہ کھول دیتا ہے۔ (جامع الاخبار)

☆ حضرت علی علیہ السلام روایت کرتے ہیں کہ رسُولِ گرامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے اسلام لانے کے بعد بیتُ اللہ کا حج کیا اور حج کے بعد غزوہ میں شرکت کی اللہ عزوجل اُس کے غزوہ کا ثواب چار سو حج کے ثواب کے برابر عطا فرماتا ہے۔ یہ سُن کر کمزور اور سن رسیدہ صحابہ کرام کے دِلوں پر رنج و غم کا پہاڑ ٹوٹ پڑا کہ وائے حسرتا! جوانی باقی نہ رہی، حج تو بجا لا سکتے ہیں لیکن شرکتِ غزوہ کی تاب و طاقت نہیں، ہم لوگ تو اس عظیم کارِ ثواب سے محروم رہ گئے۔ تب اَرحم الرَّاحمین نے جبرائیل علیہ السلام کو حکم دیا کہ یہ خوشخبری لے کر میرے محبوب (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے پاس جلد پہنچو کہ جو شخص بھی آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر محبت و عقیدت کے ساتھ ایک بار دُرود پڑھے گا، میں اُس ایک دُرود کے ثواب کو ایسے چار سو غزوات کے ثواب کے برابر کر دوں گا جس کا ہر ایک غزوہ چار سو بار حجِ بیت اللہ کا ثواب رکھتا ہے۔ (القول البدیع فی الصلاۃ علی الشفیع)

با آواز بلند دُرود پڑھنا

☆ ایک خدا رسیدہ بزرگ فرماتے ہیں کہ میرا ایک پڑوسی تھا جو کثرتِ گناہ سے اپنے نفس پر زیادتی کرنے والا تھا۔ میں اُس کو وقتاً فوقتاً پند و نصیحت کرتا تھا کہ وہ اِن بیہودگیوں سے باز آجائے لیکن وہ سنتا ہی نہیں تھا۔ اُس کی

وفات کے بعد میں نے خواب میں اُسے جنت میں چہل قدمی کرتے ہوئے دیکھا۔ میں نے دریافت کیا کہ تم کو یہ رفعت و منزلت کیسے حاصل ہوئی؟ کہنے لگا کہ ایک بار میں ایک درسِ حدیث میں حاضر ہُوا تھا جہاں سنا کہ جو شخص صلوٰاتُ الرّسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بلند آواز میں پڑھتا ہے اُس کے حق میں جنت واجب ہو جاتی ہے۔ یہ سُن کر میں نے اپنی آواز کو صلوٰاتُ الرُّسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بلند کیا اور پوری جماعت نے میرا ساتھ دیتے ہوئے صلوٰاتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں آواز بلند کی چنانچہ ہماری ساری جماعت کی اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے مغفرت فرما دی جس کے ثبوت کے طور پر آپ میرا یہ مقام و مرتبہ ملاحظہ کر رہے ہیں۔ (کتاب: اللھم صل علی محمد و علی اله و صحبه وبارك وسلم، ص٦٧)

☆ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ درُود کو بلند آواز میں پڑھا کرو اِس سے نفاق دور ہوتا ہے۔ (الکافی)

عجلت میں درُود پاک پڑھنا

ابولمواہب شاذلی لکھتے ہیں میں نے ہزار بار درُود پاک پڑھنا تھا اس لیے جلدی جلدی پڑھنا شروع کر دیا۔ مجھے (خواب میں) رسُولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، "تجھے معلوم نہیں جلد بازی شیطان کی طرف سے ہوتی ہے؟" پھر فرمایا، "آہستگی اور ترتیب سے یوں پڑھو:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِ نَا مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ○

ہاں اگر وقت قلیل ہو تو پھر جلدی پڑھنے میں حرج نہیں''۔ پھر فرمایا کہ یہ جو میں نے تجھ سے کہا ہے کہ ٹھہر ٹھہر کر پڑھ، یہ افضل ہے ورنہ تُو جیسے بھی پڑھے درُود تو درُود ہی ہے اور بہتر ہے جب بھی تُو درُود پڑھنا شروع کرے تو اوّل آخر درُودِ تامہ پڑھ لے خواہ ایک بار ہی سہی اور درُودِ تامہ یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِ نَا مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا اِبْرَاهِیْمَ ○ وَ بَارِك عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا اِبْرَاهِیْمَ فِی الْعٰلَمِیْنَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ
اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُه‘○

(سعادت الدارین ص ۱۳۲، آبِ کوثر ص ۱۹۸)

نمازِ ظہر اور عصر کے درمیان درُود پڑھنا

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ نمازِ ظہر اور عصر کے درمیان محمد و آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درُود بھیجنے کا ثواب ستر ۷۰ رکعت نماز کے ثواب کے برابر ہے۔ (درُود و سلام کی برکتیں ص ۲۴۱، سفینۃ البحار)

پنجگانہ نمازوں کے بعد درود پڑھنا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنی پنجگانہ نمازوں کے بعد مجھ پر اور میری آل (علیہم السلام) پر دس مرتبہ دُرود بھیجے گا روزِ محشر اُسے میرے نزدیک جگہ دی جائے گی، وہ مجھے دیکھے گا اور میں اُسے دیکھوں گا اور اُس کا چہرہ چودھویں کے چاند کی مانند روشن ہو جائے گا''۔ (دُرود و سلام کی برکتیں، شرح و فضائل صلوٰات ص ۸۵)

بروزِ جمعرات و جمعہ صلوٰات پڑھنا

☆ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب جمعرات کا دن آتا ہے تو اللہ تعالیٰ زمین پر فرشتے نازل فرماتا ہے جن کے پاس چاندی کے کاغذ اور سونے کے قلم ہوتے ہیں اور وہ جمعرات اور جمعہ کی رات کو مجھ پر زیادہ سے زیادہ دُرود بھیجنے والوں کے نام لکھتے ہیں۔ (سعادۃ الدارین ص ۵۷)

☆ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جب جمعرات کا دن آتا ہے تو عصر کے وقت اللہ تعالیٰ زمین پر فرشتے نازل کرتا ہے۔ اُن کے پاس چاندی کے ورق اور سونے کے قلم ہوتے ہیں۔ وہ جمعہ کے دن غروبِ آفتاب تک زمین پر رہتے ہیں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دُرود پاک بھیجنے والوں کا دُرود لکھتے ہیں۔

(سعادت الدارین ص ۸۹، القول البدیع ص ۱۹۵، آبِ کوثر ص ۱۲۰)

☆ پاک پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے کہ شبِ جمعہ (یعنی جمعرات اور جمعہ کی

درمیانی شب) اور روزِ جمعہ دُرود شریف کی کثرت کیا کرو، کیونکہ جو ایسا کرے گا قیامت کے روز میں اُس کا شفیع اور گواہ بنوں گا۔ (جامع صغیر، فیضانِ سنت)

☆ مروی ہے کہ جمعہ کا دن تمام دنوں میں سے ایک بہترین دن ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام بھی اِسی دن خلق کیے گئے تھے۔ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اِس دن مجھ پر بہت زیادہ صلوٰات بھیجا کرو کیونکہ تمہاری صلوٰات میرے سامنے پیش کی جاتی ہے۔ (دُرود و سلام کی برکتیں ص ۴۸، تفسیر نمونہ ج ۱۸ ص ۱۲۳)

☆ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے کہ جو شخص جمعہ کی رات اور جمعہ کے دن ایک سو مرتبہ صلوٰات بھیجے گا خداوندِ متعال اُس کے اَسّی ۸۰ سال کے گناہ معاف فرمادے گا۔ (البحار)

☆ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص روزِ جمعہ مجھ پر ایک سو مرتبہ صلوٰات بھیجے گا خداوند تعالیٰ اُس کے لیے ایک فرشتہ کو خلق فرمائے گا جو ہمیشہ اُس کے ساتھ رہے گا۔ حتیٰ کہ قبر میں بھی ایک رفیق کی طرح اُس کی راہنمائی کرے گا۔ (دُرود و سلام کی برکتیں ص ۲۲۳)

☆ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ خداوندِ متعال ہفتہ کے دنوں کو ایسی شکل و صورت میں میدانِ حشر میں لائے گا کہ لوگ اُنہیں پہچان سکیں گے۔ جمعہ کا دن باقی ایام کے سامنے ایک خوبصورت دُلہن کی طرح

نظر آئے گا جو شوہر کے گھر جاتی اور چلتی پھرتی ہے۔ پھر وہ جنت کے دروازے پر آ کر ٹھہر جائے گا، بقیہ ایام اُس کے پیچھے پیچھے ہوں گے۔ جس نے جمعہ کے دن کم از کم سو مرتبہ صلوٰات بھیجی ہو گی تو وہ دن اُس کی شفاعت کرے گا۔ (ربیع الاسابیع ص ۶۵)

☆ امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ''جس نے بروز جمعہ مجھ پر ایک بار درود بھیجا وہ قیامت کے دن ایک ایسے نور کی معیّت میں اُٹھے گا کہ اگر یہ نور ساری مخلوق میں بانٹ دیا جائے تو سب کے لیے کافی ہو گا''۔ (دلائل الخیرات کانپوری ص ۱۲، آبِ کوثر ص ۸۰)

یہ روایت یوں بھی بیان کی گئی ہے کہ فرمانِ رسولِ گرامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے کہ جو شخص روزِ جمعہ مجھ پر سو بار درود پاک پڑھے گا، جب وہ قیامت کے روز آئے گا تو اُس کے ساتھ ایک ایسا نور ہو گا جو ساری مخلوق میں تقسیم کر دیا جائے تو سب کی کفالت کرے۔ (دلائل الخیرات، فیضانِ سنت باب فیضانِ درود و سلام)

☆ مولا علی علیہ السلام نے فرمایا کہ کچھ نوری فرشتے ایسے ہیں جو صرف جمعہ کی رات اور جمعہ کے دن زمین پر اُترتے ہیں۔ اُن کے ہاتھوں میں سونے کے قلم، چاندی کی دواتیں اور نور کے اوراق ہوتے ہیں۔ وہ فرشتے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک بھیجنے والوں کا درود لکھنے کے لیے ہی مخصوص ہوتے

ہیں۔ (سعادت الدارین ص۶۱، آبِ کوثر ص۸۱)

☆ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ پر جمعہ کے دن کثرت سے صلوٰات بھیجا کرو۔ جو شخص مجھ پر زیادہ صلوٰات بھیجے گا وہ میرے زیادہ قریب ہوگا اور جو شخص جمعہ کے دن مجھ پر ایک سو مرتبہ صلوٰات بھیجے گا جب وہ روزِ قیامت میرے پاس آئے گا تو اُس کے چہرے پر نور ہوگا۔ (دُرود وسلام کی برکتیں ص۲۲۴، جاء)

☆ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ روشن رات اور روشن دن (شبِ جمعہ اور روزِ جمعہ) کو مجھ پر کثرت سے صلوٰات پڑھا کرو۔ پوچھا گیا کہ کثرت سے کیا مراد ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ایک سو مرتبہ اور اگر اس سے زیادہ ہو تو یہ افضل و بہتر ہے۔

(دُرود وسلام کی برکتیں۔ رسالۃ الصلوٰات الشہید ثانی)

☆ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ کی چمکتی دمکتی رات اور جمعہ کے روشن دن میں مجھ پر کثرت سے دُرود شریف پڑھو کیونکہ تمہارا دُرود پاک مجھے پیش کیا جاتا ہے۔ (جامع صغیر، فیضانِ سنت باب فیضانِ دُرود وسلام)

☆ انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص شبِ جمعہ اور روزِ جمعہ ایک سو مرتبہ صلوٰات بھیجے گا خداوند تعالیٰ اُس کی ایک سو حاجات بَرلائے گا، ستر دنیا میں اور تیس آخرت میں پوری ہوں گی۔ (جاء)

☆ حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ مجھ پر جمعہ کے دن دُرود پاک کی کثرت کرو کیونکہ یہ یومِ مشھود ہے۔ اِس دن فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور بیشک تم میں سے کوئی شخص جب دُرود پڑھتا ہے تو اُس کے دُرود پاک پڑھ کر فارغ ہونے سے پہلے اُس کا دُرود میرے پاس پہنچ جاتا ہے۔ (جامع صغیر ص ۵۴ ج ۱، آبِ کوثر ص ۷۷)

☆ سیّد المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں کہ جمعہ کی رات اور جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے دُرود بھیجو کیونکہ دُوسرے دنوں میں تمہارا دُرود ملائکہ مجھ تک پہنچاتے ہیں لیکن جمعہ کی رات اور جمعہ کے دن دُرود کو میں بذاتِ خود اپنے کانوں سے سنتا ہوں۔ (کتاب: اللھم صل علی محمد و علی اله و صحبه و بارك و سلم، تنبیهُ الغافلین)

☆ روایت ہے کہ ایک بندۂ خدا کو خواب میں نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت کا شرف حاصل ہُوا تو عرض کیا، ''یارسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! کسی نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی یہ حدیثِ مبارکہ بیان کی ہے کہ جو شخص بروزِ جمعہ سو بار دُرود پاک پڑھے تو اُس کے اَسّی سال کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں''۔ حضور (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) فرمایا، ''اُس نے سچ کہا''۔ (نزہۃ المجالس ص ۱۱۳، آبِ کوثر ص ۱۷۶)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ ○

بروزِ ہفتہ صلوٰات پڑھنا

☆ رسُولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ ہفتہ کے دن مجھ پر درُود کی کثرت کیا کرو کیونکہ یہود اِس دن میرے خلاف بدگوئیاں کرتے ہیں۔ پس جس نے ہفتہ کے دن مجھ پر درُود بھیجا اُس نے اپنے نفس کو جہنم سے چھڑا لیا اور اُس کے لیے بروزِ قیامت میری شفاعت لازم ہے۔

(كتاب: اللهم صل على محمد و على اله و صحبه و بارك و سلم)

بروزِ اتوار صلوٰات پڑھنا

☆ رسُولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا، ”بروزِ اتوار تم پر رُومیوں کی مخالفت کرنا لازم ہے“۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا، ”یا رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! ہم کس طرح کی مخالفت کریں؟“ فرمایا، ”وہ لوگ اتوار کو گرجے میں جا کر غیر اللہ کی عبادت کرتے ہیں، مجھ پر سبّ و شتم کرتے ہیں اور میرے خلاف بدگوئیاں کرتے ہیں۔ اگر تم اتوار کی صبح نماز کے بعد بیٹھ جاؤ گے اور طلوعِ آفتاب کے بعد دو رکعت یا جتنی طاقت اللہ تم کو عطا فرمائے نماز پڑھ کر مجھ پر سات بار درُود بھیجو، پھر اپنے، اپنے والدین اور مومنین کے لیے دُعائے مغفرت کرو تو اللہ تمہاری اور تمہارے والدین کی مغفرت فرمائے گا، اُس وقت تمہاری دُعا مُستجاب ہو گی اور جو بھی کارِ خیر کے لیے مانگو گے پاؤ گے“۔ (الملاذ والاعتصام)

درُود پاک لکھنا

☆ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص کسی کتاب میں مجھ پر صلوٰات لکھے تو جب تک اُس کتاب میں میرا نام رہے گا ملائکہ اُس شخص پر صلوٰات بھیجتے رہیں گے۔ (سفینۃ البحار، سعادت الدارین ص ۸۳، آبِ کوثر ص ۶۴)

☆ سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ پاک ہے کہ جس شخص نے کوئی عِلم کی بات لکھی اور اِس کے ساتھ مجھ پر درُود لکھا تو جب تک وہ کتاب پڑھی جائے گی اُس شخص کو ثواب ملتا رہے گا۔ (سعادۃ الدارین ص ۸۳، آبِ کوثر ص ۶۵، فیضانِ سنت)

☆ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عالی شان ہے کہ جس نے اپنی تحریر میں میرے نام کے بعد درُود لکھا تو ملائکہ اُس کی مغفرت طلب کرتے رہیں گے جب تک اُس کاغذ و کتاب میں وہ درُود رہے گا۔

(کتاب: اللهم صل على محمد وعلى اله وصحبه وبارك وسلم. ص ۹۱)

☆ فرمانِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے کہ جس نے کتاب میں مجھ پر درُود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اُس میں رہے گا فرشتے اُس کے لیے استغفار کرتے رہیں گے۔ (سعادۃ الدارین، فیضانِ سنت)

☆ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس کتاب میں میرا نام ہو اور اُس کو

پڑھنے والا مجھ پر دُرود بھیجے تو جب تک کتاب میں میرا نام رہے گا فرشتے اُس شخص کے لیے استغفار کرتے رہیں گے۔ (دُرودوسلام کی برکتیں، سفینۃ البحار)

☆ روایت ہے کہ ایک بزرگ فضل کندی کے مرنے کے بعد کچھ لوگوں نے انہیں خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ مرنے کے بعد آپ پر کیا گذری؟ انہوں نے جواب دیا کہ خداوندِ عالم نے مجھے اس عمل کی وجہ سے بخش دیا اور بلند مرتبہ عطا کیا جو کہ میں اپنی درمیانی اُنگلی اور انگوٹھے کی مدد سے انجام دیتا تھا۔ لوگوں نے پوچھا کہ وہ کونسا عمل تھا؟ کہنے لگے کہ میں ''صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّم'' کثرت سے لکھا کرتا تھا۔ (شرح وفضائل صلوٰات)

☆ ایک اور کاتبِ صلوٰات کے بارے میں روایت ہے کہ جب کسی نے خواب میں اُسے دیکھا اور مغفرت کے بارے میں استفسار کیا تو اُس نے جواب دیا کہ میرے تمام گناہوں کو اُس صلوٰات کے برابر میزان پر رکھا گیا جو میں نے اپنی زندگی میں لکھی تھی۔ میزان کا وہ پلہ وزنی پایا گیا جس میں صلوٰات کو رکھا گیا تھا چنانچہ مجھے بخش دیا گیا۔ (شرح وفضائل صلوٰات)

☆ ایک عالمِ اہلِ سنت سے منقول ہے کہ میں نے شیخ حسن غیتہ کے مرنے کے بعد اُنہیں خواب میں دیکھا کہ اُن کی انگلیوں پر آبِ زر یا اسی طرح کی کسی سنہری چیز سے کچھ لکھا ہوا ہے۔ میں نے پوچھا کہ آپکی انگلیوں پر یہ ملیخ و

ظریف چیز جو نظر آ رہی ہے، کیا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا کہ یہ صلہ ہے میرے اُس عمل کا جو میں اپنی حیات میں انجام دیا کرتا تھا۔ میں نے پوچھا کہ وہ عمل کیا تھا؟ کہنے لگے کہ میں احادیث شریف لکھتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسمِ مبارک کے ساتھ "صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" لکھتا تھا۔ (جلا الافہام ص ۲۴۶)

☆ بصرہ میں ایک آدمی حدیثِ پاک لکھا کرتا تھا اور قصداً حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسمِ گرامی کے ساتھ درُود پاک نہیں لکھتا تھا۔ اُس کے دائیں ہاتھ کو آکلہ کی بیماری لگ گئی اور آخر کار وہ اُسی کے درد سے مر گیا۔ (سعادۃ الدارین ص ۱۳۱)

شرح وفضائلِ صلوٰات میں یہ روایت اس طرح بیان کی گئی ہے کہ بصرہ میں ایک شخص احادیث لکھا کرتا تھا لیکن جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسمِ مبارک آتا تو عمداً صلوٰات نہیں لکھتا تھا۔ کچھ دنوں کے بعد اُس کی انگلیوں میں زخم نکل آئے اور پوری انگلیاں گل سڑ کر گر گئیں۔ (شرح وفضائل صلوٰات)

☆ روایت ہے کہ ایک متقی و پرہیزگار اور صوم وصلواۃ کا پابند شخص احادیثِ مبارکہ لکھا کرتا تھا۔ اُس کا بیان ہے کہ میں احادیث لکھتے وقت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسمِ گرامی کے ساتھ صلوٰات نہیں لکھتا تھا۔ ایک شب میں نے خواب میں دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرما ہیں اور چہرۂ مبارک سے غیظ وغضب عیاں ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ

تم میرا نام لکھتے وقت مجھ پر صلوٰات کیوں نہیں لکھتے؟ میں اس خواب سے خوفزدہ ہُوا اور فیصلہ کرلیا کہ آئندہ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے اسمِ گرامی کے ساتھ صلوٰات لکھنے میں کوتاہی نہیں کروں گا۔ چنانچہ اس کے بعد میں نے ہمیشہ آپ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے نامِ گرامی کے آگے ''صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم'' لکھا۔ ایک مدت کے بعد میں نے پھر آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کو خواب میں دیکھا۔ آپ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے میری طرف لطف وکرم کی نظر سے دیکھا اور فرمایا کہ مجھے جب بھی یاد کرو یا جب بھی تمہارے سامنے میرا ذکر ہو مجھ پر صلوٰات بھیجتے رہو اور میرا نام کہیں لکھو تو اس کے آگے لکھو ''صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم''۔ (جلا الافہام ص ۲۴۶)

روایت ہے کہ رسالہ احادیث کی کتابت کرنے والا ایک کاتب اُس رسالے میں جہاں بھی حضور صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کا نامِ مبارک لکھتا اُس کے آگے لکھتا ''صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کثیراً کثیراً''۔ اُس سے ''کثیراً کثیراً'' لکھنے کی وجہ پوچھی گئی تو کہا کہ میں اپنی کم سنی میں جب بھی حدیث لکھتا اور اُس میں آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کا اسمِ مبارک آجاتا تو آپ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے نامِ گرامی کے ساتھ صلوٰات لکھنے اور پڑھنے میں کوتاہی کرتا۔ یہاں تک کہ ایک شب خواب میں حضور صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے سلام عرض کیا لیکن آپ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے میری طرف سے رُخِ انور پھیرلیا۔ اِس طرح تین بار ہوا۔ میں نے چوتھی بار عرض

کیا کہ میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر فدا ہوں غلام سے کون سی خطا سرزد ہوئی ہے جو غلام جوابِ سلام کے لائق نہیں ٹھہرا اور رُوئے مبارک کی زیارت سے محروم ہُوا؟ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ”وجہ یہ ہے کہ جب تم میرا ذکر کرتے ہو تو نہ مجھ پر صلوٰات بھیجتے ہو نہ لکھتے ہو“۔ چنانچہ اُس وقت سے میرا معمول ہے کہ جب میں احادیث لکھتا ہوں تو اِسی طرح لکھتا ہوں۔

(شرح وفضائل صلوٰات)

دُرود شریف لکھنا واجب ہے

اہلِ سنت کے ایک عالمِ دِین مولانا امجد علی اعظمی صاحب اپنی کتاب بہارِ شریعت کے تیسرے حصے میں لکھتے ہیں، ”جب سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مقدس نام لکھے تو دُرود پاک ضرور لکھے کہ بعض علماء کے نزدیک اِس وقت دُرود لکھنا واجب ہے“۔ (فیضانِ سُنت: باب فیضانِ دُرودسلام ص۱۹۲)

بیاضِ دُرود

کہتے ہیں لکھنوء میں ایک کاتب تھا جس نے ایک بیاض بنا رکھی تھی۔ اُس کی عادت تھی کہ ہر صبح کتابت شروع کرنے سے پہلے اُس بیاض میں دُرود پاک لکھتا تھا۔ جب اُس کا آخری وقت آیا تو اگلی زندگی کے بارے میں سوچ سوچ کر پریشان ہونے لگا۔ اتنے میں ایک مجذوب شخص اُدھر آ نکلا اور اُسے

کہنے لگا کہ بابا! کیوں گھبراتے ہو! تمہاری وہ بیاض سرکارِ مدینہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی بارگاہ میں پیش ہے اور اس پر ''صاد'' بن رہے ہیں (دستخط ہو رہے ہیں)۔

(زادالسعید، آبِ کوثر)

مجالسِ ذِکر وصلوٰات

☆ رسُولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کچھ فرشتے سیاحت پر مامور ہیں۔ جب وہ ایسی جگہ سے گزرتے ہیں جہاں ذِکر کی محفل ہو رہی ہو تو ایک دوسرے سے کہتے ہیں کہ بیٹھو! بیٹھو!۔ اور جب ذِکر کرنے والے دُعا مانگتے ہیں تو وہ فرشتے آمین کہتے ہیں اور جب وہ مجھ پر دُرود بھیجتے ہیں تو وہ فرشتے بھی ساتھ ساتھ دُرود بھیجتے ہیں اور جب وہ محفل سے فارغ ہوتے ہیں تو وہ فرشتے ایک دوسرے سے کہتے ہیں کہ اِن لوگوں کے لیے خوشخبری ہے کہ یہ اپنے گھروں کو بخشے ہوئے جا رہے ہیں۔

(القول البدیع ص ۱۱۷، آبِ کوثر ص ۱۷)

☆ رحمتِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کچھ فرشتے مقرر ہیں جو ذِکر کے حلقے تلاش کرتے رہتے ہیں۔ جونہی وہ ایسے کسی حلقہ پر آتے ہیں تو اہلِ ذکر کو گھیر لیتے ہیں۔ پھر اپنے ایک گروہ کو قاصد بنا کر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے دربار میں بھیجتے ہیں۔ وہ فرشتے اللہ ربُ العزت سے عرض کرتے

ہیں کہ ہم تیرے کچھ ایسے بندوں کے پاس گئے جو تیرے اکرام کی تعظیم کرتے ہیں، تیری کتاب پڑھتے ہیں، تیرے نبی کریم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دُرود بھیجتے ہیں اور تجھ سے اپنی آخرت اور دُنیا کے لیے دُعا کرتے ہیں۔ اِس پر اللہ کریم فرماتا ہے کہ اُن کو میری رحمت سے ڈھانپ دو۔ فرشتے عرض کرتے ہیں کہ پروردگار! اُن میں ایک شخص ایسا بھی ہے جو بہت گنہگار ہے، وہ کسی اور کام سے وہاں آیا تھا۔ اللہ کریم فرماتا ہے کہ اُس کو بھی میری رحمت سے ڈھانپ دو کہ یہ آپس میں مل بیٹھ کر ذکر کرنے والے ایسے لوگ ہیں کہ ان کے پاس بیٹھنے والا کوئی بھی شخص بدنصیب نہیں رہتا۔ (سعادۃ الدارین ص ٦١)

☆ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ''اپنی مجالس ومحافل کو صلوٰات کے ذِکر سے مزین ومنور کرو کیونکہ تمہارا دُرود پڑھنا قیامت کے دن تمہارے لیے نور ہوگا''۔ (جامع صغیر ج ٢ ص ٣٩، الدرالمنثور)

☆ بعض صحابہ کرامؓ نے فرمایا کہ جس مجلس میں سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دُرود پاک پڑھا جاتا ہے اُس مجلس سے ایک نہایت پاکیزہ خوشبو اُٹھتی ہے جو آسمانوں کی بُلندیوں تک جاتی ہے۔ اُس پاکیزہ خوشبو کو جب فرشتے محسوس کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ زمین پر کسی مجلس میں رسُولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دُرود پڑھا جا رہا ہے۔ (دلائل الخیرات ص ١٣، سعادۃ الدارین ص ١٤٣)

گیارہواں باب

﴿ترکِ صلوٰات کی مذمت اور وعیدِ شدید﴾

☆ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ''کوئی بھی قوم کسی جگہ پر جمع ہو جائے اور ذکرِ خداوندِ متعال نہ کرے اور اپنے نبی گرامی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر صلوٰات نہ بھیجے تو اُن کا جمع ہونا اُن کے لیے مصیبت اور افسردگی کا سبب ہوگا''۔ (درُود وسلام کی برکتیں ص ۱۸۳، الکافی)

☆ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ پاک ہے کہ اگر کوئی قوم ایک جگہ پر جمع ہو اور اُس مجلس میں مجھ پر صلوٰات بھیجے بغیر چلی جائے تو ایسے ہے جیسے کسی میّت کو برہنہ چھوڑ کر چلی جائے۔

(درُود وسلام کی برکتیں ص ۱۸۳، الحدیث السادس والعشرون، امالی الطّوسی، البحار، سنن ترمزی، الکافی)

☆ حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ''اگر کوئی قوم کہیں جمع ہو اور پھر بغیر ذِکرِ الٰہی اور مجھ پر صلوٰات بھیجنے کے اُٹھ جائیں تو وہ یوں اُٹھے جیسے بدبودار مردار کھا کر اُٹھے ہوں''۔ (القول البدیع)

☆ حضرت جابرؓ سے یہ روایت یوں بھی بیان کی گئی ہے کہ رسُول اللہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ''اگر کسی قوم کے لوگ کہیں جمع ہوں اور بغیر ذِکرِ الٰہی اور مجھ پر صلوٰات بھیجے جُدا ہو جائیں تو وہ ایسے ہیں کہ جیسے جمع ہی نہیں ہوئے مگر جب اُٹھے تو مردار کی طرح تھے''۔ (دُرودوسلام کی برکتیں ص۱۸۳، البیہقی فی شعب، الایمان)

☆ ''احیاء العلوم'' میں محمد بن محمد الغزالی کہتے ہیں کہ فرمانِ محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے کہ مسلمانوں کی وہ محفل جس میں ذِکرِ خدا اور محبوبِ خدا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر صلوٰات نہ ہو، بروزِ قیامت اُس محفل والوں کے لیے بڑی حسرت و محرومی کا باعث بنے گی۔ (احیاء علوم الدین)

☆ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی قوم کہیں جمع ہو اور اپنی مجلس میں اللہ کا ذِکر نہ کرے اور اپنے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر صلوٰات نہ بھیجے تو خداوندِ متعال اُن پر یہ حق رکھتا ہے کہ اُنہیں عذاب دے یا بخش دے کیونکہ اُنہوں نے باطل کا راستہ اختیار کیا۔ (دُرودوسلام کی برکتیں ص۱۸۴، البحار، سنن ترمذی)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو لوگ کسی مجلس میں بیٹھتے ہیں اور اُس میں مجھ پر دُرود پاک نہیں پڑھتے تو وہ اگر جنت میں داخل ہو بھی گئے تو (دُرود کی) جزا کو دیکھ کر اُن پر حسرت طاری ہو جائے گی۔ (القول البدیع)

☆ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ اور مجھ پر صلوٰات بھیجا کرو، جس وقت اور جس حالت میں بھی تم مجھ پر صلوٰات بھیجتے ہو

وہ مجھ تک پہنچ جاتی ہے۔ (دُرودوسلام کی برکتیں ص ۱۸۳، البجار، سنن ترمذی)

☆ نبی معظم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا فرمان ہے کہ جبرائیل (علیہ السلام) نے مجھے خبر دی ہے کہ جس کے سامنے میرا نام آیا اور اُس نے بغیر کسی عذر و مجبوری کے مجھ پر درُود نہیں پڑھا تو سمجھ لو وہ جہنم میں داخل ہو چکا۔

☆ رسُولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ میرا نام سن کر جس نے دُرود نہیں بھیجا وہ مجھ سے ہے نہ میں اُس سے ہوں، یعنی میرے اور اُس کے مابین کوئی تعلق نہیں۔ نہ تو میں اُس کا رسُول ہوں اور نہ وہ میری اُمت ہی میں داخل ہے۔

(کتاب: اللھم صل علی محمد وعلی الہ وصحبہ وبارك وسلم. ص ۹۱)

☆ حضرت ابنِ عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی گرامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ جس کے سامنے میرا نام آیا اور وہ درُود پڑھنا بھول گیا تو (گویا کہ) وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔ (القول البدیع ص ۱٤٥، آبِ کوثر ص ۸۸)

☆ روایت ہے کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ جس نے مجھ پر دُرود پاک نہ پڑھا اُس کا کوئی دِین نہیں ہے۔ بروایتے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایک جگہ یہ بھی فرمایا کہ اُس کا وضو نہیں ہے۔ (کشف الغمہ ص ۲۷۲، آبِ کوثر ص ۱۱۵)

☆ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا اِرشاد ہے کہ جو شخص مجھ پر صلوٰات بھیجے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا اور جو مجھ پر صلوٰات نہیں بھیجے گا میرا

اُس سے کوئی تعلق نہیں ہوگا۔ (دُرود و سلام کی برکتیں ص ۲۰۳، اربعین مخطوط)

☆ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا فرمان ہے کہ یہ مجھ پر سراسر ظلم و جفا ہے کہ میرا نام کسی کان میں آئے اور درُود نہ پڑھا جائے۔ (القول البدیع ص ۱۴۷)

☆ حضرت جابرؓ بن عبداللہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ اگر کسی نے میرا نام لیا اور مجھ پر صلوٰات نہیں بھیجی تو بیشک وہ بدبخت ہے۔ (جامعہ الاخبار ص ۶۹)

☆ حضرت جابرؓ بن عبداللہ یہ بھی روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ جس کے پاس میرا ذِکر ہُوا اور اُس نے مجھ پر صلوٰات نہیں بھیجی تو بیشک وہ بدبخت ہے۔ (القول البدیع ص ۱۴۵)

☆ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا، ''لوگوں میں ظالم ترین شخص وہ ہے جس کے سامنے میرا ذِکر ہو اور وہ مجھ پر صلوٰات نہ بھیجے''۔ (اصول کافی)

☆ نبی گرامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا، ''قیامت میں اگر کسی شخص کے پاس دُنیا کی تمام نیکیاں ہوں مگر اُن میں میرے اُوپر صلوٰات شامل نہ ہو تو اُس کی تمام نیکیوں کو اُس کے منھ پر مار دیا جائے گا یعنی اُس کی کوئی نیکی قبول نہیں کی جائے گی''۔ (دُرود و سلام کی برکتیں، اربعین، مخطوط)

☆ امام حسن علیہ السّلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا، ''کسی

قوم (کی بدبختی) کے لیے یہ بخل کافی ہے کہ اُن کے سامنے میرا نام لیا جائے اور وہ مجھ پر صلوٰات نہ بھیجیں''۔ (درُودوسلام کی برکتیں ص ۱۶۶، درمنشور)

☆ امام حسین علیہ السلام سے نقل ہے کہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ''جس کے سامنے میرا نام لیا جائے اور وہ مجھ پر صلوٰات نہ بھیجے تو وہ بخیل ہے''۔

(درُودوسلام کی برکتیں ص ۱۶۶، احمد والترمذی)

☆ حضرت انس سے روایت ہے کہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ''میں تمہیں بتاؤں کہ بخیلوں میں سب سے بڑا بخیل اور لوگوں میں عاجز ترین شخص کون ہے؟'' پھر فرمایا، ''ایسا شخص جس کے پاس میرا ذِکر ہو اور وہ مجھ پر درُود نہ بھیجے''۔ (القول البدیع ص ۱۴۷، آبِ کوثر ص ۹۳)

☆ امام باقر علیہ السلام روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس کے سامنے میرا نام لیا جائے اور وہ صلوٰات نہ پڑھے تو خداوند تعالیٰ اُس کو نہیں بخشے گا اور وہ رحمتِ الٰہی سے دُور ہو جائے گا۔ (امالی الصدوق ص ۳۶)

☆ حضرت عبداللہ بن جراد سے مروی ہے کہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''جس کے سامنے میرا ذِکر ہو اور اُس نے مجھ پر درُود نہ پڑھا تو وہ دوزخی ہے''۔ (القول البدیع ص ۱۴۶، آبِ کوثر ص ۹۴)

☆ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بہت

زیادہ صلوٰات بھیجا کرو کیونکہ جو شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایک مرتبہ صلوٰات بھیجتا ہے تو خداوندِ متعال اُس پر ایک ہزار بار صلوٰات بھیجتا ہے۔ صف بستہ فرشتے اور خداوند تعالیٰ کی تمام مخلوق، جس میں کوئی شے باقی نہیں رہ جاتی، اُس پر صلوٰات بھیجتی ہے۔ اِتنے اَجر وثواب کے باوجود اگر کوئی صلوٰات کو ترک کرے تو درحقیقت اُس جیسا نادان اور متکبر شخص کوئی اور نہ ہوگا اور ایسے شخص سے خدا تعالیٰ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اُن کی اہلبیت علیہم السلام بیزاری کا اظہار کرتے ہیں۔ (الکافی ج۲ص۴۹۲)

☆ حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام سے روایت ہے کہ خداوندِ متعال نے حصرت موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا کہ بنی اسرائیل میری عبادت اور بندگی (ترک کرنے) کی وجہ سے ذلیل وخوار نہیں ہوئے بلکہ اُنہوں نے محمد وآلِ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر درُود کو فراموش کردیا اس لیے سُستی سے دوچار ہوگئے۔

(تفسیر امام حسن عسکری علیہ السلام، چاپ قدیم ص۹۹، چاپ جدید ص۲۴۸)

☆ رسُولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہر با مقصد کام جو بغیر ذِکرِ الٰہی اور درُود کے شروع کیا جائے بے برکت اور خیر سے کٹا ہُوا ہے۔ (مطالع المسرات ص۶)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے، ''جس بستی والے روزانہ مجھ پر سو بار بھی درُود پاک نہ پڑھیں اُس بستی سے بھاگ جاؤ کیونکہ اُس پر عذاب

آنے والا ہے‘‘۔ (تذکرۃ الواعظین)

☆ حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسُولِ معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ’’اے ابوذر! کیا میں تم لوگوں کو بتاؤں کہ انسانوں میں سب سے زیادہ بخیل ترین شخص کون ہے؟‘‘ مجلس میں موجود صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بیک آواز پکار اُٹھے، ’’یا رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ضرور بتا دیجیے‘‘۔ مقصودِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ’’دُنیا میں سب سے زیادہ بخیل وہ شخص ہے جو میرا نام آنے پر دُرود زبان پر نہیں لاتا‘‘۔ (كتاب: اللهم صل على محمد وعلى اله وصحبه وبارك وسلم)

☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پر جلوہ افروز ہو رہے تھے۔ پہلی سیڑھی پر قدم رنجہ فرمایا تو ارشاد ہُوا، ’’آمین‘‘، دوسری سیڑھی پر پاؤں مبارک رکھا تو دوبارہ کہا، ’’آمین‘‘۔ تیسری سیڑھی پر پہنچے تو پھر فرمایا، ’’آمین‘‘۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے تین بار ’’آمین‘‘ کہنے کا سبب دریافت کیا تو فرمایا، ’’جب میں نے پہلی سیڑھی پر قدم رکھا تو جبرائیل (علیہ السلام) حاضر ہوئے اور کہا کہ بدبخت ہے وہ شخص جس نے ماہِ رمضان پایا پھر یہ مہینہ نکل گیا اور وہ بخشا نہ گیا۔ میں نے کہا، ’’آمین‘‘۔ دوسری سیڑھی پر پہنچا تو جبرائیل (علیہ السلام) نے کہا کہ بدبخت ہے وہ شخص جس نے اپنی زندگی میں والدین کو یا دونوں میں سے کسی ایک کو پایا اور (اُن کی نافرمانی کے باعث یا خدمت نہ

کرنے کی وجہ سے) جنت میں نہ پہنچا۔ میں نے کہا، ’’آمین‘‘۔ تیسری سیڑھی پر اُس نے کہا کہ بدبخت ہے وہ جس کے پاس آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا ذِکرِ مبارک ہُوا اور اُس نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر درُود نہ پڑھا، تو میں نے کہا، ’’آمین‘‘۔ (القول البدیع، آبِ کوثر)

☆ علامہ ابنِ حجر ’’الزواجر عن اقتراف الکبائر‘‘ میں لکھتے ہیں کہ کبیرہ گناہوں کی تعداد ساٹھ ہے اور ان تمام کبائر کے درمیان سب سے اشد ترین کبیرہ گناہ، باعثِ کائنات حضرت محمد النبی الاُمیّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام سن کر درُود شریف نہ پڑھنا ہے۔ (كتاب: اللهم صل على محمد وعلى اله وصحبه وبارك وسلم. ص ۴۹)

☆ روایت ہے کہ ایک شخص جب کبھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذِکرِ پاک سنتا تو درُود شریف پڑھنے میں بخل کرتا۔ اُس کی زبان گونگی ہوگئی اور آنکھوں کی بینائی بھی جاتی رہی۔ آخرکار حمام کی نالی میں گر کر پیاسا مر گیا۔ (سعادۃ الدارین ص ۱۴۴)

محرومِ دیدارِ رُخِ انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

☆ ایک شب مسجدِ نبوی میں رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نمازِ شب ادا کر رہے تھے اور حضرت عائشہ اپنے حجرہ میں سلطانِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پھٹے ہُوئے کرتہ کی سلائی کر رہی تھیں۔ اچانک ہوا کا جھونکا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کرتہ مبارک پر تصدق ہونے چلا آیا اور حجرہ میں جلتا ہُوا چراغ بجھ گیا۔ ساتھ ہی حضرت عائشہ کے

ہاتھ سے سُوئی گر گئی۔ بہت تلاش کیا مگر سُوئی نہ ملی۔ اِتنے میں نورِ مجسم شفیعِ معظم رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نمازِ تہجد سے فارغ ہو کر اُن کے حجرہ کی طرف تشریف لائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسے ہی اندر داخل ہوئے چہرۂ انور کے عکس سے حجرہ اِس قدر منور ہو گیا کہ حضرت عائشہ نے زمین پر گری ہوئی سُوئی دیکھ لی اور حیرت و مسرت سے بولیں، ''مرحبا صد مرحبا! آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا چہرہ کیسا منور ہے کہ جس کے نور سے اندھیرے میں گری ہوئی سُوئی بھی نظر آ گئی''۔ یہ سُن کر سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آبدیدہ ہو گئے اور فرمانے لگے، ''اے عائشہ! بہت حسرت اور افسوس ہے اُس پر جو اِس چہرۂ منور کو بروزِ محشر نہ دیکھ پائے''۔ حضرت عائشہ نے دریافت کیا، ''یا رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اُس دن کون (بدبخت) آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی زیارت سے محروم رہے گا؟'' ارشاد ہُوا، ''جو بخیل ہوگا''۔ عرض کیا، ''بخیل کون ہے؟'' فرمایا، ''بخیل وہ ہے جو میرا نام سُن کر مجھ پر درُود نہیں بھیجتا''۔ (القول البدیع ص ۱۴۷، نزہۃ الناظرین ص ۳۱، آبِ کوثر ص ۹۶)

☆ حضرت عائشہ سے ہی روایت ہے کہ رسُولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تین اشخاص میری زیارت سے محروم رہیں گے۔ ایک وہ جو والدین کا نافرمان ہو، دوسرا وہ جو میری سنت کا تارک ہو اور تیسرا وہ جس کے سامنے میرا ذِکر ہُوا اور اُس نے مجھ پر درُود نہ بھیجا۔ (القول البدیع ص ۱۵۱، آبِ کوثر ص ۹۱)

دُرود سے غافل شخص کا انجام

روایت ہے کہ ایک خدا رسیدہ بزرگ نے ایک ایسے شخص کو یمن میں دیکھا جو اندھا، گونگا، اپاہج اور برص کا مریض تھا۔ اُس کے متعلق لوگوں نے بتایا کہ یہ شخص پیدائشی اندھا، گونگا اور اپاہج نہیں تھا بلکہ یہ تو بڑی سُریلی اور ہوش رُبا آواز کا مالک تھا۔ جب یہ کلامِ پاک کی تلاوت کرتا تو سُننے والے جھوم اُٹھتے تھے۔ ایک دن اِس نے آیت مبارکہ:

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ط
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ○

کی تلاوت کی لیکن دُرود شریف پڑھنے سے لاپرواہی اور غفلت برتی، بس اُس دن کے بعد وہ اِن تمام مصیبتوں میں مبتلا ہو گیا۔ (نزہۃ المجالس ص ۱۰۴)

بغیر دُرود کے نماز باطل ہے

☆ امام جعفر صادق علیہ السّلام نے فرمایا کہ جو نماز پڑھے اور جان بوجھ کر محمد و آل محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر دُرود نہ بھیجے تو اُس کی نماز، نماز نہیں رہتی۔ (دُرود و سلام کی برکتیں)

☆ حضرت ابنِ مسعود سے روایت ہے کہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ

جوکوئی نماز میں میرے اور میری آل (علیہم السلام) پر صلوٰات نہیں بھیجے گا اُس کی نماز قبول نہیں ہوگی۔ (درُود و سلام کی برکتیں ص۲۱۶، الصواعق الحرقہ)

☆ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جو شخص نماز میں رسُولِ گرامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اُن کی آلِ پاک علیہم السلام پر صلوٰات نہیں بھیجتا وہ جان لے کہ اُس کی نماز کامل نہیں۔ (درُود و سلام کی برکتیں ص۲۱۶، رشفتہ الصادی)

☆ حضرت امام شافعی کہتے ہیں، "اے اہلبیتِ رسولِ خدا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تمہاری محبت خداوندِ متعال کی طرف سے قرآن مجید میں واجب قرار دی گئی ہے اور تمہاری عظمت و بزرگی کے لیے بس یہی کافی ہے کہ جو کوئی آپ (علیہم السلام) پر درُود نہ بھیجے اُس کی نماز باطل ہے"۔ (مسند شافعی جلد۲ ص۹۷)

☆ سعد ساعدی سے روایت ہے کہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کوئی نماز میں درُود نہ پڑھے اُس کی نماز ہی نہیں ہے۔ (درُود و سلام کی برکتیں، المستدرک، البحار)

بغیر درُود کے دُعا موقوف ہے

☆ سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ مبارک ہے کہ تمہارا مجھ پر درُود پڑھنا تمہاری دُعاؤں کا محافظ ہے اور تمہارے لیے رب تعالیٰ کی رضا اور تمہارے اعمال کی طہارت ہے۔ (سعادت الدارین ص۶۸، آبِ کوثر ص۶۱)

☆ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ پاک ہے کہ صلوٰات کے بغیر دُعا رَد ہو جاتی ہے۔ (درُود و سلام کی برکتیں ص ۱۸۸)

☆ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ کوئی دُعا ایسی نہیں ہے کہ اُس کے اور آسمان کے درمیان پردہ حائل نہ ہو جب تک کہ مجھ پر اور میری آل پر درُود نہ بھیجا جائے۔ درُود پڑھنے سے وہ پردہ ہٹ جاتا ہے اور دُعا عرش کی طرف چلی جاتی ہے، درُود نہ پڑھنے سے دُعا واپس لوٹ جاتی ہے۔ (البحار، کتاب الفردوس)

☆ امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ''دُعا خداوند تعالیٰ سے اُس وقت تک پردے میں رہتی ہے جب تک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اُن کی اہلبیت علیہم السلام پر درُود نہ بھیجا جائے''۔ (درُود و سلام کی برکتیں)

☆ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا کہ خود اللہ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلوٰات بھیجی اور تمام مخلوق و ملائکہ کو بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درُود بھیجنے کا حکم دیا، پس جو شخص بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیاتِ پاک میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درُود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اُسے ہر درُود کے بدلے دس نیکیاں اور دس گُنا اجر عطا فرماتا ہے اور جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درُود بھیجتا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس درود کو سماعت فرماتے ہیں اور اُس کا جواب عطا کرتے ہیں کیونکہ خدا نے ہر حاجت مند کی دُعا کی قبولیت کو پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درُود

بھیجنے پر موقوف کیا ہے۔ (لمعات الانوار ص ۳۳، حیات القلوب ج ۲ باب ۹ ص ۱۹۳، بحار الانوار)

☆ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد میں جلوہ افروز تھے کہ ایک نمازی نے نماز سے فارغ ہو کر دُعا مانگی، ''یا اللہ! مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما''۔ یہ سُن کر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ''اے نمازی! تُو نے جلد بازی سے کام لیا، سُن! جب تُو نماز پڑھ لے تو بیٹھ کر پہلے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے شایانِ شان اُس کی حمد وثنا بیان کیا پھر مجھ پر درُود پاک پڑھ کر دُعا مانگا کر''۔

پھر ایک اور نمازی آیا۔ اُس نے نماز پڑھ کر اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کی، پھر درُود پاک پڑھا تو سرکارِ دوجہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ''اے نمازی! تُو دُعا مانگ، تیری دُعا قبول ہوگی''۔ (روایت الترمذی، ابوداؤد و نسائی و مشکوٰۃ)

☆ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا، ''جب بھی خدا سے اپنی حاجات طلب کرنا چاہو تو پہلے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی حمد وثنا کرو، پھر محمد وآلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درُود بھیجو پھر خدا سے اپنی حاجات طلب کرو''۔

(عدۃ الداعی ص ۱۲۰، مرقاۃ ص ۳۴۴)

☆ سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ''ہر دُعا روک لی جاتی ہے تاوقتیکہ مجھ پر درُود نہ پڑھا جائے''۔ (سعادت الدارین ص ۷۳، آبِ کوثر ص ۱۱۰)

☆ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص دُعا کرتا ہے لیکن

جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلوٰات نہیں بھیجتا تو اُس کی دُعا اُس کے سر پر چکر لگاتی رہتی ہے جب تک کہ وہ صلوٰات نہیں بھیجتا۔ (اصول کافی)

☆ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم اللہ تعالیٰ سے دُعا مانگو تو پہلے درُود پڑھو کیونکہ اُس کے کرم سے یہ بات بعید ہے کہ اُس سے دو دُعائیں مانگی جائیں تو وہ ایک کو قبول کرلے اور دُوسری کو ردّ کر دے۔ (نزہتہ المجالس ص ۱۰۸ ج ۱)

☆ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جس کو خداوندِ متعال سے کوئی حاجت طلب کرنی ہو اُسے چاہیے کہ وہ اپنی دُعا کو صلوٰاتِ محمد و آلِ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے شروع کرے پھر اپنی حاجت طلب کرے اور صلوٰاتِ محمد و آلِ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر دُعا کو ختم کرے۔ جس دُعا کے اوّل اور آخر کو اللہ تعالیٰ قبول فرمالے اُس کے وسط میں موجود دُعا کبھی ردّ نہیں ہوسکتی۔ (الکافی)

☆ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جو دُعا صلوٰاتِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شروع ہو وہ مقبول ہے کیونکہ یہ ممکن نہیں کہ خداوند تعالیٰ کچھ دُعا کو قبول کرے اور کچھ کو ردّ کردے۔ (درُود و سلام کی برکتیں، امالی الشیخ طوسی)

☆ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام، رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ جو شخص ایک مرتبہ کہے:

يَا رَبِّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ

(یا رَب درُود بھیج محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آلِ محمد علیہم السلام پر)

تو خداوندِ متعال اُس کی ایک سو حاجات کو پورا فرمائے گا جس میں سے تیس اِس دنیا میں اور بقیہ آخرت میں پوری ہوں گی۔ (درُود و سلام کی برکتیں، اصول کافی)

☆ایک شخص نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ میں قرآن مجید کی آیتِ مبارکہ ''مجھے پکارو تا کہ تمہاری دُعائیں قبول کروں'' کے مفہوم تک باوجود تحقیق کے نہیں پہنچ پایا، میں خدا کو پکارتا ہوں لیکن میری دُعائیں مستجاب نہیں ہوتیں۔ آپ نے فرمایا کہ کیا تم گمان کرتے ہو کہ خدا نے (معاذ اللہ) اپنے وعدے کی خلاف ورزی کی؟ اس شخص نے عرض کیا کہ نہیں۔ آپ نے پوچھا، ''تو اِس کی کیا وجہ ہے؟'' اُس نے کہا کہ مجھے معلوم نہیں۔ آپ نے فرمایا کہ میں تمہیں آگاہ کررہا ہوں کہ اگر کوئی شخص دُعا کرنے میں خدا کے حکم کی اطاعت کرے اور جہتِ دُعا کا خیال رکھے تو خداوندِ متعال دُعا کو مستجاب فرماتا ہے۔ اُس شخص نے دریافت کیا کہ جہتِ دُعا کیا ہے؟ آپ (علیہ السلام) نے فرمایا کہ پہلے خدا کی حمد وثنا کرو اُس کی نعمتوں کو یاد کرو اور اُس کا شکر ادا کرو، پھر محمد و آلِ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر درُود بھیجو اِس کے بعد اپنے گناہوں کو یاد کرو، اُن کا اعتراف کرو اور اُن سے خدا کی پناہ مانگو، یہ جہتِ دُعا ہے۔ (صواعق المحرقہ باب ۱۱ ص ۱۴۹)

☆ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ جب لوگ قبروں سے نکلیں گے تو سب سے پہلے میں (اپنے روضہ اطہر سے) باہر آؤں گا اور جب وہ جمع ہوں گے تو میں اُن کی قیادت کروں گا اور جب سب خاموش ہو جائیں گے تو میں اُن سے خطاب کروں گا اور جب وہ حساب کے لیے پیش ہوں گے تو میں اُن کی شفاعت کروں گا اور جب سب نا اُمید ہو جائیں گے تو میں اُن کو خوشخبری سناؤں گا، کرامت کا جھنڈا اُس دن میرے ہاتھ میں ہوگا، جنت کی چابیاں میرے پاس ہوں گی، میری عزت دربارِ الٰہی میں سب بنی آدم سے زیادہ ہوگی اور میں فخر سے نہیں کہتا کہ میرے گرداگرد ہزاروں خادم پھریں گے جیسے کہ وہ موتی چھپائے ہوئے ہوں۔ اور کوئی دُعا ایسی نہیں کہ اُس کے اور آسمان کے بیچ ایک پردہ حائل نہ ہو جب تک کہ مجھ پر درُود نہ پڑھ لیا جائے اور جب مجھ پر درُود پڑھ لیا جاتا ہے تو وہ پردہ ہٹ جاتا ہے اور دُعا قبولیت کے لیے اُوپر (عرشِ معلیٰ کی طرف) چلی جاتی ہے۔ (سعادت الدارین، آبِ کوثر)

☆ حضرت انس بن مالک حدیثِ رسُول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بیان کرتے ہیں کہ سرورِ دو جہان صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ ہر دُعا کے لیے زمین و آسمان کے درمیان ایک حجاب پڑا رہتا ہے، جب تک دُعا کرنے والا اپنی زبان سے درُود کا وِرد نہیں کرتا تو وہ حجاب دُعاؤں کو روکے رکھتا ہے، لیکن جب درُود پڑھ لیا جاتا ہے تو

وہ حجاب اُٹھ جاتا ہے اور دُعائیں مقامِ قبولیت میں داخل ہونے کی اجازت پاتی ہیں۔ اگر دُرود شریف زبان پر نہ لایا جائے تو وہ آوازِ بازگشت کی مانند دُعا گو کی طرف لوٹ جاتی ہے۔ اسی لیے محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب بھی تم رب تعالیٰ سے کوئی درخواست کرنا چاہو تو اپنی التجاؤں کے آگے پیچھے مجھ پر دُرود شریف بھیجا کرو تا کہ تمہاری دُعائیں رد نہ جائیں۔

☆ روایت ہے کہ ایک زاہد و عابد شخص نماز میں اِس قدر یکسوئی سے مشغول ہوا کہ تشہد میں درود پڑھنا بھول گیا۔ ایک شب خواب میں اُس نے رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت کی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اُس سے دریافت فرمایا کہ تشہد میں تم مجھ پر دُرود پڑھنا کیوں بھول گئے؟ عرض کیا کہ یا رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! ثنائے الٰہی میں اِس قدر منہمک ہو گیا تھا کہ دُرود کی ادائیگی بھول گیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم نے میرے اس قول کو نہیں سُنا کہ تمام اعمال موقوف ہیں اور ساری دُعائیں مقیّد ہیں جب تک مجھ پر صلوٰات نہ بھیجی جائے؟ اگر کوئی بندہ بروزِ محشر دُنیا والوں کی تمام نیکیوں کو سمیٹ لائے لیکن مجھ پر بھیجی ہوئی صلوٰات اُس کے ذخیرۂ اعمال میں موجود نہیں تو اُس کے تمام اعمال رَد کر دیئے جائیں گے اور مقامِ قبولیت کا رُتبہ نہ پا سکیں گے۔

(کتاب: اللھم صل علی محمد وعلی اله وصحبه وبارك وسلم. ص ٦٩)

بارھواں باب

﴿روایاتِ روشن﴾

ناقص الخلقت بچے کی شفایابی

روایت ہے کہ ایک مہاجرہ کے ہاں بغیر ہاتھ پاؤں والے بچے نے جنم لیا جو گوشت کے لوتھڑے کی مانند تھا۔ مہاجرہ بہت غمگین ہوئی اور دایہ سے کہنے لگی کہ میں دشمنوں کی باتوں سے ڈرتی ہوں، جب اُنہیں پتا چلے گا تو کہیں گے کہ بتوں کی پرستش چھوڑ کر مسلمان ہوگئی اور مکہ سے ہجرت کرگئی جبھی ناقص بچہ پیدا ہوا۔ دائی کہنے لگی کہ تم اِس کی اطلاع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو کرو۔ چنانچہ مہاجرہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئی اور سارا واقعہ بیان کردیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا، ''کہو!

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیۡتَ عَلٰٓی اِبۡرَاھِیۡمَ وَ اٰلِ اِبۡرَاھِیۡمَ اِنَّکَ حَمِیۡدٌ مَّجِیۡدٌ ط اَللّٰھُمَّ بَارِکۡ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکۡتَ عَلٰٓی اِبۡرَاھِیۡمَ وَ اٰلِ اِبۡرَاھِیۡمَ اِنَّکَ حَمِیۡدٌ مَّجِیۡدٌ ط ''

مہاجرہ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ارشاد پاک کی تعمیل کی۔ جب واپس گھر پہنچی تو اپنے بیٹے کو صحیح وسالم پایا۔ (فضیلۃ الصلوٰات ص ۹۲)

اندھے بہرے بچے کی شفایابی

ایک عورت اپنے اندھے اور بہرے بچے کی صحت یابی کے لیے درخواست لے کر دَافِعِ الْبَلَاءِ وَالْوَبَاءِ وَالْمَرَضِ وَالْاَلَمْ رسُولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہِ رحمت میں حاضر ہوئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے عورت سے فرمایا کہ بچے کی شفا چاہتی ہو تو مجھ پر صلوٰات بھیجو۔ پس وہ عورت گھر کی طرف پلٹی اور ہر قدم پر محمد و آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر درُود بھیجتی گئی۔ جب گھر پہنچی تو اپنے بیٹے کو صحت یاب پایا اور صحت یابی کی اطلاع کرنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ میں دوبارہ حاضر ہوئی۔ اُس وقت حضرت جبرائیل علیہ السلام نازل ہُوئے اور کہا، ''خدا نے فرمایا ہے کہ جس طرح صلوٰات کی برکت سے اِس بچے کے اعضاء ٹھیک ہو گئے ہیں، اسی طرح صلوٰات کی برکت سے روزِ محشر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کی اُمت کے گناہگاروں کو بھی بخش دوں گا''۔ (درُود محمدی ص ۵۷)

نبی معظم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا بوسہ

ایک عابد و زاہد شخص کا بیان ہے کہ میں نے رات سونے سے پہلے محمد و آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر مخصوص تعداد میں درُود بھیجنا اپنے اوپر واجب کر رکھا تھا۔ ایک رات میں دوستوں کے ساتھ اپنے کمرے میں موجود تھا۔ میں نے معمول

کے مطابق درُود پڑھا اور سو گیا۔خواب میں دیکھا کہ رسُولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے گھر میں تشریف لائے۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وجودِ مبارک سے سارا گھر منور ہو گیا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ کہاں ہے وہ منہ جو مجھ پر درُود بھیجتا ہے تا کہ اُسے بوسہ دوں؟ مجھے (اپنی حیثیت پر) شرم محسوس ہوئی کہ کیسے اپنا منہ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقدس لبوں کے قریب کروں، لہٰذا میں نے اپنا رخسار آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف بڑھا دیا۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے رخسار کا بوسہ لیا۔فرطِ مسرّت سے میں اِس طرح بیدار ہوا کہ میرے باقی ساتھی بھی جاگ اُٹھے۔ (خزینہ الجواہر ص ۵۸۹)

کتاب ''جذب القلوب'' میں اِس واقعہ کو یوں بیان کیا گیا ہے کہ ''حضرت محمد بن سعد بن مطرف کو سونے سے پہلے ہر رات ایک مُعَیّن تعداد میں درُود شریف پڑھنے کی عادت تھی۔اُنھوں نے ایک رات سیّد المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ اُن کے گھر میں تشریف لائے ہیں اور اپنے نُورِ جمال سے گھر کو منور فرمایا ہے۔رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن سے فرمایا کہ اپنے منہ کو، جو میرے اوپر درُود بھیجتا ہے، میرے قریب لاؤ کہ میں اُسے بوسہ دوں۔محمد بن سعد کہتے ہیں کہ مجھے اپنا منہ پیش کرتے ہوئے شرم محسوس ہوئی لہٰذا میں نے اپنا رخسار پیش کر دیا۔حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے رخسار کا بوسہ لیا۔جب

میں بیدار ہُوا تو پورے گھر کو مُشک کی خوشبو سے معطر پایا۔ آٹھ دن تک میرے رخسار سے بھی خوشبو آتی رہی۔

(القول البدیع ص ۱۳۵، سعادت الدارین ص ۱۲۳، جذب القلوب ص ۲۶۵)

تمام حاجات کے لیے ایک ہی وظیفہ

آیت اللہ محمد تقی اصفہانی تحریر کرتے ہیں کہ میں نجف اشرف میں ریاضت میں مشغول تھا کہ اس دوران مجھ پر کئی اسرار منکشف ہوئے۔ ایک شبِ بدھ میں مسجد سہلہ میں بیٹھا ہوا تھا کہ سحر کے قریب ایک غیبی شخص سے ملاقات ہوئی۔ میں نے اُس سے بہت سے سوالات کیے جن کے جواب وہ حضرت حجت عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف علیہ السلام سے نقل کررہا تھا۔ میں اُنہیں باقاعدہ لکھ رہا تھا تاکہ بھول نہ جاؤں۔ میرا ایک سوال یہ تھا کہ مجھے کوئی ایسا مناسب ذِکر بتائیں جو میری تمام ضروریات میں میرے کام آسکے۔ اُنہوں نے جواب دیا کہ بارگاہِ الٰہی میں درُود سے زیادہ مناسب ذِکر کوئی نہیں۔

(فوائد الصلوٰات ص ۴۹)

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ ○

زیارت نامہ

کتاب ''فوائد الصلوٰات'' کے مصنف حجۃُ الاسلام الحاج عباس علی حسینی کہتے ہیں کہ میں سوچ رہا تھا کہ میری کتاب ''فوائد الصلوٰات'' رسُول گرامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبول فرمائیں گے یا نہیں؟'' اِسی دوران مجھ پر نیند غالب آ گئی، عالم خواب میں دیکھا کہ پیغمبرِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور مجھے اپنی آغوشِ مبارک میں لے لیا۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سینہِ اقدس کو چوما۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے زیارت کے الفاظ تعلیم فرمائے۔ میں نے عرض کیا'' یا رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ! میں نے اب تک جو زیارات پڑھی ہیں کیا وہ درست نہیں تھیں؟'' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ابھی جو تمہیں تعلیم کی ہے اس طرح پڑھو، تمہاری گزشتہ زیارات بھی مقبول ہیں۔ (فوائد الصلوٰات ص ۱۵۴)

لازم عمل

ابنِ شیخ زین الدین کہتے ہیں کہ میں نے امام زین العابدین علیہ السلام کو خواب میں دیکھا تو آپ علیہ السلام سے شکایت کی کہ نہ تو روزِ آخرت کے لیے ذخیرۂ اعمال اکٹھا ہوتا ہے اور نہ توبہ اور نیک عمل کرنے کی توفیق ہی ہوتی ہے، آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ تم پر لازم ہے کہ محمد وآلِ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر بہت زیادہ صلوٰات بھیجا کرو، ہم بھی بہت زیادہ صلوٰات بھیجتے ہیں۔ (دارلسلام ج ۲ ص ۱۳۳)

حرم شریف میں اعانت

ایک بزرگ کہتے ہیں کہ میں مکہ مکرمہ گیا ہُوا تھا۔ وہاں ایک وقت مجھ پر ایسا آیا کہ میرے پاس رقم ختم ہوگئی اور میں سخت پریشانی میں مبتلا ہو گیا۔ اِسی کیفیت میں تین دن گذر گئے اور کوئی سبیل میسر نہ آسکی۔ ایک روز میں نے حرم میں بیٹھ کر دُرود شریف کا وِرد شروع کر دیا۔ اِسی اثنا میں مجھے اونگھ آ گئی۔ بیدار ہُوا تو اپنے پاس ایک اعرابی کو بیٹھا ہُوا پایا۔ وہ مجھ سے کہنے لگا کہ میرے سر میں درد ہے مجھے دَم کر دو۔ میں نے اُسے دَم کر دیا۔ وہ مجھے بیس ریال دے کر چلا گیا۔ اِس کے بعد وہ ہر سوموار کو آتا، مجھ سے دَم کرواتا اور دس ریال دے کر چلا جاتا۔ تب مجھے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشادِ پاک یاد آیا کہ دُرود پاک پڑھنے سے تمام مشکلات دُور ہو جاتی ہیں۔ (خزینہ کرم۔ آبِ کوثر)

پاکیزہ خوشبو

☆ ایک بزرگ کے بقول وہ اصفہان کے ایک مدرسے میں ٹھہرے ہوئے تھے کہ ایک شب اُنہیں بہت عجیب اور پاکیزہ خوشبو کا احساس ہوا۔ بزرگ نے اِدھر اُدھر نگاہ دوڑائی تو ایک فقیر کو دیکھا جو دُرود پڑھنے میں مشغول تھا اور وہ دلکش خوشبو اُسی کے منہ سے آ رہی تھی۔ (فضیلۃ الصلوات ص ۹۲)

☆ بعض صحابہ کرامؓ نے فرمایا کہ جس مجلس میں سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر دُرودِ

پاک پڑھا جاتا ہے اُس مجلس سے ایک نہایت پاکیزہ خوشبو اُٹھتی ہے جو آسمانوں کی بلندیوں تک جاتی ہے۔ اُس پاکیزہ خوشبو کو جب فرشتے محسوس کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ زمین پر کسی مجلس میں رسُولِ اکرم ﷺ پر درُود پڑھا جا رہا ہے۔(دلائل الخیرات ص۱۳، سعادۃ الدارین ص۱۴۳)

☆ بعض علماء کرام فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ طیبُ الطیبین اور اطہرُ الطاہرین، لہٰذا جب کسی مجلس میں آپ ﷺ کا ذِکرِ مبارک ہوتا ہے اور درُود پاک پڑھا جاتا ہے تو آپ ﷺ کی مبارک خوشبو کی وجہ سے وہ مجلس معطر ہو جاتی ہے اور مجلس کی خوشبو آسمانوں تک جا پہنچتی ہے۔ وہ اولیاء کرام جنہوں نے ملکوت کا مشاہدہ کیا ہے وہ بھی اِس پاکیزہ خوشبو کا ادراک کر لیتے ہیں جیسے کہ فرشتے کر لیتے ہیں۔ بعض اولیاء کرام جب اللہ تعالیٰ کا اور اُس کے پیارے حبیبِ پاک صاحبِ لولاک ﷺ کا ذِکر کرتے ہیں تو اُن کے سینے سے ایسی خوشبو اُٹھتی ہے جو کستوری اور عنبر سے بھی بڑھ کر ہوتی ہے، لیکن ہمارے ذوق و وجدان دُنیا کی حرص و ہوا کی وجہ سے بدل چکے ہیں اس لیے ہم اُسے محسوس کرنے کی نعمت سے محروم ہیں جیسے کہ وہ مریض جس کو صفرا کے غلبے کی وجہ سے ہر میٹھی چیز کڑوی معلوم ہوتی ہے تو وہ کڑواہٹ اُس میٹھی چیز میں نہیں بلکہ مریض میں موجود ہوتی ہے۔ اِسی طرح یہ حجاب بھی ہماری

طرف سے ہماری غفلت کی وجہ سے ہے۔ (سعادت الدارین، آبِ کوثر)

صلوٰات کا انعام

حجۃُ الاسلام جناب مہدی پوری بیان کرتے ہیں کہ ایک عالم دِین نے خواب میں ایک ''سیّد'' عالم دِین سے ملاقات کی جو اِس دارِ فانی سے کوچ کر چکے تھے۔ سیّد عالم دِین کے سر پر ٹوپی رکھی ہُوئی تھی۔ خواب دیکھنے والے عالم دین نے پوچھا، ''قبلہ! آپ کا عمامہ کہاں گیا اور سر پر ٹوپی کیوں پہن رکھی ہے؟'' سیّد صاحب نے جواب دیا کہ اِس عالم میں سبھی سر برہنہ ہیں (یعنی کسی کے سر پر عمامہ نہیں ہوتا) اور یہ جو تم میرے سر پر ٹوپی دیکھ رہے ہو تو اِس کی وجہ یہ ہے کہ جب میں زندہ تھا تو ہر روز محمد و آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلوٰات کی ایک تسبیح پڑھتا تھا۔ (درُود و سلام کی برکتیں ص ۹۲)

ایک فاسق و فاجر شخص کی شفاعت

روایت ہے کہ ایک شخص جو بادشاہِ وقت کا خدمتگار تھا، فسق و فجور میں مبتلا رہتا تھا۔ اُس کی وفات کے بعد خواب میں دیکھا گیا کہ آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دستِ مبارک میں اُس کا ہاتھ ہے۔ بارگاہِ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں عرض کیا گیا، ''یا رُسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! یہ بندہ تو فاسقین میں سے ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کے دستِ مبارک میں اِس کا ہاتھ کیسے؟'' شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا،'' میں نے بارگاہِ الٰہی میں اِس کی شفاعت کر دی ہے اور باری تعالیٰ نے اِس کو بری کر دیا ہے''۔ بصد حیرت واحترام آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا گیا،'' حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ! اِس کو یہ مقام کس طرح حاصل ہُوا؟'' صاحبِ کوثر و تسنیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا،'' صرف مجھ پر کثرتِ صلوٰات کے وسیلہ سے اِس کو یہ منزلت ملی، یہ شخص اگرچہ، فسق وفجور میں مبتلا رہتا تھا لیکن ہر رات آرام کے لیے بستر پر آتے ہی مجھ پر ایک ہزار بار صلوٰات بھیجتا تھا۔ میری صلوٰات گناہوں کو اس طرح فنا کر دیتی ہے جس طرح پانی آگ کو یا آگ لکڑی کو''۔

(دُرّۃ النا صحین، سعادۃ الدارین، آبِ کوثر)

موئے مبارک

روایت ہے کہ بلخ شہر میں ایک مالدار شخص رہتا تھا۔ اس کے دو بیٹے تھے۔ جب اُس کا انتقال ہوا تو دونوں بیٹوں نے باپ کے ترکہ کو دو حصوں میں تقسیم کیا۔ ترکہ میں رسُولِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تین عدد موئے مُبارک بھی تھے، دونوں بھائیوں نے ایک ایک مقدس بال مبارک لے لیا۔ تیسرے موئے مبارک کے لیے بڑا بھائی کہنے لگا کہ چلو اِس کو کاٹ کر دو حصوں میں تقسیم کر لیں۔ چھوٹے بھائی نے کہا کہ یہ نہیں ہوسکتا کیونکہ احترامِ رسُول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

واجب ہے اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے موئے مبارک کو کاٹنا بے ادبی ہے۔ برادرِ بزرگ نے کہا کہ یہ بات ہے تو تم تینوں بال لے لو اور اپنے حصے کا مال مجھے دے دو۔ چھوٹے بھائی نے یہ منظور کر لیا۔ کچھ مدت کے بعد بڑے بھائی کا تمام مال ضائع ہو گیا اور وہ کنگال ہو گیا۔ ایک شب اُس نے رسُولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور اپنی غربت و ناداری کی شکایت کی۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ''اے محروم و بدقسمت شخص! تُو نے میرے موئے مبارک کی توقیر نہ کی، بلکہ دُنیا کو اُن پر ترجیح دی لیکن تیرے چھوٹے بھائی نے اُن کا اِس قدر احترام کیا کہ سب اموالِ میراث کو اُن کے بدلے ٹھکرا دیا۔ وہ اِن کو دیکھ دیکھ کر بڑی محبت اور توقیر سے مجھ پر صلوٰات بھیجتا ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اُس کو میرے بالوں کی تعظیم اور کثرتِ صلوٰات کی وجہ سے دُنیا و آخرت کا رئیس بنا دیا ہے۔ اُس نے سعادتِ دارین حاصل کر لی لیکن تُو محروم رہ گیا''۔ (کتاب: اللهم صل علی محمد وعلی اله وصحبه وبارك وسلم. ص ٦٨)

میں اُمت کو اتنا ہی جانتا ہوں جتنا وہ دُرود بھیجتے ہیں

شہر مرو کا رہنے والا ایک شخص کہتا ہے کہ میں دُرود بھیجنے میں سُستی سے کام لیتا تھا۔ ایک رات خواب میں رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھ پر

کوئی توجہ نہیں فرما رہے تھے گویا کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) مجھ سے ناراض تھے۔ میں نے عرض کیا، ''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا سبب ہے کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظرِ عنایت سے محروم ہوں؟'' آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا، ''میں تجھے نہیں جانتا''۔ میں نے عرض کیا، ''میں آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا اُمتی ہوں اور علماء سے سُنا ہے کہ انبیاء اپنی اُمتوں کو جانتے ہیں''۔ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا، ''میں اپنی اُمت کو اتنا ہی جانتا ہوں جتنا وہ مجھ پر دُرود بھیجتے ہیں، چونکہ تُو دُرود نہیں بھیجتا اِس لیے میں تجھے نہیں جانتا''۔ جب میں نیند سے بیدار ہوا تو خود پر واجب کر لیا کہ ہر روز محمد و آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سو مرتبہ دُرود بھیجوں گا۔ کچھ عرصہ بعد میں نے پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔ اِس مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا، ''اب میں تم سے راضی ہوں اور روزِ قیامت تیری شفاعت کروں گا''۔ (ذخیرۃ العباد ص ۲۳۰)

شاہی باز

ابو محمد جزری فرماتے ہیں کہ میرے دروازے پر ایک ''شاہی باز'' آیا مگر صد افسوس کہ میں اُسے پکڑ نہ سکا۔ چالیس برس گزر گئے، بہت حیلے کیے مگر ایسا ''باز'' پھر نہیں ملا۔ کسی نے دریافت کیا کہ حضرت وہ کونسا باز تھا جس کے لیے ایسا پچھتاوا؟ کہنے لگے کہ مدت ہوئی میں ایک سرائے میں ٹھہرا تھا، نمازِ

عصر کے بعد ننگے پاؤں، بکھرے بالوں اور زرد رنگت والا ایک نوجوان درویش سرائے میں داخل ہُوا۔ اُس نے آتے ہی وضو کیا، دو رکعت نماز پڑھی اور سر جھکا کر درُود پاک پڑھنے میں مشغول ہو گیا۔ مغرب تک درُود پاک کا وِرد جاری رکھا پھر نمازِ مغرب ادا کی اور دوبارہ درُود شریف پڑھنے میں مصروف ہو گیا۔ اتنے میں شاہی پیغام آیا کہ سرائے میں ٹھہرے ہوئے لوگوں کی بادشاہ کے ہاں دعوت ہے۔ میں اُس درویش کے پاس گیا اور پوچھا کہ کیا تُو بھی ہمارے ساتھ بادشاہ کی ضیافت میں جائیگا؟ کہنے لگا کہ مجھے بادشاہوں کے ہاں جانے کی ضرورت نہیں، ہاں! آپ میرے لیے حلوا لیتے آنا۔ مجھے اُس کی بات ناگوار گذری پس میں نے اُسے قابلِ اعتنا نہ سمجھا۔ ہم اُسے چھوڑ کر شاہی ضیافت میں چلے گئے، رات گئے واپس آئے تو دیکھا وہ درویش اُسی طرح درُود شریف پڑھنے میں مشغول تھا۔ میں بھی جائے نماز بچھا کر بیٹھ گیا مگر مجھے نیند نے آلیا۔ خواب میں دیکھا کہ سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تشریف فرما ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اردگرد انبیاء علیہم السلام کا اجتماع ہے۔ میں بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں حاضر ہُوا اور سلام عرض کیا مگر حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے رُخِ انور پھیر لیا۔ میں دوسری طرف سے سلام عرض کرنے پیش ہُوا لیکن آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے پھر چہرۂ مبارک موڑ لیا۔ کئی بار ایسا ہُوا تو میں خوفزدہ ہو

گیا اور عرض کیا، ''یارسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم! مجھ سے کیا خطا سرزد ہوگئی ہے جو آپ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم مجھ ناچیز پر توجہ نہیں فرما رہے؟'' فرمایا، ''میری اُمت کے ایک درویش نے تجھ سے ذرا سی خواہش کی اور تُو نے اُس کی پروا نہیں کی''۔ یہ سُن کر میں گھبرا گیا اور میری آنکھ کھل گئی۔ فوراً اُس درویش کی طرف بھاگا جسے معمولی سمجھ کر نظر انداز کر دیا تھا، مگر افسوس اُس کی جگہ خالی پڑی تھی۔ میں سرائے سے باہر نکلا، دیکھا تو وہ جا رہا تھا۔ میں اُسے آوازیں دینے لگا مگر وہ رُکا نہیں۔ آخر میں نے کہا، ''اے اللہ کے بندے! آ میں تجھے کھانا لا کر دوں''۔ یہ سُن کر اُس نے کہا، ''ہاں! ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی (علیہم السلام) میری سفارش کریں تو پھر تُو مجھے کھانا لا کر دے گا۔ مجھے تیرے کھانے کی حاجت نہیں''۔ وہ چلا گیا اور میں کفِ افسوس ملتا رہ گیا۔

(سعادت الدارین ص۱۳۴، آبِ کوثر ص۱۶۲)

سنہری اُنگلیاں

ایک بزرگ کو اُن کی وفات کے بعد خواب میں دیکھا گیا۔ اُن کی انگلی اور انگوٹھے پر سونے کے پانی سے کچھ لکھا ہوا تھا۔ جب اُن سے اِس کا سبب پوچھا گیا تو کہا کہ میں جب بھی رسالت مآب صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کا نام لکھتا تھا تو نامِ گرامی کے ساتھ ''صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کثیراً کثیراً'' لکھتا تھا لیکن آپ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی ذاتِ

مبارکہ پر زبانی درُود نہیں بھیجتا تھا۔ ایک مرتبہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میری طرف سے اپنا رُخِ انور پھیرلیا، ایسا تین بار ہوا تو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ یا رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! مجھ سے کیا تقصیر ہوگئی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تُو جب بھی میرا نام لکھتا ہے تو مجھ پر صلوٰات نہیں بھیجتا۔ اُس دن سے میں جب بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسمِ مبارک لکھتا تھا تو صلوٰات بھیجتا بھی تھا۔ پس اِس کے وسیلے سے میری یہ انگلیاں سونے کی ہوگئیں ہیں۔

(شرح فضائل صلوٰات ص۵۰)

رُوسیاہ پر رحمتِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کرم

ایک خدا رسیدہ شخص کا بیان ہے کہ حج کے سفر میں میری ملاقات ایک ایسے شخص سے ہوئی جو اُٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے، سوتے جاگتے، غرض ہر وقت پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کی آل علیہم السلام پر درُود بھیجتا رہتا تھا۔ میں نے اُس سے پوچھا، ''کیا وجہ ہے جو تم ہر وقت درُود بھیجتے رہتے ہو؟'' کہنے لگا، ''مجھے بابِ رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اتنا کچھ مِلا کہ میں نے عہد کرلیا کہ نماز کے علاوہ باقی اوقات میں درُود بھیجا کروں گا''۔ پھر مجھے بتانے لگا کہ میں پچھلے سال اپنے والد کے ساتھ حجاز جا رہا تھا۔ راستے میں اُن کا انتقال ہوگیا۔ مرنے

کے بعد اُن کا چہرہ سیاہ ہو گیا تھا۔ یہ حالت دیکھ کر میں بہت افسردہ ہو گیا۔ اِسی دوران مجھے نیند آ گئی اور میں نے خواب میں دیکھا کہ عجیب وغریب شکلوں کے آدمی ہاتھوں میں گرز لیے میرے باپ کو پیٹنا چاہتے تھے۔ پھر اچانک ایک سبز پوش اور حسین وجمیل بزرگ وہاں آئے اور میرے والد کی میّت سے چادر ہٹا کر اُس کے سیاہ چہرے پر اپنا ہاتھ پھیرا اور مجھے کہا، ''غم نہ کرو اور جان لو کہ ہم اپنے دوستوں کو مصیبت میں تنہا نہیں چھوڑتے''۔ اُن کے دستِ شفقت کے سبب میرے والد کا سیاہ چہرہ سفید ہو گیا تھا۔ وہ بزرگ واپس جانے لگے تو میں اُن کے قدموں میں گر پڑا اور عرض کیا، ''میں آپ پر قربان، آپ کون ہیں؟'' فرمایا، '' میں پیغمبرِ آخرالزمان محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہوں''۔ میں نے عرض کیا، ''یارسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میرے والد کا چہرہ سیاہ کیوں ہو گیا تھا؟'' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ''تیرا باپ علماء سے کنارہ کشی اختیار کرتا تھا، جب اُس سے حق بات کی جاتی تو منہ پھیر لیا کرتا تھا اور دِل میں عناد ودشمنی رکھتا تھا۔ پس اِس رویہ کا نتیجہ دنیا اور آخرت میں چہرہ کا سیاہ ہو جانا ہے''۔ میں نے عرض کیا، ''یارسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اِس کی مدد کو کیوں تشریف لائے اور اِس کے ساتھ اتنی شفقت سے کیوں پیش آئے کہ اِس کا سیاہ چہرہ سفید ہو گیا؟'' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ''اِس وجہ سے کہ یہ

ہر رات مجھ پر دُرود بھیجتا تھا پس میں نے اِسے نجات دلائی اور شرمندگی سے بچایا اور میں روزِ قیامت بھی اِس کی شفاعت کروں گا''۔ (لمعات الانوار ص ۵۱)

ایک اور رُو سیاہ پر رحمتِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا کرم

فضیل بن سفیان الثوری بھی ایسی ہی روایت کرتے ہیں، ممکن ہے کہ ان دونوں روایات کا تعلق ایک ہی واقعہ سے ہو کیونکہ ان کا مضمون آپس میں بہت مماثلت رکھتا ہے (واللہ اعلم)۔

فضیل بن سفیان ثوری کہتے ہیں کہ میں حج کے لیے حرم شریف گیا تو وہاں ایک شخص کو دیکھا جو رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر دُرود شریف کا وِرد ہر جگہ کرتا جا رہا تھا، حرم میں، طوافِ کعبہ میں، صفا و مروہ کی سعی میں، عرفات میں، منیٰ و مزدلفہ میں، غرض ہر مقام پر وہ صلوٰاتِ رسُول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں مشغول تھا۔ میں نے اُس شخص سے کہا کہ اے دوست ہر مقام کے لیے الگ الگ مَقال ہے، کیا بات ہے کہ تم نہ تلبیہ کہتے ہو نہ کسی مقام پر دُعا پڑھتے ہو اور نہ کہیں نماز ادا کرتے ہو، محض دُرود ہی پڑھتے جا رہے ہو؟ اُس شخص نے جواب دیا کہ میں ایک واقعہ کی وجہ سے اس فعلِ واحد میں مصروف ہوں۔ میں نے کہا کہ براہِ کرم اُس واقعہ سے مجھے بھی آگاہ کرو۔ وہ کہنے لگا کہ میں خراسان سے اپنے سن رسیدہ والد کے ہمراہ حج کے لیے روانہ ہوا۔ جب ہم کوفہ پہنچے تو میرے والد کا

انتقال ہوگیا۔ میں نے اُن کے چہرے کو ایک چادر سے ڈھانپ دیا۔ شدتِ غم سے کچھ دیر بعد چادر ہٹا کر اُن کا چہرہ دیکھا تو پریشان ہوگیا، اُن کی صورت گدھے کی صورت میں تبدیل ہوگئی تھی۔ میں والد کی بدنامی اور ندامت کے احساس سے حددرجہ پریشان ہوگیا، اِسی دوران میری آنکھ لگ گئی۔ عالمِ خواب میں ایک حسین وجمیل بزرگ تشریف لائے، کہنے لگے کہ کس بات پر اِس درجہ غمگین ہو؟ میں نے عرض کیا کہ مجھ پر غم کا پہاڑ ٹوٹ پڑا ہے، پھر پورا واقعہ بیان کردیا۔ وہ خوش پوش وخوش رُو بزرگ میرے والد کے پاس تشریف لائے اور چادر کے اُوپر سے اُن کے منہ پر ہاتھ پھیر دیا۔ میں نے چادر ہٹا کر دیکھا تو اپنے والد کے چہرے کو پہلے سے زیادہ خوبصورت اور چمکیلا پایا۔ میں نے اس بزرگ کے چہرۂ مبارک کو غور سے دیکھا تو ایسا لگا گویا چودھویں کا چاند ہو۔ گھبرا کر پوچھا کہ آپ کون ہیں؟ اُنہوں نے جواب دیا کہ میں محمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہوں۔ میں نے بیقرار ہوکر اُن کی چادر کو تھام لیا اور عرض کیا کہ خدارا مجھے اِس معاملے سے آگاہ فرمایے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تیرا باپ سُود خور تھا اور یہ خدائے پاک کا حکم ہے کہ جو سُود کھاتا ہے بعد از مرگ اُس کی صورت دُنیا میں یا آخرت میں گدھے کی صورت کی مانند ہوجائے گی، تمہارے والد کے حق میں یہ بات عالمِ ظاہر میں

ظہور پذیر ہوگئی۔ تمہارا والد ہر رات آرام کرنے سے پہلے مجھ پر سو بار دُرود بھیجنے کا عادی تھا، جب بعد از مرگ اُس کو یہ حالت پیش آئی تو مجھے خبر ہوئی پس میں نے اللہ پاک سے سوال کیا کہ مجھ پر صلوٰات بھیجنے والے کو دُنیا میں ایسی بُری حالت سے ذلیل نہ فرمائیں۔ خدائے ستار و غفار نے میری بات رکھ لی اور تم نے دیکھ لیا کہ تیرے والد کا چہرہ پہلے سے زیادہ حسین و منّور ہو گیا ہے۔ (سعادۃ الدارین، نزہۃ الناظرین ص ۳۲، رونق المجالس ص ۱۰، تنبیہ الغافلین ص ۱۶۱)

ایک اور روایت کے مطابق یہ واقعہ کچھ یوں ہے:

فضیل ابن سفیان الثوری سے روایت ہے کہ حج کے موقع پر اُن کی ملاقات ایک نوجوان سے ہوئی جو قدم بہ قدم محمد و آلِ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر صلوٰات پڑھتا تھا۔ سفیان ثوری کے استفسار پر اُس نوجوان نے اِس قدر ذِکرِ صلوٰات کرنے کا سبب بیان کرتے ہوئے کہا کہ ایک مرتبہ میں عازمِ حج ہوا تو میری والدہ بھی میرے ساتھ تھیں۔ بیماری کی وجہ سے اُن کا چہرہ سیاہ ہو گیا تھا اور پیٹ پھول گیا تھا۔ جب میں مسجد الحرام کے قریب گیا تو دُعا کی کہ بارِ الٰہا میں تیرے گھر میں ہوں اور میری والدہ کا یہ حال ہے۔ میں تیرے گھر میں ہوتے ہوئے بھی غمزدہ ہوں، کیا تُو اپنے مہمان کے ساتھ ایسا سلوک کرتا ہے؟ پس اُسی وقت جنوبی حجاز کا ایک شخص مسجدِ حرام میں داخل ہوا اور میری

ماں کے چہرے اور پیٹ پر ہاتھ پھیرا۔ ماں کا چہرہ سفید ہو گیا اور اُسے بیماری سے شِفا مل گئی۔ وہ شخص جانے لگا تو میں نے اُس کے دامن کو تھام لیا اور پوچھا کہ میری مشکل کشائی کرنے والے! تُو کون ہے؟ اُنہوں فرمایا، ”میں تیرا رسُول محمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) ہوں۔ تجھے تاکید کرتا ہوں کہ ذِکرِ صلوٰات کو ترک نہ کرنا“۔ قدم قدم پر صلوٰات بھیجنے کا سبب یہ معجزہ ہے۔ (القول البدیع)

شبیہِ روضۂ رسُول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر دُرود کی برکت

نزہتہُ المجالس میں عبدالرحمٰن الصفوری فرماتے ہیں کہ ایک بزرگ ظالم بادشاہ سے جان بچانے کے لیے جنگل کی طرف نکل گئے۔ اُنہوں نے جنگل میں زمین پر ایک دائرہ بنایا جو بظاہر ایک قبر کی مانند نظر آتا تھا اور اُس دائرہ کو روضۂ رسُول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا نام دے کر اُس کے پاس بیٹھ گئے۔ ایک ہزار مرتبہ دُرود شریف کا وِرد کیا اور پھر قاضی الحاجات کے دربار میں بیکسانہ ہاتھوں کو پھیلائے دُعا مانگی کہ اے ربِّ اعلیٰ! بندہ نے اِس قبر کو اپنا شفیع بنایا ہے، مجھے اُس ظالم بادشاہ کے خوف سے بحُرمتِ جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم امن اور اطمینان عطا فرما۔ اُسی وقت ایک غیبی آواز آئی کہ تم نے بہترین شفیع کا دامن تھام لیا ہے، اگرچہ وہ تجھ سے مسافت میں دُور ہیں لیکن کرامت و منزلت

میں مجھ سے حد درجہ قریب ہیں۔ جاؤ! ہم نے تمہارے دشمن کو ہلاک کر دیا ہے۔ درویش خوش خوش شہر کی جانب چل دیئے۔ شہر کے دروازے پر پہنچے تو لوگوں کی زبانی سنا کہ ظالم بادشاہ وفات پا چکا ہے۔

(کتاب: اللھم صل علی محمد و علی الہ و صحبہ وبارك وسلم، ص٧٦، آبِ کوثر ١٦٥)

دُرود اور قبر کی مشکل

مولانا شبلی روایت کرتے ہیں کہ میرا ایک ہمسایہ انتقال کر گیا تھا، میں نے اُس کو خواب میں دیکھا اور برزخ کا احوال دریافت کیا۔ اُس نے کہا، ''اے شیخ! جب مجھے قبر میں لٹایا گیا تو میں نے بہت ہی رنج وغم دیکھے، میری زبان نے کام چھوڑ دیا، منکر نکیر سوال کرتے مگر میں جواب نہیں دے سکتا تھا۔ میں نے سوچا میں تو مسلمان ہوں اور یہ دونوں فرشتے کتنے غضبناک انداز میں سوال کرتے ہیں۔ اچانک میں نے ایک خوبصورت اور بہترین خوشبو والے شخص کو قبر میں داخل ہوتے دیکھا۔ وہ میرے اور فرشتوں کے درمیان حائل ہو گیا اور مجھے نرمی سے بتایا کہ تم اِن کو اِس طرح سے جواب دو۔ میں نے جواب دینے کے بعد اُس سے سوال کیا کہ تم کون ہو؟ تم پر خدا اور رسُول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحمت ہو، تم نے مجھے اِس مصیبت سے نجات دلوائی۔ اُس نے جواب دیا کہ میں وہ دُرود ہوں جو تم نے محمد وآلِ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر بھیجا تھا اور

کہا کہ جہاں تجھے مشکل اور پریشانی ہو مجھے یاد کر لینا۔

ایک روایت کے مطابق، اُس نے کہا کہ میں ایک فرشتہ ہوں جس کو تمہارے دُرود کی کثرت سے پیدا کیا گیا ہے اور اللہ جل شانہٗ کا حکم ہے کہ ہر شدت و مصیبت میں تمہاری مدد کروں۔ (شرح و فضائل صلوات ص ۱۷۲، مصباح الظلام)

ستر ہزار عقوبت زدہ افراد کی شفاعت

خواجہ حسن بصری نے خواب میں ایک خوبرو لڑکی کو دیکھا جو جنت میں سر پر نور کا تاج لیے کرسی پر براجمان تھی۔ پوچھا کہ تجھے یہ مقام کیسے نصیب ہُوا؟ لڑکی نے بتایا کہ ہم ستر ہزار افراد عقوبتِ الٰہی میں مبتلا تھے کہ ایک خدا رسیدہ بزرگ ہماری قبروں کے پاس سے گزرا اور دُرود شریف پڑھ کر ہمارے لیے ایصالِ ثواب کیا۔ اللہ جل شانہٗ نے قبول فرما کر ہم سب کو اُس مردِ صالح کے دُرود کے طفیل بخش دیا ہے۔ مجھے اتنا حصہ نصیب ہُوا ہے جس کا آپ مشاہدہ کر رہے ہیں۔ (القول البدیع ص ۱۳۱، نزہۃ المجالس ص ۳۲، سعادۃ الدارین ص ۱۲۲)

دُرود کی برکت سے قرض کی ادائیگی اور خوشحالی

حضرت جلال الدین سیوطی سے منقول ہے کہ ایک شخص تین ہزار دینار کا مقروض تھا۔ قرض خواہ نے قاضی کے پاس مقدمہ دائر کر دیا۔ قاضی نے

قرضدار کو قرض چکانے کے لیے ایک ماہ کی مہلت دی۔ وہ شخص قاضی کے پاس سے اُٹھ کر سیدھا مسجد میں آ بیٹھا اور بصد عاجزی و انکساری سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر دُرود بھیجنا شروع کر دیا۔ ستائیسویں شب خواب میں بشارت ہوئی کہ فکر مت کر، تمہارا قرض اللہ جل شانہٗ ادا فرما دے گا، تم وزیر علی بن عیسیٰ کے پاس پہنچو اور اُسے کہو کہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں کہ وہ تمہارا تین ہزار دینار کا قرض ادا کرے۔ وہ شخص جب خواب سے بیدار ہُوا تو اپنے آپ کو قدرے پُرسکون پایا۔ پھر خیال آیا کہ اگر وزیر نے خواب کی سچائی کی کوئی دلیل مانگی تو کیا کہوں گا؟ اِسی فکر میں دن تمام ہُوا، رات آئی تو مقدر کا ستارہ پھر چمکا اور خواب میں رسُولِ معظّم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا دیدار نصیب ہُوا۔ رحمتِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اُس سے وزیر کے ہاں نہ جانے کی وجہ دریافت فرمائی۔ عرض کیا کہ یا رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! اگر وزیر نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حکم کا کوئی ثبوت مانگا تو کیا جواب دوں گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اُس کے جواب کو پسند کیا اور فرمایا کہ اگر وہ ثبوت مانگے تو کہنا کہ تم ہر روز بعد از نمازِ فجر تا طلوعِ آفتاب کسی سے ہمکلام ہونے سے پہلے پانچ ہزار دُرود کا تحفہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں پیش کرتے ہو اور اِس راز کو دُنیا میں اور کوئی نہیں جانتا۔ وہ بندۂ خدا بیداری کے بعد وزیر کے پاس پہنچا اور اپنا خواب مع ثبوت کے بیان کر

دیا۔ وزیر خوش ہُوا اور تین ہزار دینار قرض کی ادائیگی کے لیے دینے کے بعد تین ہزار دینار اہل وعیال کے نان نفقہ کے لیے دیے۔ پھر مزید تین ہزار دینار کاروبار کے لیے دیتے ہوئے کہا کہ خدارا مجھ سے تعلق قائم رکھنا اور کوئی بھی ضرورت پیش آئے تو مجھے خبر کرنا۔ وہ شخص مسرور وشادمان قاضی کے پاس پہنچا اور قرض کی رقم سامنے رکھ دی۔ قرض خواہ نے حیرت واستعجاب کا اظہار کیا کہ اِس جیسا نادار شخص اتنی بڑی رقم کہاں سے اُڑا لایا۔ اِس پر اُس شخص نے تمام ماجرا من وعن بیان کر دیا۔ قاضی صاحب کہنے لگے کہ یہ شرف وکرامت صرف وزیر ہی کے حصّے میں کیوں؟ میں عدالت کا سربراہ ہوں، تمہارے قرض کو میں ادا کروں گا۔ اِس پر قرض خواہ چہک کر بولا کہ اِس سعادت کا سب سے زیادہ حقدار تو میں ہوں کیونکہ قرض میں نے دیا ہے، وزیر یا قاضی صاحب نے نہیں۔ پس میں اِس قرض کو اللہ اور اُس کے رسُول ﷺ کی خاطر معاف کرتا ہوں۔ قاضی کہنے لگا کہ جو رقم میں نے اللہ اور اُس کے رسُول ﷺ کے لیے مختص کر دی ہے وہ تو میں واپس نہیں لوں گا۔ لہٰذا وہ شخص تین ہزار دینار قاضی کے دیئے ہوئے اور نو ہزار دینار وزیر کے لے کر چلا آیا اور حق تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔

(جذبُ القلوب ص ۲۶۳، آبِ کوثر ص ۱۴۱)

وزیر علی بن عیسیٰ

وزیر علی بن عیسیٰ کہتے ہیں کہ بادشاہ نے مجھے وزارت سے معزول کر دیا۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں ایک گدھے پر سوار ہوں۔ پھر میری نظر آقائے دوجہاں رحمتِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر پڑی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے احترام کے پیشِ نظر میں گدھے سے نیچے اُتر آیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مجھ سے فرمایا، ”جا اپنی جگہ پر واپس چلا جا“۔

صبح ہوئی تو بادشاہ نے مجھے وزارت پر بحال کر دیا۔ میں کثرت سے دُرود پاک پڑھا کرتا تھا اور یہ برکت دُرود پاک کی ہی تھی۔ (سعادت الدارین ص ۱۳۴)

شاہِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی طرف سے عیدی

شیخ ابوالحسن کثرت سے دُرود پاک پڑھا کرتے تھے۔ فرماتے ہیں کہ میرے دِن گردش میں تھے، نوبت فقر و فاقہ تک آ گئی۔ عید آئی تو میرے پاس کچھ بھی نہیں تھا۔ چاند رات کو جب ہر طرف خوشی و شادمانی کا دور دورہ تھا، میں بہت ملول اور مضطرب تھا۔ میرے بچوں کے پاس عید کے کپڑے تک نہیں تھے۔ رات اِسی پریشانی اور کرب میں گزر رہی تھی کہ کسی نے میرے دروازے پر دستک دی۔ میں باہر گیا تو کچھ لوگوں کو دیکھا جنہوں نے قندیلیں اُٹھا رکھی

تھیں۔ اُن میں علاقے کا رئیس بھی تھا۔ کہنے لگا کہ آج رات میں سویا تو خواب میں شاہِ کونین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم تشریف لائے اور فرمایا، ''ابوالحسن اور اُس کے بچے بڑی تنگدستی میں مبتلا ہیں، تجھے اللہ تعالیٰ نے بہت کچھ عطا کر رکھا ہے، جاؤ اور جا کر اُن کی مدد کرو، بچوں کے لیے کپڑے اور دیگر ضروریات کے لیے خرچہ لے جاؤ تا کہ وہ عید اچھی طرح سے کرسکیں''۔ لہٰذا میں کچھ سامان لایا ہوں یہ قبول فرمائیں۔ درزی بھی ہمراہ ہے، بچوں کو بُلائیے تا کہ لباس کا ناپ لے لے۔ پھر وہ درزی سے بولا، ''پہلے بچوں کے کپڑے تیار کرلو پھر بڑوں کے اور یہ سب صبح تک مکمل کرو''۔ (سعادت الدارین ص ۱۴۸)

ایک حاجت مند مومن اور دولت مند مجوسی پر کرم

بغداد میں ایک زاہد و عابد شخص رہتا تھا جو غربت و افلاس کی وجہ سے شدید بدحالی کا شکار تھا اور اکثر نوبت فاقوں تک پہنچ جاتی ہے۔ ایک شب، فاقہ کشی کے عالم میں اُس نے اپنے اہل و عیال سے کہا کہ آؤ اللہ کے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم پر دُرود پاک بھیجیں تا کہ اُس کی برکت سے ہماری بدحالی دُور ہو۔ پس تمام اہلِ خانہ مل بیٹھ کر دُرود کا وِرد کرنے لگے۔ دُرود پڑھتے پڑھتے اُس مردِ صالح پر نیند کا غلبہ ہُوا اور خواب میں شاہِ کونین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت کا شرف نصیب ہُوا۔ محبُّ الفقراء والغرباء صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے تشفی دی اور فرمایا کہ فلاں مجوسی

کے گھر جاؤ، اُسے میرا سلام پہنچاؤ، کہو کہ تیرے حق میں جو دُعا کی گئی تھی وہ قبول کر لی گئی ہے اور رسُول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے تجھے جو کچھ عطا کیا ہے اُس میں سے میرے قاصد کی مدد کرو۔ وہ مردِ صالح بیدار ہُوا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارتِ مقدسہ ہونے پر بہت شادمان تھا۔ اُس کا ایمان تھا کہ یہ زیارت بلاشبہ رسُولِ عربی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہی کا کرم ہے کیونکہ یہ تو ممکن ہی نہیں ہے کہ شیطان (معاذ اللہ) ایسا خواب دکھلانے پر قادر ہو۔ مگر وہ حیران و پریشان بھی تھا کہ یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ نبی معظم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ایک آتش پرست مجوسی کو سلام کہلوائیں؟ دِن اِسی کشمکش کے عالم میں تمام ہُوا، رات آئی تو قسمت نے پھر یاوری کی۔ خواب میں ماہتابِ رحمت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم دوبارہ طلوع ہُوا۔ پھر وہی حُکم مِلا۔ اب شک کی کوئی گنجائش نہ تھی لہٰذا صبح ہوتے ہی مجوسی کے دربار میں پہنچ گیا اور تخلیہ میں کچھ کہنے کی اجازت چاہی۔ تنہائی ملتے ہی اُس مردِ صالح نے کہا کہ ہمارے رسُولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے تمہیں سلام بھیجا ہے۔ مجوسی کہنے لگا کہ کیا تم نہیں جانتے کہ میں مجوسی ہوں اور تمہارے دِین پر ایمان نہیں رکھتا؟ اِس پر مردِ زاہد نے کہا کہ مجھے معلوم ہے مگر حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم دوبار میرے خواب میں تشریف لائے اور مجھے یہی حکم دیا ہے۔ مجوسی متعجب ہوا اور پوچھا کہ تمہارے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) نے اور کیا کہا ہے؟ اُس شخص نے

جواب دیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور یہ فرمایا ہے کہ تیرے حق میں جو دُعا کی گئی تھی وہ قبول کر لی گئی ہے اور یہ کہ تم اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ مال میں سے میرے قاصد کی مدد کرو۔ مجوسی نے حیران ہو کر پوچھا کہ کیا تمہیں معلوم ہے کہ وہ کونسی دُعا تھی جو قبول کر لی گئی ہے؟ مردِ مومن نے کہا کہ نہیں! مجھے معلوم نہیں۔ مجوسی کے دِل میں ایمان کی حرارت پیدا ہونے لگی۔ اُسے اللہ جل شانہٗ کی وحدت اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کا یقین ہو گیا تھا اس لیے فوراً مشرف بہ اسلام ہو گیا۔

وہ مجوسی بہت مال دار اور صاحبِ حیثیت تھا اور بہت سے ملازم رکھتا تھا۔ اُس کے مال سے کئی لوگ تجارت کرتے اور فائدہ اٹھاتے تھے۔ اسلام قبول کر لینے کے بعد اُس نے اُن سب لوگوں کو بلایا اور کہا کہ الحمدللہ! میں نے اِسلام قبول کر لیا ہے اور تمہیں بھی اِس کی دعوت دیتا ہوں، تم میں سے جو اِسلام قبول کرے گا میرا جتنا مال اُس کے پاس ہے میں اُسے بخش دوں گا اور جو اِس دعوت کو ٹھکرائے گا میرا اُس سے کوئی تعلق نہیں اور میرا جو مال اُس کے ذمہ ہے وہ اُسے واپس کرنا ہوگا۔ نو مسلم رئیس کے اعلان کے بعد کئی لوگ دائرہ اسلام میں داخل ہو گئے اور جو ایمان نہیں لائے اُس کا مال واپس کر کے لوٹ گئے۔ اُس کا ایک بیٹا اور ایک بیٹی تھی، مجوسی رسم و رواج کے مطابق کچھ

دن پہلے دونوں باہم رشتہءازدواج میں منسلک ہُوئے تھے۔ وہ بھی باپ کی پیروی کرتے ہُوئے مسلمان ہو گئے۔ بیٹی نے باپ کو بتایا کہ جس دن میری شادی میرے بھائی کے ساتھ ہوئی میرے دِل میں اُس کے لیے شدید نفرت پیدا ہوگئی تھی اور اسی نفرت کے سبب میں نے حقِ زوجیت کبھی ادا نہیں کیا۔ یہ سن کر وہ بہت خوش ہُوا اور پھر اُس مردِ صالح کی طرف متوجہ ہُوا جس کی آمد کے سبب یہ سارا انقلاب آیا تھا۔ بولا کہ اب میں تمہیں وہ دُعا بتاتا ہوں جس کی قبولیت کی خوشخبری تم لائے ہو اور یہ کہ وہ کون سا عمل تھا جس نے رسُولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو مجھ سے راضی کیا۔ اُس نے بتایا کہ چند دن پہلے جب میرے بیٹے اور بیٹی کی شادی تھی، میں نے بہت بڑی دعوت کا اہتمام کیا اور گردونواح کے تمام لوگوں کو کھانے پر مدعو کیا۔ دعوت کے بعد میں اپنے محل کی چھت پر آرام کرنے چلا گیا۔ میرے پڑوس میں ایک سیّدزادی جو کہ امام حسن علیہ السلام کی اولاد میں سے تھی، اپنی بچیوں کے ساتھ رہتی تھی۔ میں نے سُنا کہ ایک صاحبزادی اپنی والدہ سے کہہ رہی تھی کہ ہمارے پڑوسی نے ہمارے ساتھ بہت بُرا کیا۔ اُس نے سب لوگوں کو شادی کی دعوت میں بلایا لیکن ہمیں نظرانداز کر دیا۔ اُس نے ہمارا دِل دکھایا، اللہ اُسے جزائے خیر نہ دے۔ جب میں نے شہزادی کی یہ بات سُنی تو میرا دِل بھر آیا اور مجھے سخت

ندامت ہوئی۔ میں فوراً نیچے آیا اور اُن شہزادیوں کے لیے عمدہ لباس، بہترین کھانا اور کچھ رقم، اپنی کنیز کے ہاتھ بھجوائی اور دوبارہ چھت پر پہنچ گیا تاکہ اُن کا ردِعمل معلوم کرسکوں۔ جب وہ تحائف اُن کے ہاں پہنچے تو وہ بہت خوش ہوئیں اور میرے لیے ایمان اور اپنے نانا جان جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت اور جنت کی دُعا کی۔ یہ وہ دُعا تھی جس کی قبولیت کی بشارت رسُولِ اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمہارے ذریعے بھیجی ہے۔

اپنے بیٹے اور بیٹی کی شادی پر میں نے اپنی تمام جائیداد کا نصف حصہ اُن کو دے دیا تھا، اسلام قبول کر لینے کے بعد اُن کا رشتہءِ ازدواج ختم ہو گیا ہے پس وہ تمام مال جو میں نے اُن کو دیا تھا اب تمہیں ہدیہ کرتا ہوں اور جو حصہ میرا تھا وہ ہم تمام اہل خانہ کا ہوگا۔ (سعادت الدارین ص ۱۴۵، آبِ کوثر ص ۱۵۱)

آسمان سے روزی

روایت ہے کہ ایک شخص مفلسی و تنگدستی میں مبتلا تھا۔ ایک رات اُسے خواب میں پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کا شرف حاصل ہُوا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُس سے فرمایا کہ اگر تم چاہتے ہو کہ غنی ہو جاؤ اور خدا تمہیں آسمان سے روزی عطا فرمائے تو مجھ پر دُرود بھیجا کرو، پس اُس شخص نے حکم کی تعمیل کی اور صلوٰات بھیجنا شروع کر دی۔ چند روز کے بعد ایک کھنڈر سے گزرتے

ہُوئے اُس کا پاؤں ایک اینٹ سے ٹکرایا تو اینٹ اپنی جگہ سے ہٹ گئی اور اُس کی نظر ایک خزانے پر پڑی۔ اُس نے سوچا کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا کہ خدا تمہیں آسمان سے روزی دے گا، یہ خزانہ تو زمین سے نکلا ہے اس لیے یہ میرے لیے نہیں ہو سکتا لہٰذا اُس نے خزانے کو ہاتھ تک نہ لگایا اور گھر روانہ ہو گیا۔ گھر جا کر اُس نے سارا واقعہ اپنی بیوی سے بیان کیا۔ اتفاقاً اُس کا ہمسایہ جو کہ ایک یہودی تھا، چھت پر سے اُن کی باتیں سن رہا تھا۔ اُسے خزانے کا علم ہُوا تو اُس کے حصول کی خاطر کھنڈرات کی طرف چل پڑا مگر وہاں سانپوں اور بچھوؤں کے علاوہ کچھ نہ پایا۔ غصہ میں آ کر اُس نے سانپ اور بچھو اکٹھے کیے اور اپنے پڑوسی سے جھوٹ کا بدلہ لینے کے لئے اُس کی چھت پر سے صحن میں پھینک دیئے۔ نیچے گرتے ہی تمام سانپ اور بچھو سونا بن گئے۔ غریب مسلمان کو خدا نے آسمان سے روزی عطا فرمادی تھی۔ یہودی حیرت سے چیخ پڑا کہ سانپ اور بچھو سونے میں کیسے تبدیل ہو گئے؟ مسلمان نے اُسے بتایا کہ ہمارے پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اگر غنی ہونا چاہتے ہو تو مجھ پر صلوٰات بھیجو، خدا تمہیں آسمان سے روزی عطا فرمائے گا، یہ اُسی سبب سے ہے۔ یہودی کا دِل روشن ہو گیا اور اُس نے اُسی وقت اسلام قبول کر لیا۔ (درُود و سلام کی برکتیں ص ۱۰۱)

مُردہ زندہ ہوگیا

حضرت میثم تمار رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت علی علیہ السلام کے چند اصحاب رضی اللہ عنہم مسجد کوفہ میں تشریف فرما تھے کہ اچانک ایک دراز قد آدمی ریشمی قبا پہنے اور سر پر زرد عمامہ رکھے مسجد میں داخل ہُوا۔ اُس کی کمر کے گرد دو تلواریں لٹک رہی تھیں۔ لوگوں نے پوچھا کہ تم کون ہو؟ اُس نے جواب دیا کہ میں ساٹھ ہزار افراد کا پیغام بر ہوں جنہیں عقیمہ کہا جاتا ہے، اُن کے پاس ایک شخص کی میّت ہے جسے مرے ہُوئے عرصہ گزر چکا ہے اور وہ اُسے لیے ابھی مسجد میں داخل ہونے ہی والے ہیں، پھر وہ شخص امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام سے مخاطب ہُوا اور کہا کہ اگر آپ نے اُسے زندہ کر دیا تو ہم مان لیں گے کہ آپ حجتِ خدا ہیں وگرنہ ثابت ہو جائے گا کہ آپ کی خلافت برحق نہیں۔ حضرت علی علیہ السلام نے اُسے ایک اجمالی سا جواب دیا لیکن وہ شخص نہ مانا اور مردہ کو زندہ کرنے کا مطالبہ دُہرایا۔ تب حضرت علی علیہ السلام نے خدا تعالیٰ کی حمد وثنا کے بعد پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دُرود بھیجا اور فرمایا، ”آگاہ رہو کہ بنی اسرائیل کی گائے خدا کے نزدیک مجھ سے بہتر نہیں، کیونکہ اُس گائے کا ایک حصہ جب مردہ کے بدن پر مار کر محمد و

آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلوٰات بھیجی گئی تھی تو بنی اسرائیل کا وہ مردہ زندہ ہو گیا تھا۔ پس اے شخص! میرے اعضاء بھی مردہ کے بدن کے ساتھ مس کر و تا کہ وہ زندہ ہو جائے، کیونکہ میرے بدن کا ایک حصہ بنی اسرائیل کی مکمل گائے سے بہتر ہے''۔ تب میّت کو آپ علیہ السلام کے قدم مبارک سے لگایا گیا یا یہ کہ آپ علیہ السلام نے خود اپنا پاؤں مبارک اُسے لگایا اور فرمایا، ''اے مدرکہ بن حنظلہ! خدا کے حکم سے اُٹھ کر کھڑے ہو جاؤ کیونکہ خدا نے تمہیں علی ابن ابی طالب کے ذریعے زندہ کرنے کا ارادہ کر لیا ہے۔'' اچانک وہ جوان جس کا چہرہ سورج اور چاند کی طرح روشن تھا اُٹھ بیٹھا اور عرض کیا، ''اے جن وانس پر حجتِ خدا! لبیک لبیک''۔ وہ مردِ مومن ہمیشہ امیر المومنین علی علیہ السلام کی رکاب میں رہا اور آخر کار جنگِ صفین میں شہادت کے رُتبہ پر فائز ہُوا۔

(لمعات الانوار ص ۱۸۸)

مولا علی مشکل کشاء علیہ السلام کے دینار

روایت ہے کہ ایک جگہ چند کافر بیٹھے تھے۔ ایک سائل اُدھر آ نکلا اور سوال کیا۔ اُنہوں نے ازراہِ تمسخر کہا کہ تم علی ابن ابی طالب (علیہ السلام) کے پاس چلے جاؤ وہ تمہاری مدد کریں گے۔ سائل علی علیہ السلام کے حضور پہنچا اور دستِ سوال دراز کیا۔ آپ (علیہ السلام) کے پاس اُس وقت بظاہر ایسی کوئی چیز نہیں تھی

جس سے اُس کی مالی اعانت فرماتے اِس لیے دس بار درُود شریف پڑھ کر اُس کی ہتھیلی پر پھونک ماری اور فرمایا ہتھیلی بند کرلو، باہر جا کر کھول لینا۔ جب سائل اُن کافروں کے پاس پہنچا تو اُنہوں نے پوچھا کہ کیا کچھ ملا؟ سائل نے بند مٹھی کھول دی۔ اُس میں سونے کے دینار تھے۔

(راحۃ القلوب، ملفوظاتِ حضرت فریدالدین شکر گنج)

حضرت فریدالدین گنج شکر کے دینار

حضرت فریدالدین گنج شکر درُود پاک کے فضائل بیان فرما رہے تھے کہ پانچ درویش حاضر ہُوئے اور کہا کہ ہم مسافر ہیں، خانہ کعبہ کی زیارت کو جا رہے ہیں لیکن زادِ راہ نہیں ہے، ہماری مدد کیجیے۔ یہ سن کر حضرت نے مراقبہ کیا اور سر اُٹھا کر کھجور کی چند گٹھلیاں کچھ پھونک کر اُن درویشوں کو دے دِیں۔ درویش حیرانی سے بولے کہ حضرت! ہم اِن گٹھلیوں کا کیا کریں گے؟ آپ نے فرمایا کہ حیران کیوں ہوتے ہو اِن کو دیکھو تو سہی۔ اُنہوں نے دوبارہ دیکھا تو وہ سونے کے دیناروں میں بدل چکی تھیں۔ شیخ بدرالدین اسحاق کہتے ہیں کہ حضرت نے اُن گٹھلیوں پر درُود پڑھ کر پھونکا تھا جس کی برکت سے وہ سونے کے سکوں میں تبدیل ہوگئی تھیں۔ (راحۃ القلوب ص ۶۱، آبِ کوثر ص ۱۵۸)

رفعت ومنزلت کی وجہ

محمد بن سلیمان جزولی فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ دورانِ سفر نماز کا وقت آیا تو وضو کے لیے میں ایک کنویں کے پاس گیا مگر پانی نکالنے کا کوئی سبب میسّر نہ آیا۔ میں عالمِ حیرت میں اِدھر اُدھر دیکھ رہا تھا کہ ایک کم سن لڑکی نظر آئی۔ مجھ سے پوچھا کہ آپ کون ہیں؟ میں نے اپنا تعارف کرایا تو کہنے لگی کہ آپ کی تعریف تو بچے بچے کی زبان پر ہے مگر آپ بغیر رسی اور ڈول کے کنویں سے پانی نکالنے سے عاجز و متحیر؟ یہ کہہ کر اُس نے کنویں میں تھوک دیا۔ کنویں کا پانی اُبھر آیا اور زمین پر بہنے لگا۔ پس میں نے وضو کیا اور لڑکی سے کہا کہ اے لڑکی! تجھے خدا کی قسم! کچھ بتا کہ یہ رفعت ومنزلت تجھے کیسے حاصل ہوئی؟ لڑکی نے جواب دیا کہ اُس رسُولِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر دُرود کی کثرت سے جو ریگزار میں چلتا تھا تو جنگل و بیاباں کے جانور اُس کے دامنِ عاطفت سے لپٹ لپٹ کر یا رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صدائیں بلند کرتے اور فیوضِ بے انتہا حاصل کرتے تھے۔ محمد بن سلیمان جزولی کہتے ہیں کہ میں نے یہ سن کر قسم کھالی کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر دُرود شریف پر ایک کتاب لکھ کر دم لوں گا۔ آپ کی وہ کتاب ''دلائل الخیرات'' کے نام سے مشہور ہے۔

(کتاب: اللهم صل علی محمد و علی اله و صحبه و بارك و سلم، ص۱۰۲)

سنگ تراش

کُتیانہ، ریاست جوناگڑھ، ہندوستان میں ایک سنگ تراش رہا کرتا تھا جو عاشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مدینہ طیبہ کا دیوانہ تھا۔ دُرود وسلام سے اُسے بہت محبت ورغبت تھی۔ ایک بار ایامِ حج میں جب حجاج کے قافلے حرمین شریفین کی طرف رواں دواں تھے، اُس کی قسمت کا ستارہ چمکا۔ خواب میں دیکھا کہ وہ مسجد نبوی کے پاس حاضر ہے اور وہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی جلوہ فرما ہیں۔ گنبدِ خضرا کے انوار سے فضا منور ہو رہی ہے، نورانی مینار بھی ضوفشاں ہیں مگر ایک مینار کا کنگرہ شکستہ ہے۔ اتنے میں رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لب ہائے مبارکہ کو جنبش ہوئی اور فرمایا، ''ہمارے مینار کا ایک کنگرہ ٹوٹ گیا ہے، تم مدینہ میں آؤ اور اِس کنگرے کو ازسرِنو بنا دو۔''

جب آنکھ کھلی تو کانوں میں سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک کلمات گونج رہے تھے۔ مدینہ طیبہ کا بلاوا آچکا تھا مگر یہ سوچ کر آنکھوں سے آنسو چھلک پڑے کہ میں تو بہت غریب ہوں، میرے پاس مدینہ شریف کی حاضری کے وسائل کہاں؟ تب عشق نے ڈھارس بندھائی، بے تاب آرزو نے دلاسہ دیا کہ تمہیں تو خود سلطانِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بلایا ہے، تم وسائل کی فکر کیوں کرتے ہو؟ چنانچہ اُس نے رختِ سفر باندھا، اوزار کا تھیلا کندھے پر

چڑھایا اور ''پور بندر'' کی بندرگاہ کی طرف چل پڑا۔ بندرگاہ پر جہاز روانگی کے لیے تیار کھڑا تھا۔ مسافر پورے ہو چکے تھے، لنگر اُٹھا دیئے گئے تھے مگر عجیب تماشہ تھا کہ کپتان کی کوشش کے باوجود جہاز اپنی جگہ سے جنبش نہیں کر رہا تھا۔ اتنے میں جہاز کے عملہ میں سے کسی کی نظر دُور سے آتے ہوئے سنگتراش پر پڑی۔ وہ سمجھا کہ شاید کوئی زائر باقی رہ گیا تھا جو چلا آ رہا ہے۔ جہاز چونکہ گہرے پانی میں کھڑا تھا لہٰذا سنگتراش کو لینے کے لیے فوراً ایک کشتی روانہ کی گئی۔ وہ کشتی کے ذریعے سفینے میں سوار ہُوا۔ اُس کے سوار ہوتے ہی سفینہ جھومتا ہُوا چل پڑا۔ نہ اُس کے پاس ٹکٹ اور دیگر ضروری کاغذات تھے نہ کسی نے اُس سے طلب ہی کیے۔ آخر کار وہ مدینہ طیبہ پہنچ گیا اور اشکبار آنکھوں سے روضہء اقدس پر حاضری دی پھر باہر آ کر خواب میں دکھائی گئی جگہ کا جائزہ لینے لگا۔ مینار کا ایک کنگرہ واقعی شکستہ تھا۔ اچانک حرم کے خدام کی نظر اُس پڑی اور وہ پکار اُٹھے، ''ارے یہ تو وہی ہے جس کا حلیہ ہمیں دکھایا گیا ہے''۔ (گویا حرم شریف کے خدام کو اُس کی شناخت کروائی جا چکی تھی) پس سنگتراش خدام کی مدد سے مینار پر چڑھا اور حسبِ حکم کنگرہ کو ازسرِ نو بنانے لگا۔

اَلْاَمْــرُ فَـوْقَ الْاَدَبْ یعنی ''حکم ادب پر فوقیت رکھتا ہے'' کے تحت وہ مینار پر

چڑھا تھا۔ اگر رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلَّم کا حکم یا اجازت نہ ہوتو کوئی شخص بھی روضۂ اطہر کے گنبد و مینار پر جانے کی جسارت نہیں کر سکتا۔ پس جب سنگتراش کی بیتاب روح نے گنبدِ خضرا کا قرب پایا تو بیقراری اور اضطراب حد سے بڑھ گیا۔ تعمیلِ ارشاد ہو چکی تھی۔ مینار کا کنگرہ مکمل ہو گیا تھا اور اب اُسے نیچے آنا تھا لیکن رُوحِ مضطر نے لوٹنے سے انکار کر دیا۔ اُس کا بدن تو نیچے آ گیا لیکن رُوح سبز گنبد کی رعنائیوں پر نثار ہو گئی۔ (فیضانِ سُنت باب فیضانِ درُودوسلام ص ۱۴۵)

تقسیمِ ہند کے موقع پر ایک مسلمان کی مدد

مولانا راغب احسن لکھتے ہیں کہ تقسیمِ ہند کے وقت میں کلکتہ کے ایک مکان کی چوتھی منزل پر مقیم تھا۔ بھارتی حکومت نے میری گرفتاری کے احکام جاری کر دیئے۔ سپرنٹنڈنٹ پولیس اپنی نفری کے ساتھ گرفتاری کے لیے آیا اور مکان کو گھیرے میں لے لیا۔ مجھے خبر ہوئی تو میں نے ضروری کاغذات بغل میں دبائے اور درُود شریف کا وِرد کرتا ہُوا کمرے سے باہر آ گیا۔ میں سیڑھیاں اُتر رہا تھا اور سپرنٹنڈنٹ پولیس اپنے سپاہیوں کے ساتھ سیڑھیاں چڑھ رہا تھا، کوئی بھی مجھے نہ دیکھ سکا حالانکہ سپرنٹنڈنٹ مجھے اچھی طرح جانتا تھا۔ میں ہوائی اڈہ پہنچا، اپنے نام سے ڈھاکہ کے لیے ٹکٹ خریدا اور کلکتہ سے ڈھاکہ پہنچ گیا۔ (آبِ کوثر ص ۱۸۳)

۱۹۶۵ء کی پاک بھارت جنگ

روز نامہ کوھستان کی ۲۵ اکتوبر ۱۹۶۵ء کی اشاعت میں ایس اے زبیری کا بیان ہے کہ ۱۹۶۵ء کی پاک بھارت جنگ میں بھارت نے شرمن ٹینکوں، ٹینک شکن توپوں، بکتر بند گاڑیوں اور خود کار ہتھیاروں سے لیس ہو کر حملہ کر دیا۔ سیالکوٹ کے محاذ پر مجھے حکم ملا کہ اللہ کا نام لے کر دشمن پر حملہ کر دو۔ چنانچہ میں اور میرے چند ساتھی دُرود پاک کا وِرد کرتے ہُوئے صرف چار ٹینکوں کے ساتھ دشمن پر چڑھ دوڑے۔ ہمارے دیکھتے ہی دیکھتے دشمن کے شرمن ٹینک خاکستر ہو گئے اور اُس کا غرور خاک میں مل گیا۔ (آبِ کوثر ص ۱۶۶)

قدرتُ اللہ شہاب

قدرتُ اللہ شہاب تقسیم ہند سے پہلے اہم ترین سرکاری عہدوں پر فائز رہے۔ قیام پاکستان کے بعد پاکستان کے کئی صدور کے ساتھ کام کیا۔ ملازمت کے ایک دور میں جھنگ کے ڈپٹی کمشنر بھی رہے۔ اپنی خودنوشت ''شہاب نامہ'' میں اپنے زمانہ طالب علمی کا ایک واقعہ بیان کرتے ہیں۔ اُنھیں ورنیکلر فائنل کے امتحان کے لیے اپنے گھر سے میلوں دور امتحانی مرکز تک پیدل چل کر جانا پڑتا تھا۔ وہ منھ اندھیرے گھر سے نکلتے اور درود شریف پڑھتے ہوئے امتحانی مرکز کی طرف چل پڑتے۔ وہ لکھتے ہیں:

’’میں با آوازِ بلند دُرود شریف کا وِرد کرتا آگے بڑھ گیا۔ دُرود شریف پڑھتے پڑھتے آہستہ آہستہ میری رگوں میں جمی ہوئی برف پگھلنے لگی۔ پھر جسم پر ہلکی ہلکی حرارت کی ٹکور ہونے لگی۔ اِس کے بعد ایسا محسوس ہوا جیسے میں نے الیکٹرک بلینکٹ (برقی کمبل) اوڑھا ہوا ہو۔ تین سوا تین گھنٹے کے بعد جب میں امتحان کے ہال میں پہنچا تو خاصا پسینہ آیا ہوا تھا۔ میں نے آرام سے پرچہ کیا اور پھر ہال سے اُٹھ کر دُرود شریف پڑھتا ہوا خراماں خراماں شام تک گھر پہنچ گیا۔ امتحان کے باقی آٹھ دن بھی اِسی لائحہ عمل پر بڑی پابندی سے کاربند رہا۔ جب نتیجہ نکلا تو ورنیکلر فائنل کا وظیفہ تو مجھے صرف دو برس کے لیے ملا، لیکن دُرود شریف کا وظیفہ میرے نام تاحیات لگ گیا۔ یہ ایک ایسی نعمت مجھے نصیب ہوئی جس کے سامنے کرم بخش کے سارے ’’اچھے‘‘ گرد تھے۔ اس کے لیے نہ پرانی باؤلی کے پانی میں رات کو دو دو پہر ایک ٹانگ پر کھڑا ہونا پڑتا تھا نہ کنوئیں میں اُلٹا لٹک کر چلّہ معکوس کھینچنے کی ضرورت تھی۔ نہ گگا ماڑی میں ڈھول کی تال پر کئی کئی گھنٹے ’’حال‘‘ کھیلنے کی حاجت تھی۔ نہ مراقبے کی شدت تھی، نہ مجاھدے کی حدت تھی، نہ ترکِ حیوانات، نہ ترکِ لذات، نہ تقلیلِ طعام، نہ تقلیلِ کلام، نہ تقلیلِ اختلاط مع الانام، نہ رجعت کا ڈر، نہ وساوس کی فکر، نہ خطرات کا خوف۔ یہ تو بس ایک تختِ طاؤس تھا جو

اَن دیکھی لہروں کے دوش پر سوار آ گے ہی آ گے، اُوپر ہی اُوپر رواں دواں رہتا تھا۔ درود شریف نے میرے وجود کے سارے کے سارے اُفقوں کو قوسِ قزح کی لطیف رداؤں میں لپیٹ دیا۔ گھپ اندھیروں میں مہین مہین سی شعاعیں رَچ گئیں، جنہیں نہ خوف وہراس کی آندھیاں بجھا سکتی تھیں نہ افکار وحوادث کے جھونکے ڈگمگا سکتے تھے۔ تنہائی میں انجمن آرائی ہونے لگی۔ بھری محفل میں حجروں کی خلوت سما گئی۔ دِل شاد، روح آباد، جسم یوں گویا کششِ ثقل سے بھی آزاد۔ سب سے بڑی بات یہ تھی کہ دُرود شریف کی برکت سے پردۂ خیال پر ایک ایسی بابرکت ذات کے ساتھ قربت کا احساس جاری و ساری رہتا تھا جس کے پاؤں کی خاک اغواث اور اقطاب اور اوتاد وابدال کی آنکھ کا سرمہ، جس کے قدموں میں دنیا کامران اور عقبیٰ بھی بامراد، جس کے ذِکر کے نُور سے عرش بھی سربلند اور فرش بھی سرفراز، جس کا ثانی نہ پہلے پیدا ہُوا، نہ آگے کبھی ہوگا اور جس کی آفرینش پر رب البدیع الخالق الباری المصور نے اپنی صناعی کی پوری شان تمام کردی۔"

بَلَغَ الْعُلٰی بِکَمَالِہٖ　　کَشَفَ الدُّجیٰ بِجَمَالِہٖ
حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ　　صَلُّوا عَلَیْہِ وَآلِہٖ

(شہاب نامہ ص۱۰۴)

تیرھواں باب

﴿صلوٰات اور حیوانات﴾

صلوٰات اور شہد کی مکھی

روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرما تھے کہ شہد کی مکھی دربارِ رسالت میں حاضر ہوئی۔ وہ کبھی جسمِ اقدس پر فدا ہوتی تھی کبھی لباسِ مطہر پر نثار۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا کہ یہ شہد کی مکھی ہماری ضیافت کرنا چاہتی ہے، اِس نے فلاں مقام پر ہمارے لیے شہد رکھا ہے آپ جا کر لے آیئے۔ اِس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شہد کی مکھی سے دریافت فرمایا کہ تمہاری غذا تو کڑوے کسیلے پھول اور کلیاں ہیں پھر وہ شہد میں کیسے تبدیل ہو جاتے ہیں؟ اُس نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! یہ شیرینی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک وجود کی برکت سے ہے کیونکہ جب ہم پھولوں اور کلیوں کا رس چوستی ہیں تو بحکمِ خدا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر تین مرتبہ دُرود بھیجتی ہیں جس کی برکت سے کڑوے کسیلے پھول اور کلیاں شیریں شہد میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔ (۴۳، خزینۃ الجواہر ص ۶۵، مقاصد السالکین ص ۵۳)

صلوٰات اور اُونٹنی

حضرت ابنِ عباسؓ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ کچھ لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے کہا کہ یہ اعرابی جس اونٹنی پر آیا ہے وہ چوری کی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اعرابی کا موقف معلوم کیا تو اُس نے سر کو جھکا لیا اور اپنی اُنگلی زمین پر مارنے لگا۔ اِسی اثنا میں دروازے کے پیچھے سے اُونٹنی گویا ہوئی، ''اے اللہ کے رسُول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! اللہ نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کو مبعوث برحق کیا اور بشیر ونذیر بنا کر بھیجا، میں گواہی دیتی ہوں یہ شخص چور نہیں ہے، اِس نے مجھے اپنے مال سے خریدا ہے، تہمت لگانے والے خود چور ہیں''۔ تب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اعرابی سے پوچھا، ''کیا بات ہے جو تُو نے اپنی اُنگلی زمین پر ماری اور اُونٹنی نے تمہارے حق میں گواہی دی؟'' اعرابی نے کہا، ''یا رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! میں نے دُعا مانگی تھی کہ بارالٰہا! میں نے یہ کام نہیں کیا اور اِس اُونٹنی کی ملکیت میں اور کوئی شریک بھی نہیں ہے اور تیرا حکم ہماری باتوں سے افضل ہے، پھر میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور آپ کی آل علیہم السلام پر صلوٰات بھیجی''۔ تب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا، ''اللہ نے مجھے برحق نبی مبعوث کیا ہے۔ میں نے دیکھا کہ یہاں ملائکہ کا اتنا ہجوم ہو گیا تھا کہ لگتا تھا شہر کی دیواریں ٹوٹ

جائیں گی، وہ تیری سچائی کی گواہی دے رہے تھے۔ (درود وسلام کی برکتیں، الروض، الفائق)

صلوٰات اور کیڑا

روایت ہے کہ ایک دن ابوجہل مسجد الحرام کے دروازے کے پاس بیٹھا ہوا تھا، پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد سے باہر تشریف لائے تو وہ اپنا ہاتھ آستین سے باہر لایا اور کہنے لگا کہ یا محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) بتایئے کہ میری مٹھی میں کیا ہے؟ اگر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے صحیح جواب دیا تو میں اپنے ساتھیوں سمیت آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر ایمان لے آؤں گا۔ حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تیرے ہاتھ میں ایک ڈبیا ہے جو ٹاٹ کے کپڑے میں لپٹی ہوئی ہے۔ اِس ڈبیا کے اندر تین موتی ہیں، اِن میں سے ایک سوراخ شدہ ہے دوسرا آدھا سوراخ شدہ اور تیسرا بغیر سوراخ کے ہے۔ اِس ڈبیا میں ایک لعل بھی ہے جس کے اندر ایک سرخ کیڑا ہے۔ کیڑے کے منہ میں ایک سبز پتا ہے۔

ابوجہل کہنے لگا کہ یہ سب تو ٹھیک ہے لیکن کیڑے اور سبز پتے کا علم کیسے ہو؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ لعل توڑ دو معلوم ہو جائے گا۔ ابوجہل کہنے لگا کہ میں اِس قیمتی لعل کو کیسے توڑ دوں؟ ایک صحابیؓ کہنے لگے کہ اپنے لعل کی قیمت لگا کر اِسے توڑ دو، اگر رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بات (معاذ اللہ) درست نہ ہوئی

تو قیمت میں ادا کروں گا۔ ابوجہل اِس پر راضی ہو گیا۔ جب لعل توڑا گیا تو سب نے دیکھا کہ اُس میں ایک چھوٹا سا کیڑا منہ میں سبز پتا لیے ہوئے موجود تھا۔

رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کیڑے سے دریافت فرمایا کہ تم کب سے اِس لعل میں ہو؟ کیڑے نے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں سلام عرض کیا پھر کہا کہ مجھے معلوم نہیں لیکن اللہ تعالیٰ مجھے روزانہ تین سبز پتے عطا فرماتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ تیرا ذِکر اور تسبیح کیا ہے؟ کیڑا کہنے لگا کہ خدا نے مجھے روزانہ دس مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر درُود بھیجنے کا حکم دیا ہے جس کی برکت سے وہ مجھے روزی فراہم کرتا ہے۔ (فوائد الصلوٰات ص ۱۷)

صلوٰات اور مچھلی

روایت ہے کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو ایک مچھلی لا کر دی جو باوجود ہزار کوشش کے پکائی نہ جا سکی۔ ایسا لگتا تھا کہ آگ اُس پر بے اثر ہو گئی تھی۔ وہ شخص مچھلی لے کر حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا اور تمام ماجرا عرض کیا۔ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مچھلی سے دریافت فرمایا کہ تجھ پر آگ کا اثر کیوں نہ ہوا؟ اللہ قادرِ مطلق کے اذن سے اور رسُول گرامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حکم

سے مچھلی گویا ہوئی کہ یا رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی اہلبیتِ اطہار (علیہم السلام) کے وجودِ مبارک کی برکت سے آگ مجھ پر اثر نہ کرسکی۔ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ سمندر میں کشتی پر سوار ایک مسافر نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی اہلبیتِ اطہار (علیہم السلام) پر صلوٰات بھیجی تھی اور میں نے اُس صلوٰات کو سن کر دہرایا تھا۔اُس وقت ہاتف غیبی نے آواز دی کہ اے مچھلی! تیرا جسم آگ پر حرام ہوگیا ہے۔

(خزینۃ الجواہر ص۵۸۶)

صلوٰات اور ہرنی

راویت ہے کہ ایک شخص نے ایک ہرنی کو شکار کیا۔وہ اُسے پکڑ کر لے جا رہا تھا کہ اُس کا گزر رحمتِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس سے ہُوا۔اللہ تعالیٰ نے ہرنی کو قوتِ گویائی عطا فرمائی اور اُس نے بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں عرض کیا کہ یارسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میرے چھوٹے بچے ہیں جو اِس وقت بھوکے ہیں۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شکاری کو حکم دیں کہ وہ اِس وقت مجھے چھوڑ دے، میں بچوں کو دودھ پلا کر واپس آجاؤں گی۔شاہِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تُو واپس نہ آئی تو؟ ہرنی نے جواب دیا کہ اگر میں واپس نہ آؤں تو مجھ پر اللہ

کی لعنت ہو جیسے اُس شخص پر لعنت ہوتی ہے جس کے سامنے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذِکرِ مبارک ہو اور وہ آپ پر درُود نہ بھیجے، یا جیسی لعنت اُس شخص پر ہوتی ہے جو نماز پڑھے اور پھر دُعا نہ مانگے۔ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شکاری کو حکم دیا کہ اِسے چھوڑ دو، میں اِس کا ضامن ہوں۔ پس شکاری نے ہرنی کو چھوڑ دیا۔ ہرنی اپنے بچوں کو دودھ پلا کر واپس آ گئی۔ اُس وقت جبرائیل علیہ السلام بارگاہِ نبوّت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اللہ تعالیٰ سلام بھیج رہا ہے اور یہ ارشاد فرما رہا ہے کہ مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم، میں آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی اُمت کے لیے اِس سے بھی زیادہ مہربان ہوں جتنا یہ ہرنی اپنے بچوں کے لیے ہے اور میں آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی اُمت کو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی طرف لوٹاؤں گا جیسے یہ ہرنی آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی طرف لوٹ کر آئی ہے۔ (القول البدیع ص ۱۴۸، نزہۃ المجالس)

کتاب نزہۃ المجالس میں ہے کہ شکاری نے ہرنی کو چھوڑ دیا اور مسلمان ہو گیا۔

صلوٰات اور گھوڑا

روایت ہے کہ حضرت امام رضا علیہ السلام کے سامنے ایک سرکش گھوڑا کھڑا تھا اور لوگ آپ علیہ السلام کو اُس گھوڑے پر سوار ہونے سے منع کر رہے تھے۔ اِسی

دوران ایک سات سالہ بچہ آگے آیا اور آپ علیہ السلام سے گھوڑے پر سوار ہونے کی اجازت چاہی۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ اِس سرکش گھوڑے پر تم کیسے سوار ہو سکتے ہو؟ بچے نے عرض کیا کہ میں سو مرتبہ دُرود پڑھوں گا اور آپ کی ولایت کا تصور کرتے ہوئے اِس پر سوار ہو جاؤں گا۔ آپ علیہ السلام نے اجازت مرحمت فرمائی اور پھر بچے نے گھوڑے کو اتنا دوڑایا کہ گھوڑا پسینے سے شرابور ہو گیا۔ (دُرودو سلام کی برکتیں ص ۵۹)

صلوٰات اور درندے

حضرت عارف بن عباد سے روایت ہے کہ حضرت ابوالحسن شاذلی نے فرمایا کہ میں سفر میں تھا اور ایک رات ایسی جگہ پہنچا جہاں خوفناک درندوں کی کثرت تھی۔ درندے میرے درپئے آزار تھے پس میں ایک اُونچے ٹیلے پر بیٹھ گیا اور کہا کہ خدا کی قسم! میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دُرود شریف پڑھوں گا کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے کہ جو شخص مجھ پر ایک بار دُرود شریف بھیجتا ہے اللہ عزوجل اُس پر دس بار دُرود (یعنی رحمت) بھیجتا ہے۔ جب اللہ عزوجل مجھ پر رحمت بھیجے گا تو میں اُس کی رحمت میں رات گزاروں گا۔ چنانچہ میں نے ایسا کیا اور رات بھر ہر خوف سے آزاد رہا۔ (فیضانِ سنت ص ۱۸۰)

صلوٰات اور سانپ

روایت ہے کہ ایک شخص کا انتقال ہو گیا۔ اُس کے لیے قبر کھودی گئی تو قبر میں ایک خوفناک کالا سانپ نظر آیا۔ لوگوں نے گھبرا کر وہ قبر بند کردی اور دُوسری جگہ نئی قبر کھودی۔ وہاں بھی وہ خوفناک سانپ دکھائی دیا، پس اُس قبر کو بھی بند کر دیا گیا۔ تیسری جگہ قبر کھودی گئی تو وہی سانپ وہاں بھی موجود تھا۔ اِس مرتبہ وہ انسانی آواز میں گویا ہوا اور کہا کہ تم جہاں بھی قبر کھودو گے میں وہاں پہنچ جاؤں گا۔ لوگوں نے اُس سے پوچھا کہ اِس قہر و غضب کی کیا وجہ ہے؟ سانپ بولا، ”یہ شخص جب بھی سرکارِ مدینہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کا نامِ گرامی سُنتا تھا تو دُرود پڑھنے میں بخل کرتا تھا۔ اب میں اِس بخیل کو سزا دیتا رہوں گا“۔

(فیضان سُنت باب فیضان دُرود و سلام ص ۱۹۸، شفاء القلوب)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ ۝

چودھواں باب

﴿منتخب دُرود شریف﴾

دُرودِ ابراہیمی

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ

کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ

کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط

ترجمہ: اے اللہ دُرود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) اور محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کی آل (علیہم السلام) پر

جس طرح تُو نے دُرود بھیجا ابراہیم (علیہ السلام) پر اور ابراہیم (علیہ السلام) کی آل (علیہم السلام) پر

بے شک تُو تعریف کیا گیا بزرگی والا ہے۔

اے اللہ برکت دے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) اور محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کی آل (علیہم السلام) کو

جس طرح تُو نے برکت دی ابراہیم (علیہ السلام) اور ابراہیم (علیہ السلام) کی آل (علیہم السلام) کو

بے شک تُو تعریف کیا گیا بزرگی والا ہے۔

فضائل: اِس دُرود پاک میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا نام آتا ہے اس لیے اس

کو درُود ِابراہیمی کہتے ہیں۔ روایت ہے کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام بیت اللہ کی تعمیر سے فارغ ہُوئے تو آپ (علیہ السلام) نے اپنی دُعا میں کہا کہ یا اللہ! نبی آخر الزماں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت سے جو بوڑھا اِس گھر کی طرف منہ کر کے دو رکعت نماز پڑھے تو اُس کے حق میں میری شفاعت قبول فرما۔ اِس پر حضرت ہاجرہ، حضرت سارہ، حضرت اسحاق اور حضرت اسماعیل (علیہم السلام) نے آمین کہی۔ پھر حضرت اسماعیل علیہ السلام نے دُعا مانگی کہ اے اللہ! محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت سے جو نوجوان اِس گھر کی طرف منہ کر کے دو رکعت نماز پڑھے تو اُس کے حق میں میری شفاعت قبول فرما۔ سب نے پھر آمین کہی۔ تب حضرت اسحاق علیہ السلام نے دُعا مانگی کہ یا اللہ! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت سے جو ادھیڑ عمر اِس گھر کی طرف منہ کر کے دو رکعت نماز پڑھے تو اُس کے حق میں میری شفاعت قبول فرما۔ تمام اہلِ خانہ نے پھر آمین کہی۔ پھر حضرت سارہ نے دُعا کی کہ یا الٰہی! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت سے جو عورت اِس گھر کی طرف منہ کر کے دو رکعت نماز پڑھے تو اُس کے حق میں میری شفاعت قبول فرما۔ سب نے کہا آمین۔ آخر میں حضرت ہاجرہ نے دُعا کی کہ یا اللہ! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت سے جو لڑکی اِس گھر کی طرف منہ کر کے دو رکعت نماز پڑھے تو اُس کے حق میں میری شفاعت قبول فرما۔ اِس

پر سب نے پھر آمین کہی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور اُن کے خاندان کا یہ بیش قیمت تحفہ جناب خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت کے حق میں پیش کیا گیا تھا چنانچہ اِس کے بدلے میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تعلیم کردہ دُرودِ ابراہیمی کی صورت میں خاندانِ ابراہیم علیہ السلام کے حق میں دُعا کرتی ہے۔

اِس دُرود پاک سے معلوم ہوتا ہے کہ سرورِ انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے جد حضرت ابراہیم علیہ السلام سے بہت محبت تھی اور شاید اسی محبت کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ایک فرزند کا نام ابراہیم رکھا۔

ایک روایت کے مطابق شبِ معراج حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا تھا کہ اپنی اُمت کو میرا سلام کہہ دیجیے گا۔ اِس سلام کے جواب میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دُرودِ ابراہیمی کی صورت میں اُن پر سلام بھیجا۔

یہ دُرود بہت افضل ہے کیونکہ اِس کے الفاظ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تعلیم کردہ ہیں، اِس کی سند صحیح بخاری کی یہ روایت ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ نے کہا کہ ہم کعب بن عجرہ سے ملے، اُنہوں نے کہا کہ کیا میں تمہیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث سناؤں؟ ہم نے کہا کہ فرمائیے! پس اُنہوں نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ ہم نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے درخواست کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ

(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر درُود بھیجنا تو ہمیں معلوم ہو چکا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اِس کا طریقہ بھی ارشاد فرما دیجیے۔ اِس پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ درُود پاک تعلیم فرمایا۔

یہ درُود دینی و دنیاوی فیوض و برکات اور اللہ تعالیٰ کی رحمت و برکت اور خوشنودی حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ اِس کے وِرد سے اللہ تعالیٰ کی مدد شامل حال رہتی ہے۔ حاجات پوری ہوتی ہیں، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت نصیب ہوتی ہے، تنگدستی دُور ہوتی ہے، مال واسباب میں برکت پیدا ہوتی ہے، خاتمہ بالایمان ہوتا ہے اور آخرت کی زندگی سے متعلقہ تمام منازل آسان ہو جاتی ہیں۔

(کتاب: صلوا علیہ والہ ص ۱۶۱)

ایک اور درُودِ ابراہیمی

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ

کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ

وَ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ

کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ

فِی الْعٰلَمِیْنَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ○

ترجمہ: اے اللہ درُود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی آل (علیہم السلام) پر

جس طرح تُو نے درُود بھیجا ابراہیم (علیہ السلام) پر اور ابراہیم (علیہ السلام) کی آل (علیہم السلام) پر

اے اللہ برکت دے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی آل (علیہم السلام) کو

جس طرح تُو نے برکت دی ابراہیم (علیہ السلام) اور ابراہیم (علیہ السلام) کی آل (علیہم السلام) کو

دونوں عالم میں، بے شک تُو تعریف کیا گیا بزرگی والا ہے۔

فضائل: ''بخاری'' میں رقم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ پاک ہے کہ جس نے اِس درُود کا وِرد کیا بروزِ قیامت میں اُس کے ایمان کی گواہی دوں گا اور اُس کی سفارش کروں گا۔ بعض بزرگوں نے کہا ہے کہ اِس درُود شریف کا وِرد رویتِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا باعث ہے۔

(کتاب: اللھم صل علی محمد و علی الہ وصحبه وبارك وسلم ص ١٢٤)

درُودِ جامع ابراہیمی

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ

كَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی سَیِّدِنَا اِبْرَاهِیْمَ وَ عَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا اِبْرَاهِیْمَ

اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ

كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓی سَیِّدِنَا اِبْرَاهِیْمَ وَ عَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا اِبْرَاهِیْمَ

اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط

اَللّٰھُمَّ وَتَرَحَّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ

كَمَا تَرَحَّمْتَ عَلٰٓی سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ

اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط

اَللّٰھُمَّ تَحَنَّنْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ

كَمَا تَحَنَّنْتَ عَلٰٓی سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ

اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط

اَللّٰھُمَّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ

كَمَا سَلَّمْتَ عَلٰٓی سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ

اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط

ترجمہ: الٰہی درُود بھیج ہمارے آقا محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

اور ہمارے آقا محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی آل (علیہم السلام) پر

جس طرح تُو نے درُود بھیجا ہمارے آقا ابراہیم (علیہ السلام) پر اور ہمارے آقا ابراہیم (علیہ السلام) کی آل پر، بے شک تُو تعریف کیا گیا بزرگی والا ہے۔

الٰہی برکتیں نازل فرما ہمارے آقا محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور ہمارے آقا محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی آل (علیہم السلام) پر جس طرح تُو نے برکتیں نازل فرمائیں ہمارے آقا ابراہیم (علیہ السلام) اور

ہمارے آقا ابراہیم (عَلَیْہِ السَّلَام) کی آل پر، بے شک تُو تعریف کیا گیا بزرگی والا ہے۔

الٰہی رحمتیں نازل فرما ہمارے آقا محمد (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم) اور ہمارے آقا محمد (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم) کی آل (عَلَیْہِمُ السَّلَام) پر جس طرح تُو نے رحمتیں نازل فرمائیں ہمارے آقا ابراہیم (عَلَیْہِ السَّلَام) اور ہمارے آقا ابراہیم (عَلَیْہِ السَّلَام) کی آل پر، بے شک تُو تعریف کیا گیا بزرگی والا ہے۔

اے اللہ! مہربانی فرما ہمارے آقا محمد (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم) اور ہمارے آقا محمد (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم) کی آل (عَلَیْہِمُ السَّلَام) پر، جس طرح تُو نے مہربانی فرمائی ہمارے آقا ابراہیم (عَلَیْہِ السَّلَام) اور ہمارے آقا ابراہیم (عَلَیْہِ السَّلَام) کی آل پر، بے شک تُو تعریف کیا گیا بزرگی والا ہے۔

اے اللہ! اور سلام بھیج ہمارے آقا محمد (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم) اور ہمارے آقا محمد (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم) کی آل (عَلَیْہِمُ السَّلَام) پر، جس طرح تُو نے سلام بھیجا ہمارے آقا ابراہیم (عَلَیْہِ السَّلَام) اور ہمارے آقا ابراہیم (عَلَیْہِ السَّلَام) کی آل پر، بے شک تُو تعریف کیا گیا بزرگی والا ہے۔

فضائل: یہ ابراہیمی دُرود جامع الفاظ میں ہے جسے حضرت محمد بن سلیمان الجزولی نے دلائل الخیرات میں لکھا ہے۔ یہ دُرود نہایت جامع فوائد کا حامل ہے۔ اِسے پڑھنے سے دُنیا و آخرت میں بھلائی حاصل ہوگی، عذابِ دوزخ سے چھٹکارا ملے گا، خطائیں معاف ہوں گی اور خاتمہ بالخیر ہوگا۔ اِس دُرود پاک کی برکت سے دُرود پڑھنے والے کی عبادت کے ذوق وشوق میں اضافہ ہوگا اور لوگوں میں معزز اور مکرم ہو جائے گا۔ (کتاب: صلوا علیہ والہٖ ص ۳۷۲)

درود ِسرورِکائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ
کَمَاصَلَّیْتَ عَلٰی سَیِّدِنَااِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط
وَ بَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَامُحَمَّدٍ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ
کَمَابَارَکْتَ عَلٰی سَیِّدِنَااِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَجِیْدٌ ط

ترجمہ: الٰہی درُود بھیج ہمارے سرداراور اُمیّ نبی محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور ہمارے سردار محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی آل (علیہم السلام) پر جیسے تُو نے درُود بھیجا ہمارے سردار ابراہیم (علیہ السلام) پر، بے شک تُو خوبیوں سے سراہاہُوا بزرگ ہےاور برکت نازل فرما ہمارے سرداراور اُمیّ نبی محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پراور ہمارے سردار محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی آل (علیہم السلام) پر، جیسے برکت نازل فرمائی تُو نے ابراہیم (علیہ السلام) پر، بے شک تو خوبیوں سے سراہا ہُوا بزرگ ہے۔

اِس درُودشریف کے متعلق ''ابنِ حبان'' اور'' حاکم'' میں حضرت عبداللہ بن مسعود انصاریؓ سے روایت ہے کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ ایک شخص آیا اورآپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے بیٹھ گیا۔ پھر کہنے لگا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درُود بھیجنا تو ہم نے جان لیا مگر نماز میں

کس طرح درُود پڑھیں؟ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کا کہنا ہے کہ آپ ﷺ خاموش ہوگئے، یہاں تک کہ ہم نے خیال کیا کہ یہ شخص یہ سوال نہ پوچھتا تو اچھا تھا۔ پھر حضور ﷺ نے فرمایا جب تم درُود بھیجو تو یوں کہو:

" اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ
كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط
وَ بَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ
كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط "

(صلوا علیہ والہ ص ۳۷۰، حصن حصین ص ۱۳۷)

حبیبِ خدا حضرت محمد مصطفٰی ﷺ کا درُود پاک

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِهٖ
كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓی سَیِّدِنَا وَ مَوْلٰنَا اِبْرَاھِیْمَ
وَ بَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا وَ مَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ
كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓی سَیِّدِنَا وَ مَوْلٰنَا اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ
فِی الْعٰلَمِیْنَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط

ترجمہ: الٰہی درُود بھیج ہمارے آقا و مولا محمد (ﷺ) اور اُن کی آل (علیہم السلام) پر جس طرح تُو نے درُود بھیجا ہمارے آقا و مولا ابراہیم (علیہ السلام) پر اور برکتیں نازل فرما

ہمارے آقا و مولا محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور ہمارے وآقا و مولا محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی آل (علیہم السلام) پر

جس طرح تُو نے برکت دی ہمارے آقا و مولا ابراہیم (علیہ السلام) اور ابراہیم (علیہ السلام)

کی آل کو، بے شک تُو تمام جہانوں میں تعریف کیا گیا بزرگی والا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی درُود شریف کے جو الفاظ ''نسائی'' میں رقم ہیں انہیں مُولِّف دلائل الخیرات نے مندرجہ بالا انداز میں بیان کیا ہے۔ اِس درُود پاک کے الفاظ بھی درُودِ ابراہیمی جیسے ہیں اور اِس کے فیوض و برکات بھی وہی ہیں جو درُودِ ابراہیمی کے ہیں۔

(صلوا علیہ والہٖ ص ۱۷۳، نسائی جلد اوّل، دلائل الخیرات)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک اور درُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ

کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ

وَ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ

وَ عَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ وَتَرَحَّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ

کَمَا تَرَحَّمْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ ○

حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ○

ترجمہ: اے اللہ درُود نازل فرما محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر اور محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی آل (علیہم السلام) پر

جیسے تُو نے درُود نازل فرمایا ابراہیم (علیہ السلام) اور آلِ ابراہیم (علیہ السلام) پر

اور برکت نازل فرما محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر اور محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی آل (علیہم السلام) پر

جیسے تُو نے برکتیں نازل فرمائیں ابراہیم (علیہ السلام) پر اور آلِ ابراہیم (علیہ السلام) پر

اور رحمت بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر اور محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی آل (علیہم السلام) پر

جیسے تُو نے رحمت بھیجی ابراہیم (علیہ السلام) پر اور آلِ ابراہیم (علیہ السلام) پر

(تُو) تعریف کیا گیا بزرگ ہے۔

فضائل: یہ بھی درُودِ ابراہیمی ہے۔ اِس درُود کے الفاظ میں لفظ ''رحمت'' کا اضافہ ہے۔ یہ درُود ایک حدیثِ مبارکہ میں اِسی طرح مذکور ہُوا ہے۔ جو شخص اِس درُود شریف کو پڑھے گا اُسے درُودِ ابراہیمی والے فیوض و برکات ہی حاصل ہوں گے۔ (صلوا علیہ والہ ص ۳۷۴)

درُودِ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ

وَرَسُوْلِكَ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ

صَلٰوةً تَكُوْنُ لَكَ رِضًی وَّ لَهٗ جَزَآءً وَّلِحَقِّهٖ اَدَآءً وَّاَعْطِهِ الْوَسِيْلَةَ

وَالْفَضِيْلَةَ وَ الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ الَّذِیْ وَعَدْتَّهٗ وَ اجْزِهٖ

عَنَّا مَا هُوَ اَهْلُهٗ وَاجْزِهٖ اَفْضَلَ مَا جَازَيْتَ نَبِيًّا عَنْ قَوْمِهٖ

وَ رَسُوْلًا عَنْ اُمَّتِهٖ وَ صَلِّ عَلٰی جَمِیْعِ اِخْوَانِهٖ

مِنَ النَّبِیّٖنَ وَالصّٰلِحِیْنَ یَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ○

ترجمہ: الٰہی اپنے (برگزیدہ) بندے اور رسول نبی اُمّی محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) اور محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کی آل (علیہم السلام) پر درُود نازل فرما، اے اللہ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) اور محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کی آل (علیہم السلام) پر ایسا درُود نازل فرما جو تیری رضا کا ذریعہ ہو اور حضور (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کے لیے پورا بدلہ ہو اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کے حق کی ادائیگی ہو اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کو وسیلہ اور فضیلت اور مقامِ محمود عطا فرما کہ جس کا تُو نے وعدہ کیا ہے اور حضور (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کو ایسی جزا عطا فرما جو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کے شایانِ شان ہو اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کو اُن سب سے افضل بدلہ عطا فرما جو تُو نے کسی نبی کو اُس کی قوم کی طرف سے اور کسی رسول کو اُس کی اُمت کی طرف سے عطا فرمایا اور حضور (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کے تمام برادران انبیاء و صالحین پر درُود نازل فرما اے ارحم الراحمین۔

فضائل: روایات میں مذکور ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے یہ درُود پاک بھی پڑھا ہے اور صحابہ کرام رضوان اللہ کو پڑھنے کی تلقین فرمائی۔ لہٰذا جو شخص صبح و شام یہ درُود پڑھے گا، بے انتہا ثواب پائے گا اور سعادت دارین حاصل کرے گا۔ اِس درُود پاک کا وِرد دینی اور دنیاوی فلاح کے لیے بہت موثر ہے۔ (صلوا علیہ والہٖ ص ۳۷۶)

درودِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی حَبِیْبِکَ الْمُصْطَفٰی وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ ۝

ترجمہ: الٰہی درُود و سلام اور برکت بھیج اپنے حبیب مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر اور اُن کی آل (علیہم السلام) پر اور سلامتی

فضائل: اِس درُود پاک کو پڑھنے والا نیک صفات کا حامل ہو جاتا ہے۔ باکثرت پڑھنے والے کا دِل روشن ہوگا اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت میں سرشار رہے گا۔ صبح و شام یا ہر نماز کے بعد پڑھنے سے ذِلت و رسوائی سے پناہ حاصل ہوتی ہے اور عظمت و بزرگی نصیب ہوتی ہے۔ ادنیٰ سے اعلیٰ مرتبہ تک رسائی حاصل ہو جاتی ہے۔ یہ درُود پاک پڑھ کر حاکم یا افسر اعلیٰ کے رُوبرو جانے سے عزت حاصل ہوتی ہے۔ شدید بیمار کے سرہانے اِس درُود پاک کو پڑھ کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلہ جلیلہ سے دُعا کی جائے تو دُعا مستجاب ہوگی اور بیمار شفا پائے گا۔ (کتاب: صلوا علیہ والہ ص ۳۰۵)

درودِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ

عَبْدِکَ وَ رَسُوْلِکَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ بِعَدَدِ اَنْفَاسِ الْخَلاَئِقِ

صَلٰوۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ خَلْقِ اللّٰہ○

ترجمہ: اے اللہ درُود بھیج ہمارے آقا حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور ہمارے سرداراور

تیرے برگزیدہ بندےاوررسول اُمیّ حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی آل (علیہم السلام) پر،

اتنی تعداد میں جتنی سانسیں لیتی ہے مخلوق،

اتنا درُود جب تک قائم رہے اللہ کی مخلوق۔

فضائل: اِس درود پاک کے بھی بے شمار فضائل وفوائد ہیں۔ اِس کو عارفانِ وقت نے درُودِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام اِس لیے دیا ہے کہ یہ درُود حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفقت کے حصول کا نہ صرف ایک بہترین ذریعہ ہے بلکہ ایک انمول راز بھی ہے۔ اِس درُود شریف کا چالیس یوم میں سوالاکھ کی تعداد میں پڑھنا ہر قسم کی مشکل کا مجرب حل ہے۔

(صلوا علیہ والہ ص ۳۱۴)

درودِ دیدارِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَ تَرْضَاهُ لَهٗ ○

ترجمہ: الٰہی درُود بھیج ہمارے سردار محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور ہمارے سردار محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی آل (علیہم السلام) پر جس طرح تجھے محبوب اور پسند ہے۔

فضائل: ''جذبُ القلوب'' میں ہے کہ جو شخص پاکیز گی اور طہارت کے ساتھ اِس درُود شریف کو ہمیشہ ۳۱۳ مرتبہ پڑھا کرے گا، اللہ تعالیٰ اُسے خواب میں حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے مشرف فرمائے گا۔ اگر کوئی یہ نہ کر سکے تو ہر جمعہ کے روز نماز کے بعد مدینہ طیبہ کی طرف رُخ کر کے اِس درُود پاک کو ہزار بار پڑھنے کا معمول بنالے تو خواب میں زیارتِ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نصیب ہوگی۔ اِس درُود پاک کی ایک اہم خاصیت یہ بھی ہے کہ اِس کا کثرت سے پڑھنا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفقت کے حصول کا بہترین ذریعہ ہے۔ مسلسل تین سال تک یہ درُود پاک ۴۱۰۰ مرتبہ روزانہ پڑھنے سے مقامِ حضوری حاصل ہوجاتا ہے۔ ''مزرع الحسنات'' میں درج ہے کہ اِس درُود شریف کو پڑھنے والے کے نامۂ اعمال میں ستر فرشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔ (صلوا علیہ وا لہ ص۳۱۰)

درُودِ علی علیہ السلام

صَلَوٰۃُ اللّٰہِ وَمَلٰئِکَتِہٖ وَاَنْبِیَائِہٖ وَرُسُلِہٖ وَجَمِیْعِ خَلْقِہٖ عَلٰی مُحَمَّدٍ
وَّآلِ مُحَمَّدٍوَّعَلَیْہِ وَعَلَیْہِمُ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ ط

ترجمہ: اللہ اور فرشتوں اور انبیاء اور رسولوں اور تمام مخلوق کا درُود ہمارے آقا اور مولا محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) اور محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کی آل علیہم السلام پر ہو اور رحمتیں اور برکتیں۔

فضائل: روایت ہے کہ بروز جمعہ ایک سو مرتبہ یہ درُود پاک پڑھنے والے کو اللہ تعالیٰ پوری مخلوق کی تعداد کے برابر ثواب عطا فرماتا ہے، اُس کو روزِ قیامت سرورِ انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی معیت حاصل ہو گی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اُس کا ہاتھ پکڑ کر اُسے جنت میں داخل فرمائیں گے۔ (آبِ کوثر ص ۲۸۲)

درُودِ رحمت و برکت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ
وَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ
وَّارْحَمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ
کَمَاصَلَّیْتَ وَبَارَکْتَ وَرَحِمْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ
وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط

ترجمہ: الٰہی درُود نازل فرما محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی آل (علیہم السلام) پر

اور برکت نازل فرما محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی آل (علیہم السلام) پر

اور رحمت نازل فرما محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی آل (علیہم السلام) پر

جیسا درُود اور برکت اور رحمت نازل کی تُو نے ابراہیم (علیہ السلام) اور ابراہیم (علیہ السلام)

کی آل پر، بے شک تُو خوبیوں سے سراہا گیا بزرگ ہے۔

فضائل: اس درُود کو درُودِ ابراہیمی بھی کہا جاتا ہے۔ اس کا ذکر احادیث میں بھی کیا گیا ہے۔ اِس درُود پاک کا پڑھنا باعثِ رحمت و برکت ہے۔ جو شخص اپنے دنیاوی معاملات اور دینی زندگی میں خیر و برکت کا طالب ہو اُسے چاہیے کہ وہ روزانہ یہ درُود پانچ یا سات مرتبہ پڑھنے کا معمول بنا لے۔ انشاء اللہ رحمتِ الٰہی ہوگی اور ہر کام سنور جائے گا۔ (صلوا علیہ والہ ص ۳۶۷)

درُودِ منیر

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ

كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ

وَ بَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ

كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ

فِى الْعٰلَمِيْنَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

عَدَدَ خَلْقِكَ وَ رِضَا نَفْسِكَ وَ زِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

وَ عَدَدَ مَاذَكَرَكَ بِهٖ خَلْقُكَ فِيْمَا مَضٰى وَعَدَدَمَاهُمْ ذَاكِرُوْنَكَ

بِهٖ فِيْمَا بَقِيَ فِيْ كُلِّ سَنَةٍ وَّ شَهْرٍ وَّ جُمُعَةٍ وَّ يَوْمٍ وَّ لَيْلَةٍ وَّ سَاعَةٍ مِّنَ

السَّاعَاتِ وَ شَمٍّ وَّ نَفَسٍ وَّ طَرْفَةٍ وَّ لَمْحَةٍ مِنَ الْاَبَدِ اِلَى الْاَبَدِ وَاٰبَادِ

الدُّنْيَا وَ اٰبَادِالْاٰخِرَةِ وَ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ لَا يَنْقَطِعُ اَوَّلُهٗ وَلَا

يَنْفَدُ اٰخِرُهٗ ○

ترجمہ: الٰہی! دُرود بھیج ہمارے آقا محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور ہمارے آقا محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی آل (علیہم السلام) پر جیسے تُو نے دُرود بھیجا ہمارے آقا ابراہیم (علیہ السلام) اور ہمارے آقا ابراہیم (علیہ السلام) کی آل پر اور برکتیں نازل فرما ہمارے آقا محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور ہمارے آقا محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی آل (علیہم السلام) پر جیسے تُو نے برکتیں نازل فرمائیں ہمارے آقا ابراہیم (علیہ السلام) اور ہمارے آقا ابراہیم (علیہ السلام) کی آل پر، سارے جہانوں میں بے شک تُو ہی خوبیوں سے سراہا گیا بزرگ ہے، (دُرود بھیج) اپنی مخلوقات کی تعداد کے برابر اور اپنی ذات کی رِضا کے برابر اور اپنے عرش کے وزن کے برابر اور اپنے کلمات کی روشنائی کے برابر اور اُن کے برابر جنہوں نے تیرا ذِکر کیا تیری مخلوق سے گزشتہ زمانے میں اور اُن کے برابر جو تیرا ذِکر کرنے والے ہیں آنے والے ہر سال میں اور ہر مہینہ میں اور ہر جمعہ اور ہر دن اور ہر رات ہر گھڑی میں سب گھڑیوں سے اور ہر سُو نگھنے میں اور

سانس لینے میں اور آنکھ جھپکنے میں ہر لمحہ میں ابتداءِ زمانہ سے لے کر انتہا تک اور دُنیا کے سارے زمانوں اور آخرت کے سارے زمانوں بلکہ اِس سے بھی زیادہ، نہ منقطع ہو اُس کی ابتدا اور نہ ختم ہو اُس کی انتہا۔

فضائل: حضرت فخر الدین رازی نے فرمایا کہ دُرود پاک پڑھنے کا حکم اِس لیے دیا گیا ہے تاکہ انسان کی رُوح جو کہ جبلی طور پر ضعیف ہے اللہ تعالیٰ کے انوار کی تجلیات قبول کرنے کی استعداد حاصل کر سکے۔ جس طرح آفتاب کی کرنیں مکان کے روشندان سے اندر جھانکتی ہیں تو اُس سے مکان کے دُرود یوار روشن نہیں ہوتے لیکن مکان کے اندر پانی کا طشت یا آئینہ رکھ دیا جائے اور آفتاب کی کرنیں اُس پر پڑیں تو اُس کے عکس سے مکان کی چھت اور در و دیوار چمک اُٹھیں گے۔ یوں ہی اُمت کی رُوحیں اپنی فطری کمزوری کی وجہ سے ظلمت کدہ میں پڑی ہوئی ہیں اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روحِ پُرنور کے انوار سے روشنی حاصل کر کے اپنے باطن کو چمکا لیتی ہیں، پس یہ استفادہ صرف دُرود پاک پڑھنے سے حاصل ہوتا ہے۔ اس لیے جو شخص اپنے باطن کو روشن کرنے کا خواہاں ہو تو اُسے چاہیے کہ اس دُرود پاک کا وِرد کرے کیونکہ اس کا وِرد انسان کے باطن کو روشن کر دیتا ہے۔

(کتاب: صلوا علیہ والہ)

صلوٰات برائے اہلِ قبور

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ مَادَامَتِ الصَّلَوَاتُ

وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ مَادَامَتِ الْبَرَکَاتُ

وَصَلِّ عَلٰی رُوْحِ مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَرْوَاحِ

وَصَلِّ عَلٰی جَسَدِ مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَجْسَادِ

وَصَلِّ عَلٰی قَبْرِ مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ فِی الْقُبُوْرِ

وَصَلِّ عَلٰی صُوْرَةِ مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ فِی الصُّوَرِ

وَصَلِّ عَلٰی تُرْبَةِ مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ فِی التُّرَابِ

وَصَلِّ عَلٰی نُوْرِ مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَنْوَارِ

بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ○

ترجمہ: الٰہی محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور آلِ محمد (علیہم السلام) پر رحمتیں نازل فرما جب تک تیری صلوٰات ہے

اور محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور آلِ محمد (علیہم السلام) پر رحمتیں نازل فرما جب تک تیری برکات ہیں

اور روحِ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور آلِ محمد (علیہم السلام) کی ارواح پر رحمتیں نازل فرما

اور جسدِ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور آلِ محمد (علیہم السلام) کے اجساد پر رحمتیں نازل فرما

اور قبرِ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور آلِ محمد (علیہم السلام) کی قبور پر رحمتیں نازل فرما

اور صورتِ محمد (صلى الله عليه وآله وسلم) اور آلِ محمد (علیہم السلام) کی صورتوں پر رحمتیں نازل فرما

اور تربتِ محمد (صلى الله عليه وآله وسلم) اور آلِ محمد (علیہم السلام) کی تربتوں پر رحمتیں نازل فرما

اور نورِ محمد (صلى الله عليه وآله وسلم) اور آلِ محمد (علیہم السلام) کے انوار پر رحمتیں نازل فرما

اپنی رحمتوں سے اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔

فضائل: امام رضا علیہ السلام سے روایت ہے کہ جو شخص اِس صلوٰات کو قبرستان میں پڑھے گا اُس کے دس سال کے گناہ معاف ہو جائیں گے اور اہلِ قبور پر ساٹھ سال تک عذاب نہیں آئے گا۔ اگر کسی قبر پر اِس کی تلاوت کی جائے تو قیامت تک اُس قبر پر عذاب نہیں ہو گا بشرطیکہ کسی کا حق صاحبِ قبر کی گردن پر نہ ہو۔ (درُودوسلام کی برکتیں ص ۱۶۸)

درُودِ انعام

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰى اٰلِهٖ عَدَدَ اَنْعَامِ اللّٰهِ وَ اَفْضَالِهٖ ط

ترجمہ: یا الٰہی درُود و سلام اور برکت بھیج ہمارے سردار محمد (صلى الله عليه وآله وسلم) اور آپ (صلى الله عليه وآله وسلم) کی آل (علیہم السلام) پر جتنا کہ تیرا انعام اور بیشمار فضل و کرم ہے۔

فضائل: درُودِ انعام کے پڑھنے سے دِین و دنیا کی بے شمار نعمتیں حاصل ہوتی ہیں۔ جو شخص چاہے کہ اُس پر ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی رحمت رہے اور وہ دنیاوی

مال و دولت سے بے نیاز ہو جائے، اُسے چاہیے کہ اِس درُود پاک کو کثرت سے پڑھے۔ بے اولاد شخص ہر جمعہ کے بعد مسجد میں بیٹھ کر ایک سو گیارہ مرتبہ یہ درُود پاک پڑھے اور پھر سجدے میں سر رکھ کر بارگاہِ الٰہی میں دُعا کرے۔ انشاء اللہ دُعا مستجاب ہو گی اور وہ اولاد سے نوازا جائے گا۔ مرحوم اقرباء کی راحتِ قبر کے لیے اِس درُود شریف کو چالیس یوم تک روزانہ پانچ سو بار پڑھنے سے انشاء اللہ عذابِ قبر سے حفاظت ہو گی اور قبر مثلِ جنت بنا دی جائے گی۔ (صلوا علیہ و آلہ ص ۳۴۰)

مسجد میں داخل ہونے اور نکلنے کی صلوٰات

☆ امیر المومنین علی علیہ السلام فرماتے ہیں جب تم مسجد سے گزرو تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلوٰات بھیجو۔ (جلاء الافھام)

☆ حضرت انس بن مالک، رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ مسجد میں داخل ہوتے اور نکلتے وقت یہ صلوٰات پڑھو۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ ○

ترجمہ: یا اللہ درُود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور آلِ محمد (علیہم السلام) پر

(درُود و سلام کی برکتیں ص ۲۰۸، الوسیلہ ص ۹۰)

مختصر صلوٰات

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَسَلَّمْ ○

ترجمہ: درُود ہو اللہ کے حبیب محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور اُن کی آل (علیہم السلام) پر اور سلامتی۔

فضائل: یہ مختصر صلوٰات اپنی جگہ ایک مکمل صلوٰات ہے اور اس کے فضائل ایک جامع صلوٰات سے کم نہیں ہیں۔ درُود شریف جیسا بھی ہو مقبول ہے بشرطیکہ ناقص نہ ہو اور ہماری سوچ سے بھی زیادہ اجر و ثواب کا باعث ہے اگرچہ یہ مختصر ہی کیوں نہ ہو۔

مختصر مگر بہترین صلوٰات

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ ○

ترجمہ: یا اللہ درُود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور آلِ محمد (علیہم السلام) پر

فضائل: رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ مبارک ہے کہ جو شخص یہ درُود بھیجتا ہے تو خداوند متعال اُس کو شہداء کا اجر عطا فرماتا ہے۔ وہ شخص روزِ قیامت گناہوں سے اِس طرح پاک ہوگا جیسے ابھی ماں کے پیٹ سے متولد ہُوا ہو۔

(درُود و سلام کی برکتیں ص ۱۷۷، جامع الاخبار ص ۷۰)

مندرجہ بالا صلوٰات کثیر تعداد میں دُرود پڑھنے کے خواہشمند لوگوں کے لیے ایک خاص تحفہ ہے کیونکہ مختصر ترین ہونے کے باوجود مکمل اور نقص سے پاک ہے اور کم سے کم وقت میں بھی زیادہ سے زیادہ تعداد میں باآسانی پڑھی جاسکتی ہے۔ اِسے یاد رکھنا اور چلتے پھرتے، گاڑی چلاتے اور کام کاج کے دوران پڑھنا بہت آسان ہے۔ مختصر ہونے کے باوجود اِس صلوٰات کے فضائل کسی طرح کم نہیں ہیں۔ اِس صلوٰات کی ایک بڑی شان یہ بھی ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے پوچھا گیا کہ صلوٰات کیسے پڑھی جائے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے یہ صلوٰات ارشاد فرمائی تھی۔

ایک خاص صلوٰات

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ وَ فِی الْمَلَاءِ الْاَعْلٰی اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ ○

ترجمہ: اے پروردگار ہمارے سردار محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) اور اُن کی آل (علیہم السلام) پر دُرود بھیج زمانہ اوّل و آخر اور عالم ملکوت میں روزِ محشر تک۔

فضائل: صحابہ کرامؓ کی ایک جماعت سے مروی ہے کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے کہ ایک دیہاتی حاضر ہوا اور آتے ہی ایک انوکھا سلام پیش کیا" السلام علیکم یا اھل العزّ الشامخ والکرم البادخ" یہ

سن کر رسُول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُس کو اپنے پاس بٹھا لیا۔ حضرت ابوبکر نے عرض کیا کہ یا رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اِس کو اپنے ساتھ لگا کر کیوں بٹھایا؟ اِس میں کیا راز وحکمت پنہاں ہے؟ محبوبِ خدا سرورِ انبیاء جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے جبرائیل (علیہ السلام) نے خبر دی ہے کہ یہ شخص مجھ پر ایک ایسی صلوٰات بھیجتا ہے جو آج سے قبل کسی نے نہیں بھیجی۔ حضرت ابوبکر نے عرض کیا کہ اِس کا درُود کس قسم کا ہے؟ تو محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مذکورہ بالا درُود شریف بیان فرمایا۔

(کتاب: ا للھم صل علی محمد و علی ا لہ و صحبہ وبارك وسلم، سعادت الدارین ص ۷۳، الحذب الاعظم)

ثوابِ عظیم کی صلوٰات

جَزَی اللّٰہُ عَنَّا سَیِّدَنَا مُحَمَّداً صَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلَیْہِ
وَ اٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَا ھُوَ اَھْلُہٗ ۰

ترجمہ: یا اللہ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور اُن کی آل (علیہم السلام) پر اتنی رحمتیں نازل فرما جس کے وہ مستحق ہیں۔

فضائل: حضرت عبدالوہاب شعرانی نے ''میزان'' میں نقل کیا ہے کہ جو شخص اِس درُود شریف کو ایک بار پڑھے گا، اتنا ثواب پائے گا کہ اگر ایک ہزار فرشتے ستر دن تک یا ستر فرشتے ایک ہزار دن تک اس ثواب کو لکھیں تو نہ لکھ سکیں۔

(اوراد و وظائف، آزاد پبلشر ص ۳۷۶)

حضرت ابوالفضل قرمسانی کا دُرود

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ جَزَى اللّٰهُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنَّا مَا هُوَ اَهْلُهٗ ؕ

ترجمہ: الٰہی محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جو کہ اُمّی نبی ہیں پر دُرود بھیج اور آلِ محمد (علیہم السلام) پر یا اللہ! حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو ہماری طرف سے اتنی جزا دے جس کے وہ اہل ہیں۔

روایت: شیخ ابوالفضل قرمسانی بن زیرک کے پاس ایک شخص خراسان سے آیا اور کہا، ''مجھے خواب میں رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا ہے کہ جب ہمدان جاؤ تو ابوالفضل بن زیرک کو میرا سلام کہو، میں نے عرض کیا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس پر یہ کرم کس وجہ سے ہے؟ فرمایا وہ روزانہ مجھ پر سو بار دُرود پڑھتا ہے''۔ چنانچہ اُس شخص نے سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سلامِ مبارک پہنچایا اور ابوالفضل قرمسانی سے پوچھا کہ آپ کون سا دُرود پڑھتے ہیں؟ شیخ نے مندرجہ بالا دُرود شریف سُنایا۔

(سعادت الدارین ص ۱۲۴)

درُودِ ماہی

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ خَیْرِ الْخَلَائِق وَ اَفْضَلِ الْبَشَرِ و شَفِیْعِ الْاُمَمِ یَوْمَ الْحَشْرِ وَالنَّشْرِوَصَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَامُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مَحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ وَصَلِّ عَلٰی جَمِیْعِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَصَلِّ عَلٰی کُلِّ الْمَلٰئِکَةِ الْمُقَرَّبِیْنَ وَ عَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰالِحِیْنَ وَسَلِّمْ تَسْلِیْماً کَثِیْراً ط بِرَحْمَتِكَ وَ بِفَضْلِكَ وَ بِكَرَمِكَ یَا اَکْرَمَ الْاَکْرَمِیْنَ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ط یَاقَدِیْمُ یَادَآئِمُ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا وِتْرُ یَا اَحَدُ یَا صَمَدُ یَا مَنْ لَّمْ یَلِدْ وَ لَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّهٗ کُفُوًا اَحَدٌ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ط

ترجمہ: اے اللہ درُود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور آلِ محمد (علیہم السلام) پر جو مخلوق میں سب سے بہتر اور افضل بشر ہیں اور یوم حشر ونشر میں اُمت کے شفیع ہیں اور سیدنا محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور آلِ محمد (علیہم السلام) پر معلوم اعداد کی حد تک درُود بھیج اور محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور آلِ محمد (علیہم السلام) پر درُود اور برکت اور سلامتی ہو، تمام انبیاء اور رسولوں پر درُود بھیج اور تمام مقرب ملائکہ اور صالح بندوں پر زیادہ سے زیادہ درُود اور سلام بھیج ساتھ اپنی رحمت اور اپنے فضل اور اپنے کرم کے اے سب سے زیادہ کرم کرنے والے، اے سب سے زیادہ رحم کرنے

والے ساتھ اپنی رحمت کے، اے قدیم، اے ہمیشہ رہنے والے، اے زندہ، اے قائم

اے وتر، اے واحد، اے بے نیاز، نہ اُس کی کوئی اولاد نہ وہ کسی کی اولاد، نہ اس کا کوئی

ہم پلہ وہ اکیلا ہے ساتھ اپنی رحمت کے، اے رحم کرنے والے رحم کر۔

فضائل: روایت ہے کہ دُرودِ ماہی ہر مصیبت، پریشانی، آفت، دشمن کے حملے، حاسد کے حسد، شیاطین کے شر اور آسیب وغیرہ سے حفاظت کا ایک موثر ذریعہ ہے۔ اِس دُرود پاک کے پڑھنے والے کی حفاظت کے لیے اللہ عزوجل غیب سے سامان پیدا کرتا ہے۔ ہر نماز کے بعد صرف ایک مرتبہ مسلسل چار ماہ تک پڑھنے سے عزت اور بلند مرتبہ حاصل ہوتا ہے۔ رمضان کے پورے مہینے میں روزانہ نمازِ عشاء کے بعد اکتالیس بار پڑھنے سے رسول گرامی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت نصیب ہوتی ہے۔ اِس دُرودِ پاک کو قید میں پڑھنے سے رہائی عطا ہوتی ہے۔ تا حیات روزانہ پڑھنے والے پر دوزخ کی آگ حرام ہو جاتی ہے۔ یہ دُرود پاک اُس مچھلی سے منسوب ہے جسے چولہے کی آگ پکا نہ سکی۔

روایت ہے کہ رسول اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے حکم پر ایک مچھلی نے یہ دُرود سنایا تھا۔ رسول معظم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت علی عَلَیْہِ السَّلَام سے فرمایا کہ یا علی (عَلَیْہِ السَّلَام)! اِس دُرود کو لکھ لیں اور لوگوں کو تعلیم کریں یہ دُرود پڑھنے والے پر دوزخ کی آگ حرام ہو جائے گی۔ (صلوا علیہ والہ ص ۱۷۶)

درودِ قادریہ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ مَّعْدِنِ الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ وَ اٰلِہٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ○

ترجمہ: اے اللہ ہمارے سردار اور مولا حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر جو کہ جود و کرم کا خزینہ ہیں اور اُن کی آل (علیہم السلام) پر درود و برکت اور سلام بھیج۔

فضائل: یہ درود پاک سلسلہ قادریہ سے منسوب ہے۔ اکثر قادری بزرگ اِس درود پاک کو پانچ سو گیارہ یا ایک سو گیارہ مرتبہ روزانہ پڑھنے کی تلقین کرتے ہیں۔ یہ درود رحمتِ خداوندی کا ایک خزانہ ہے۔ جو شخص اِس کو ایک سو گیارہ مرتبہ روزانہ تاحیات پڑھتا رہے گا، وہ رحمتِ خداوندی سے مالا مال ہو جائے گا۔ ایک خدا رسیدہ شخص کا کہنا ہے کہ جو اِس درود پاک کو روزانہ کم از کم ایک بار ہی پڑھ لے تو اُس کو مندرجہ ذیل سات نعمتیں حاصل ہوں گی۔

۱) رزق میں برکت ہوگی۔

۲) کام میں آسانی ہوگی۔

۳) کسی کی محتاجی نہ ہوگی۔

۴) مخلوقِ خدا اُس سے محبت کرے گی۔

۵) وقتِ نزع کلمہ پڑھنا نصیب ہوگا۔

۶) جان کنی کی سختی سے نجات ملے گی۔

۷) قبر میں وسعت حاصل ہوگی۔

علاوہ ازیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے قرب اور زیارت کے لیے بھی یہ دُرود شریف بہت موثر ہے۔ (صلوا علیہ والہٖ ص ۱۸۱)

دُرودِ ہزارہ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍۢ بِعَدَدِ کُلِّ ذَرَّةٍ مِّائَةَ اَلْفِ اَلْفِ مَرَّةٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ ○

ترجمہ: اے اللہ دُرود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) اور آلِ محمد (علیہم السلام) پر ہر ایک ذرہ کے عوض دس کروڑ بار اور برکت دے اور سلام بھیج۔

فضائل: دُرود ہزارہ طالبانِ روحانیت کا محبوب دُرود ہے کیونکہ اِس دُرود سے سالکین کو رُوحانی منازل طے کرنے میں بہت آسانی ہو جاتی ہے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خاص شفقت وعنایات اور توجہ حاصل ہوتی ہے۔ یہ دُرود زیارت النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لیے بہت موثر ہے۔ لہٰذا جو شخص حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت کا خواہش مند ہو تو اُسے چاہیے کہ ماہِ رمضان میں روزانہ تہجد کے وقت ایک ہزار مرتبہ پڑھے، انشاء اللہ بہت جلد زیارت سے سرفراز ہوگا۔ اِسے ایک بار پڑھنے سے ہزار نیکیوں کا ثواب ملتا ہے اور ایک سو

حاجات پوری ہوتی ہیں۔ دنیاوی فیوض و برکات حاصل کرنے کے لیے اسے ہر نماز کے بعد گیارہ مرتبہ پڑھنا بہت بہتر ہے۔ غم و فکر اور مشکلات سے نجات حاصل کرنے کے لیے نمازِ فجر کے بعد ایک سو مرتبہ پڑھنا چاہیے انشا اللہ دِل کو سکون حاصل ہوگا اور تمام مشکلات دُور ہو جائیں گی۔ وسعتِ رزق اور قرض کی ادائیگی کے لیے نمازِ عشاء کے بعد تین سو تیرہ مرتبہ پڑھنا مجرب ہے۔ جو شخص قرض کے بوجھ سے دبا ہُوا ہو اُس کے لیے اِس دُرود پاک کا پڑھنا نہایت مفید ہے۔ بروزِ جمعہ ایک ہزار مرتبہ پڑھنے والا انشاءاللہ جنت میں داخل ہوگا۔ یہ دُرود پاک خاندانِ چشتیہ کے اکثر بزرگوں کے معمول کے وظائف میں سے ہے۔ (صلوا علیہ والہٖ ص۱۶۴)

دُرودِ دس ہزارہ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَّا اخْتَلَفَ الْمَلَوَانِ وَ تَعَاقَبَ الْعَصْرَانِ وَ کَرَّ الْجَدِیْدَانِ وَاسْتَقْبَلَ الْفَرْقَدَانِ وَ بَلِّغْ رُوْحَہٗ وَ اَرْوَاحَ اَھْلِ بَیْتِہٖ مِنَّا التَّحِیَّۃَ وَالسَّلَامَ وَ بَارِکْ وَسَلِّمْ عَلَیْہِ کَثِیْرًا ○

ترجمہ: الٰہی رحمتیں نازل فرما ہمارے آقا محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) پر جب تک رات دن آتے جاتے رہیں اور ایک کے بعد ایک دن اور رات آئیں اور جب تک ستارے آتے جاتے اور گردش کرتے رہتے ہیں اور ہماری طرف سے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کی روح اور

آپ کے اہلبیت (علیہم السلام) کی روحوں پر تحیت اور برکت اور بہت سلام نازل فرما۔

فضائل: علماء کا کہنا ہے کہ اِس درُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے دس ہزار بار پڑھنے کا ثواب حاصل ہوتا ہے اسی لیے اِسے درُودِ دس ہزارہ کہتے ہیں۔

(اوراد و وظائف۔آزاد پبلشرز ص ۳۷۴)

درُودِ دِلکھا

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰی اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ رَحْمَةِ اللّٰهِ ط

الٰہی درُود و سلام بھیج ہمارے سردار اور مولا محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور ہمارے سردار محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی آل (علیہم السلام) پر اپنی رحمتوں کے برابر

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰی اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ فَضْلِ اللّٰهِ ط

الٰہی درُود و سلام بھیج ہمارے سردار اور مولا محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور ہمارے سردار محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی آل (علیہم السلام) پر اپنے فضل کے برابر

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰی اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ خَلْقِ اللّٰهِ ط

الٰہی درُ و د و سلام بھیج ہمارے سردار اور مولا محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) اور ہمارے سردار محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کی آل (علیہم السلام) پر اپنی مخلوقات کی تعداد کے برابر

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍۢ بِعَدَدِ اَنْفَاسِ الْخَلَآئِقِ ط

الٰہی درُ و د و سلام بھیج ہمارے سردار اور مولا محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) اور ہمارے سردار محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کی آل (علیہم السلام) پر مخلوق کی سانسوں کی تعداد کے برابر

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍۢ بِعَدَدِ عِلْمِ اللّٰهِ ط

الٰہی درُ و د و سلام بھیج ہمارے سردار اور مولا محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) اور ہمارے سردار محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کی آل (علیہم السلام) پر اپنے علم کے برابر

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍۢ بِعَدَدِ كَلِمٰتِ اللّٰهِ ط

الٰہی درُ و د و سلام بھیج ہمارے سردار اور مولا محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) اور ہمارے سردار محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کی آل (علیہم السلام) پر اپنے کلمات کی تعداد کے برابر

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍۢ بِعَدَدِ كَرَمِ اللّٰهِ ط

الٰہی درُود و سلام بھیج ہمارے سردار اور مولا محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) اور ہمارے

سردار محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کی آل (علیہم السلام) پر اپنے کرم کے برابر

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ

وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ حُرُوْفِ کَلِمِ اللّٰہِ ط

الٰہی درُود و سلام بھیج ہمارے سردار اور مولا محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) اور ہمارے

سردار محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کی آل (علیہم السلام) پر اپنے حروف کلمات کی تعداد کے برابر

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ

وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ قَطَرَاتِ الْاَمْطَارِ ط

الٰہی درُود و سلام بھیج ہمارے سردار اور مولا محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) اور ہمارے

سردار محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کی آل (علیہم السلام) پر بارش کے قطرات کی تعداد کے برابر

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ

وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ اَوْرَاقِ الْاَشْجَارِ ط

الٰہی درُود و سلام بھیج ہمارے سردار اور مولا محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) اور ہمارے

سردار محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کی آل (علیہم السلام) پر درختوں کے پتوں کی تعداد کے برابر

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ

وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ رَمْلِ الْقِفَارِ ط

الٰہی درُ ودوسلام بھیج ہمارے سرداراور مولا محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور ہمارے

سردار محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی آل (علیہم السلام) پر ریت کے ذروں کی تعداد کے برابر

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ

وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَاخُلِقَ فِی الْبِحَارِ ط

الٰہی درُ ودوسلام بھیج ہمارے سرداراور مولا محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور ہمارے

سردار محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی آل (علیہم السلام) پر سمندروں کی مخلوق کی تعداد کے برابر

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ

وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ الْحُبُوْبِ وَالثِّمَارِ ط

الٰہی درُ ودوسلام بھیج ہمارے سرداراور مولا محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور ہمارے

سردار محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی آل (علیہم السلام) پر بیجوں اور پھلوں کی تعداد کے برابر

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ

وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ اللَّیْلِ وَالنَّهَارِ ط

الٰہی درُ ودوسلام بھیج ہمارے سرداراور مولا محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور ہمارے

سردار محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی آل (علیہم السلام) پر راتوں اور دنوں کی تعداد کے برابر

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ

وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَا اَظْلَمَ عَلَیْهِ اللَّیْلُ وَاَشْرَقَ عَلَیْهِ النَّهَارِ ط

الٰہی درُود و سلام بھیج ہمارے سردار اور مولا محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور ہمارے سردار محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی آل (علیہم السلام) پر اُن اشیاء کی تعداد کے برابر جن پر رات نے تاریکی اور دن نے روشنی کی

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ

وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍۢ بِعَدَدِ مَنْ صَلّٰی عَلَیْہِ ط

الٰہی درُود و سلام بھیج ہمارے سردار اور مولا محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور ہمارے سردار محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی آل (علیہم السلام) پر اُن نفوس کی تعداد کے برابر جنہوں نے اُن پر درُود بھیجا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ

وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍۢ بِعَدَدِ مَنْ لَّمْ یُصَلِّ عَلَیْہِ ط

الٰہی درُود و سلام بھیج ہمارے سردار اور مولا محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور ہمارے سردار محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی آل (علیہم السلام) پر اُن کی تعداد کے برابر جنہوں نے درُود نہیں بھیجا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ

وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍۢ بِعَدَدِ نُجُوْمِ السَّمٰوٰتِ ط

الٰہی درُود و سلام بھیج ہمارے سردار اور مولا محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور ہمارے سردار محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی آل (علیہم السلام) پر آسمانوں کے ستاروں کی تعداد کے برابر

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ

وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍۢ بِعَدَدِ کُلِّ شَیْءٍ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ ط

الٰہی دُرود و سلام بھیج ہمارے سردار اور مولا محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور ہمارے

سردار محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی آل (علیہم السلام) پر دنیا اور آخرت کی تمام اشیاء کی تعداد کے برابر

فضائل: یہ دُرود پاک حصولِ معرفت اور مغفرت کے لیے اکسیر ہے۔ مرحوم آباؤ اجداد کی مغفرت کے لیے روزانہ گیارہ مرتبہ مسلسل چالیس روز تک پڑھ کر پروردگار کے حضور اُن کی بخشش کے لیے دُعا کریں۔ بے شک وہ غفور الرحیم ہے۔ علاوہ ازیں یہ دُرود پاک دینی و دنیاوی حاجات کی برآوری کا موثر و مجرب ذریعہ ہے۔ صرف ایک بار روزانہ پڑھ لینے سے فلاحِ دارین نصیب ہوتی ہے۔ نمازِ تہجد کے بعد گیارہ مرتبہ پڑھنے سے تنگدستی دُور ہوتی ہے اور رزق میں اضافہ ہوتا ہے۔ جس گھر میں یہ دُرود شریف پڑھا جائے وہاں سے نفاق کا خاتمہ ہوتا ہے، لڑائی جھگڑا اور بدسلوکی رخصت ہو جاتی ہے اور باہمی محبت و اتفاق اور برکت پیدا ہو جاتی ہے۔ (صلوا علیہ وآلہ ص ۱۸۲)

دُرودِ اکبر

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

یا الٰہی دُرود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر جو سردار ہیں رسولوں کے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ النَّبِیِّیْنَ

یا الٰہی دُرود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر جو سردار ہیں نبیوں کے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُؤْمِنِيْنَ

یا الٰہی درود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر جو سردار ہیں مومنوں کے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُتَّقِيْنَ

یا الٰہی درود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر جو سردار ہیں پرہیزگاروں کے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الصَّالِحِيْنَ

یا الٰہی درود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر جو سردار ہیں نیکوکاروں کے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُصْلِحِيْنَ

یا الٰہی درود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر جو سردار ہیں اصلاح کرنے والوں کے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الصّٰدِقِيْنَ

یا الٰہی درود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر جو سردار ہیں سچوں کے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُصَدِّقِيْنَ

یا الٰہی درود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر جو سردار ہیں تصدیق کرنے والوں کے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الصّٰبِرِيْنَ

یا الٰہی درود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر جو سردار ہیں صبر کرنے والوں کے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الشّٰهِدِيْنَ

یا الٰہی درود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر جو سردار ہیں گواہوں کے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمَشْهُوْدِيْنَ

یا الٰہی درُود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر جو سردار ہیں حاضر کیے ہوؤں کے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُرَابِطِيْنَ

یا الٰہی درُود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر جو سردار ہیں جوڑنے والوں کے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُنَجِّيْنَ

یا الٰہی درُود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر جو سردار ہیں نجات دلانے والوں کے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُفْلِحِيْنَ

یا الٰہی درُود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر جو سردار ہیں فلاح والوں کے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُجِيْبِيْنَ

یا الٰہی درُود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر جو سردار ہیں قبول کرنے والوں کے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الزَّاهِدِيْنَ

یا الٰہی درُود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر جو سردار ہیں زاہدوں کے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ التَّآئِبِيْنَ

یا الٰہی درُود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر جو سردار ہیں توبہ کرنے والوں کے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْخَآئِفِيْنَ

یا الٰہی درُود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر جو سردار ہیں ڈرنے والوں کے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْعَاطِفِیْنَ

یا الٰہی دُرود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر جو سردار ہیں نرمی کرنے والوں کے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْبَاکِیْنَ

یا الٰہی دُرود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر جو سردار ہیں رونے والوں کے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْقَائِمِیْنَ

یا الٰہی دُرود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر جو سردار ہیں قیام کرنے والوں کے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الرّٰکِعِیْنَ

یا الٰہی دُرود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر جو سردار ہیں رکوع کرنے والوں کے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ السّٰجِدِیْنَ

یا الٰہی دُرود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر جو سردار ہیں سجدہ کرنے والوں کے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْمُصَلِّیْنَ

یا الٰہی دُرود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر جو سردار ہیں نمازیوں کے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْقَارِئِیْنَ

یا الٰہی دُرود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر جو سردار ہیں قاریوں کے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْقَاعِدِیْنَ

یا الٰہی دُرود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر جو سردار ہیں بیٹھنے والوں کے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الۡاَزۡھَدِیۡنَ

یا الٰہی درُود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر جو سردار ہیں زاہدوں کے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الۡمُوۡقِنِیۡنَ

یا الٰہی درُود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر جو سردار ہیں یقین دلانے والوں کے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الۡمُنَاجِیۡنَ

یا الٰہی درُود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر جو سردار ہیں راز رکھنے والوں کے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الۡقَانِعِیۡنَ

یا الٰہی درُود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر جو سردار ہیں قناعت کرنے والوں کے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الۡحٰفِظِیۡنَ

یا الٰہی درُود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر جو سردار ہیں حافظوں کے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الۡجَآئِعِیۡنَ

یا الٰہی درُود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر جو سردار ہیں بھوکا رہنے والوں کے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الۡحَامِدِیۡنَ

یا الٰہی درُود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر جو سردار ہیں حمد کرنے والوں کے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الۡمُرۡشِدِیۡنَ

یا الٰہی درُود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر جو سردار ہیں مرشدوں کے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ النّٰظِرِيۡنَ

یا الٰہی درُود بھیج محمد (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم) پر جو سردار ہیں دیکھنے والوں کے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُبٰرِكِيۡنَ

یا الٰہی درُود بھیج محمد (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم) پر جو سردار ہیں برکت والوں کے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُوَحِّدِيۡنَ

یا الٰہی درُود بھیج محمد (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم) پر جو سردار ہیں مُوَحِّدوں کے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْقَآئِلِيۡنَ

یا الٰہی درُود بھیج محمد (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم) پر جو سردار ہیں بولنے والوں کے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمَنْصُوۡرِيۡنَ

یا الٰہی درُود بھیج محمد (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم) پر جو سردار ہیں مدد دینے والوں کے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ النّٰصِرِيۡنَ

یا الٰہی درُود بھیج محمد (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم) پر جو سردار ہیں مدد کرنے والوں کے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الظّٰفِرِيۡنَ

یا الٰہی درُود بھیج محمد (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم) پر جو سردار ہیں فتح مندوں کے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْوَارِثِيۡنَ

یا الٰہی درُود بھیج محمد (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم) پر جو سردار ہیں وارثوں کے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِالْمُظَفَّرِیْنَ

یاالٰہی درُود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر جو سردار ہیں فتح پانے والوں کے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِالْمَرْزُوْقِیْنَ

یاالٰہی درُود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر جو سردار ہیں رزق پانے والوں کے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِالرّٰاغِبِیْنَ

یاالٰہی درُود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر جو سردار ہیں رغبت والوں کے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِالْمُشْفِقِیْنَ

یاالٰہی درُود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر جو سردار ہیں شفقت کرنے والوں کے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِالسّٰئِحِیْنَ

یاالٰہی درُود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر جو سردار ہیں روزہ رکھنے والوں کے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِالتَّوَّابِیْنَ

یاالٰہی درُود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر جو سردار ہیں توبہ کرنے والوں کے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِالْمَاْلُوْفِیْنَ

یاالٰہی درُود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر جو سردار ہیں اُلفت کرنے والوں کے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِالْمُنِیْبِیْنَ

یاالٰہی درُود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر جو سردار ہیں رجوع کرنے والوں کے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْعٰبِدِيْنَ

یا الٰہی درُود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) پر جو سردار ہیں عبادت کرنے والوں کے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمَسٰكِيْنَ

یا الٰہی درُود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) پر جو سردار ہیں مسکینوں کے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُوَافِقِيْنَ

یا الٰہی درُود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) پر جو سردار ہیں موافقوں کے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُرَافِقِيْنَ

یا الٰہی درُود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) پر جو سردار ہیں نرمی کرنے والوں کے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْفَآئِزِيْنَ

یا الٰہی درُود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) پر جو سردار ہیں مراد پانے والوں کے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْعٰمِلِيْنَ

یا الٰہی درُود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) پر جو سردار ہیں عمل کرنے والوں کے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْعَآئِذِيْنَ

یا الٰہی درُود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) پر جو سردار ہیں پناہ لینے والوں کے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ النَّاجِيِيْنَ

یا الٰہی درُود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) پر جو سردار ہیں نجات پانے والوں کے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الطّٰهِرِيْنَ

یا الٰہی درُود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) پر جو سردار ہیں پاکوں کے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الظّٰهِرِيْنَ

یا الٰہی درُود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) پر جو سردار ہیں ظاہرین کے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَيِّدِ التّٰبِعِيْنَ

یا الٰہی درُود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) پر جو سردار ہیں تابعین کے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْفَاضِلِيْنَ

یا الٰہی درُود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) پر جو سردار ہیں فضیلت والوں کے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الشّٰكِرِيْنَ

یا الٰہی درُود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) پر جو سردار ہیں شکر کرنے والوں کے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُتَطَهِّرِيْنَ

یا الٰہی درُود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) پر جو سردار ہیں پاکیزگی پسند کرنے والوں کے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُطِيْعِيْنَ

یا الٰہی درُود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) پر جو سردار ہیں فرمانبرداروں کے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمَرْحُوْمِيْنَ

یا الٰہی درُود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) پر جو سردار ہیں رحم کیے ہوؤں کے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْمَغْفُوْرِیْنَ

یا الٰہی درُود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر جو سردار ہیں بخشے ہوؤں کے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الطَّالِبِیْنَ

یا الٰہی درُود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر جو سردار ہیں طالبوں کے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْمَطْلُوْبِیْنَ

یا الٰہی درُود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر جو سردار ہیں مطلوبوں کے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْمُطَّھَّرِیْنَ

یا الٰہی درُود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر جو سردار ہیں پاک کیے ہوؤں کے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الصَّوَّامِیْنَ

یا الٰہی درُود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر جو سردار ہیں روزہ داروں کے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْقَوَّامِیْنَ

یا الٰہی درُود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر جو سردار ہیں قیام کرنے والوں کے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْاَوَّابِیْنَ

یا الٰہی درُود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر جو سردار ہیں رجوع کرنے والوں کے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْوَاصِلِیْنَ

یا الٰہی درُود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر جو سردار ہیں جوڑنے والوں کے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُحِبِّيْنَ

یاالٰہی درُود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر جو سردار ہیں محبت کرنے والوں کے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمَحْبُوْبِيْنَ

یاالٰہی درُود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر جو سردار ہیں دوستوں کے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمَوْرُوْدِيْنَ

یاالٰہی درُود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر جو سردار ہیں وارد ہونے والوں کے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمَقْبُوْلِيْنَ

یاالٰہی درُود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر جو سردار ہیں مقبولوں کے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُشْتَاقِيْنَ

یاالٰہی درُود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر جو سردار ہیں مشتاقوں کے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْعَارِفِيْنَ

یاالٰہی درُود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر جو سردار ہیں عارفوں کے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْوَاعِظِيْنَ

یاالٰہی درُود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر جو سردار ہیں واعظوں کے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمَذْكُوْرِيْنَ

یاالٰہی درُود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر جو سردار ہیں ذِکر کیے ہوؤں کے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُنْعِمِيْنَ

یاالٰہی درُود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) پر جو سردار ہیں تونگروں کے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُعَظَّمِيْنَ

یاالٰہی درُود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) پر جو سردار ہیں عظمت والوں کے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُبَلِّغِيْنَ

یاالٰہی درُود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) پر جو سردار ہیں مبلغوں کے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُؤَدِّبِيْنَ

یاالٰہی درُود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) پر جو سردار ہیں ادب کرنے والوں کے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُفَسِّرِيْنَ

یاالٰہی درُود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) پر جو سردار ہیں تفسیر کرنے والوں کے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُعَلِّمِيْنَ

یاالٰہی درُود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) پر جو سردار ہیں علم دینے والوں کے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْعٰقِلِيْنَ

یاالٰہی درُود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) پر جو سردار ہیں عقل مندوں کے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْبَاذِلِيْنَ

یاالٰہی درُود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) پر جو سردار ہیں خرچ کرنے والوں کے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْاَجْوَدِيْنَ

یا الٰہی درُود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر جو سردار ہیں سخاوت کرنے والوں کے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُتَعَبِّدِيْنَ

یا الٰہی درُود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر جو سردار ہیں عبادت کرنے والوں کے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُسْتَمِعِيْنَ

یا الٰہی درُود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر جو سردار ہیں سُننے والوں کے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُقَرَّبِيْنَ

یا الٰہی درُود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر جو سردار ہیں مقربوں کے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُحَرِّضِيْنَ

یا الٰہی درُود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر جو سردار ہیں رغبت دلانے والوں کے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُفَرِّحِيْنَ

یا الٰہی درُود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر جو سردار ہیں خوش کرنے والوں کے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُقْتَرِبِيْنَ

یا الٰہی درُود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر جو سردار ہیں نزدیکی والوں کے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُتَقَابِلِيْنَ

یا الٰہی درُود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر جو سردار ہیں رُوبرو بیٹھنے والوں کے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُسَبِّحِيْنَ

یاالٰہی درُود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر جو سردار ہیں تسبیح کرنے والوں کے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُقَدَّسِيْنَ

یاالٰہی درُود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر جو سردار ہیں مقدسوں کے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُرَتِّلِيْنَ

یاالٰہی درُود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر جو سردار ہیں آہستہ قرآن پڑھنے والوں کے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمَاْمُوْلِيْنَ

یاالٰہی درُود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر جو سردار ہیں اُمید دلائے ہوؤں کے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُحَقِّقِيْنَ

یاالٰہی درُود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر جو سردار ہیں تحقیق کرنے والوں کے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُدَقِّقِيْنَ

یاالٰہی درُود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر جو سردار ہیں باریک بینوں کے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الدَّاعِيْنَ

یاالٰہی درُود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر جو سردار ہیں بلانے والوں کے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الصَّآئِمِيْنَ

یاالٰہی درُود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر جو سردار ہیں روزہ داروں کے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْمُحْسِنِیْنَ

یا الٰہی درُود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر جو سردار ہیں احسان کرنے والوں کے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الزَّاکِیْنَ

یا الٰہی درُود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر جو سردار ہیں پاکوں کے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْکَامِلِیْنَ

یا الٰہی درُود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر جو سردار ہیں کاملوں کے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ السَّابِقِیْنَ

یا الٰہی درُود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر جو سردار ہیں پہلوں کے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْمَسْبُوْقِیْنَ

یا الٰہی درُود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر جو سردار ہیں پچھلوں کے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْمَعْصُوْمِیْنَ

یا الٰہی درُود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر جو سردار ہیں معصوموں کے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْمَحْفُوْظِیْنَ

یا الٰہی درُود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر جو سردار ہیں حفاظت کیے ہوؤں کے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الشّٰفِعِیْنَ

یا الٰہی درُود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر جو سردار ہیں شفاعت کرنیوالوں کے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِالْمُشَفَّعِیْنَ

یاالٰہی دُرود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر جو سردار ہیں شفاعت کیے ہوؤں کے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِالْمُتَعَظِّمِیْنَ

یاالٰہی دُرود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر جو سردار ہیں عظمت والوں کے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِالْمُئوَلِّفِیْنَ

یاالٰہی دُرود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر جو سردار ہیں اُلفت کرنے والوں کے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِالْاَظْهَرِیْنَ

یاالٰہی دُرود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر جو سردار ہیں غالبوں کے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِالْمُتَصَدِّقِیْنَ

یاالٰہی دُرود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر جو سردار ہیں تصدیق کرنے والوں کے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِالْمُوَفَّقِیْنَ

یاالٰہی دُرود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر جو سردار ہیں توفیق عطا کیے ہوؤں کے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِالْعَافِیْنَ

یاالٰہی دُرود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر جو سردار ہیں معاف کرنے والوں کے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِالْمَحْزُوْنِیْنَ

یاالٰہی دُرود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر جو سردار ہیں غمزدوں کے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمَسْرُوْرِيْنَ

یا الٰہی دُرود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر جو سردار ہیں مسروروں کے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُنَزِّلِيْنَ

یا الٰہی دُرود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر جو سردار ہیں اُتارنے والوں کے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُتَبَتِّلِيْنَ

یا الٰہی دُرود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر جو سردار ہیں ممتازوں کے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْاٰمِنِيْنَ

یا الٰہی دُرود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر جو سردار ہیں امن والوں کے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُتَوَاضِعِيْنَ

یا الٰہی دُرود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر جو سردار ہیں تواضع کرنے والوں کے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُتَفَكِّرِيْنَ

یا الٰہی دُرود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر جو سردار ہیں سوچنے والوں کے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمَبْتُوْلِيْنَ

یا الٰہی دُرود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر جو سردار ہیں عالموں کے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُبَجَّلِيْنَ

یا الٰہی دُرود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر جو سردار ہیں عزت کیے ہوؤں کے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِالۡمُمَجَّدِیۡنَ

یاالٰہی دُرود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) پر جو سردار ہیں عالی شان والوں کے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِالۡمُتَفَاخِرِیۡنَ

یاالٰہی دُرود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) پر جو سردار ہیں فخر کرنے والوں کے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِالۡمُتَحَمِّلِیۡنَ

یاالٰہی دُرود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) پر جو سردار ہیں تحمل کرنیوالوں کے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِالۡقَاسِمِیۡنَ

یاالٰہی دُرود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) پر جو سردار ہیں تقسیم کرنے والوں کے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِالۡمُقِیۡمِیۡنَ

یاالٰہی دُرود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) پر جو سردار ہیں مقیموں کے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِالۡمُسَافِرِیۡنَ

یاالٰہی دُرود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) پر جو سردار ہیں مسافروں کے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِالۡمُھَاجِرِیۡنَ

یاالٰہی دُرود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) پر جو سردار ہیں ہجرت کرنے والوں کے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِالۡمُظۡھَرِیۡنَ

یاالٰہی دُرود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) پر جو سردار ہیں غلبہ پانے والوں کے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْغَافِرِیْنَ

یا الٰہی درُود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر جو سردار ہیں بخشنے والوں کے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْمُبَرْھِنِیْنَ

یا الٰہی درُود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر جو سردار ہیں حجت کرنے والوں کے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ السَّابِحِیْنَ

یا الٰہی درُود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر جو سردار ہیں تسبیح کرنے والوں کے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْعَالَمِیْنَ

یا الٰہی درُود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر جو سردار ہیں جہانوں کے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْقَانِتِیْنَ

یا الٰہی درُود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر جو سردار ہیں فرمانبرداروں کے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْمُنْفِقِیْنَ

یا الٰہی درُود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر جو سردار ہیں خرچ کرنے والوں کے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الرَّاضِیْنَ

یا الٰہی درُود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر جو سردار ہیں راضی ہونے والوں کے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الرَّءُوْفِیْنَ

یا الٰہی درُود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر جو سردار ہیں مہربانی کرنے والوں کے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُتَهَجِّدِيْنَ

یاالٰہی درُود بھیج محمد (صلى الله عليه وآله وسلم) پر جو سردار ہیں تہجد پڑھنے والوں کے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُسْتَغْفِرِيْنَ

یاالٰہی درُود بھیج محمد (صلى الله عليه وآله وسلم) پر جو سردار ہیں بخشش مانگنے والوں کے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُتَعَفِّفِيْنَ

یاالٰہی درُود بھیج محمد (صلى الله عليه وآله وسلم) پر جو سردار ہیں بچنے والوں کے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْحَامِلِيْنَ

یاالٰہی درُود بھیج محمد (صلى الله عليه وآله وسلم) پر جو سردار ہیں بوجھ اٹھانے والوں کے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُتَدَيِّنِيْنَ

یاالٰہی درُود بھیج محمد (صلى الله عليه وآله وسلم) پر جو سردار ہیں دین داروں کے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُرْضِيْنَ

یاالٰہی درُود بھیج محمد (صلى الله عليه وآله وسلم) پر جو سردار ہیں راضی کرنے والوں کے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمَادِحِيْنَ

یاالٰہی درُود بھیج محمد (صلى الله عليه وآله وسلم) پر جو سردار ہیں صفت کرنے والوں کے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْاَرْفِعِيْنَ

یاالٰہی درُود بھیج محمد (صلى الله عليه وآله وسلم) پر جو سردار ہیں بلند مرتبہ والوں کے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِالْمُبَشِّرِیْنَ

یا الٰہی درُود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر جو سردار ہیں خوشخبری دینے والوں کے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِالْمُنْذِرِیْنَ

یا الٰہی درُود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر جو سردار ہیں ڈرانے والوں کے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِالْمُتَدَبِّرِیْنَ

یا الٰہی درُود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر جو سردار ہیں تدبیر کرنے والوں کے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِالْمُنْشِئِیْنَ

یا الٰہی درُود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر جو سردار ہیں پرورش کرنے والوں کے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِالْمُخْلِصِیْنَ

یا الٰہی درُود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر جو سردار ہیں خلوص والوں کے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِالذَّاکِرِیْنَ

یا الٰہی درُود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر جو سردار ہیں ذِکر کرنے والوں کے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِالْخَاضِعِیْنَ

یا الٰہی درُود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر جو سردار ہیں عاجزی کرنے والوں کے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِالْخَاشِعِیْنَ

یا الٰہی درُود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر جو سردار ہیں خشوع کرنے والوں کے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الرَّاجِيْنَ

یا الٰہی درُود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر جو سردار ہیں امیدواروں کے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُوءَمِّلِيْنَ

یا الٰہی درُود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر جو سردار ہیں تامل کرنے والوں کے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْاَوْرَعِيْنَ

یا الٰہی درُود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر جو سردار ہیں پرہیزگاروں کے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْخَالِصِيْنَ

یا الٰہی درُود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر جو سردار ہیں خالص لوگوں کے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُتَوَرِّعِيْنَ

یا الٰہی درُود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر جو سردار ہیں پرہیزگاروں کے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْاَطْهَرِيْنَ

یا الٰہی درُود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر جو سردار ہیں پاکوں کے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْاَكْرَمِيْنَ

یا الٰہی درُود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر جو سردار ہیں عزت والوں کے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْاَنْجَبِيْنَ

یا الٰہی درُود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر جو سردار ہیں شریفوں کے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُكَرَّمِيْنَ

یاالٰہی درُود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر جو سردار ہیں نجات پانے والوں کے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْاَشْجَعِيْنَ

یاالٰہی درُود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر جو سردار ہیں بہادروں کے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْاَفْضَلِيْنَ

یاالٰہی درُود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر جو سردار ہیں فضیلت والوں کے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْاَنْوَرِيْنَ

یاالٰہی درُود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر جو سردار ہیں نُور والوں کے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمَعْرُوْفِيْنَ

یاالٰہی درُود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر جو سردار ہیں نیکوکاروں کے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ السَّالِكِيْنَ

یاالٰہی درُود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر جو سردار ہیں سالکوں کے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُعَاهِدِيْنَ

یاالٰہی درُود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر جو سردار ہیں عہد کرنے والوں کے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْهَادِيْنَ

یاالٰہی درُود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر جو سردار ہیں ہدایت والوں کے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُهْدِيِّيْنَ

یا الٰہی درُود بھیج محمد (صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم) پر جو سردار ہیں راہ پانے والوں کے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُقْتَبِسِيْنَ

یا الٰہی درُود بھیج محمد (صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم) پر جو سردار ہیں روشنی پکڑنے والوں کے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُمَكِّنِيْنَ

یا الٰہی درُود بھیج محمد (صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم) پر جو سردار ہیں مرتبہ پانے والوں کے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْفَآئِقِيْنَ

یا الٰہی درُود بھیج محمد (صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم) پر جو سردار ہیں فوقیت پانے والوں کے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْفَاتِحِيْنَ

یا الٰہی درُود بھیج محمد (صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم) پر جو سردار ہیں کھولنے والوں کے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ شَفِيْعِ الْمُذْنِبِيْنَ

یا الٰہی درُود بھیج محمد (صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم) پر جو سفارش کرنے والے ہیں گناہگاروں کے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ مَّعَ الْاَرْضِ اِذَا بُدِّلَتْ

یا الٰہی درُود بھیج محمد (صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم) پر ساتھ زمین کے جب بدل دی جائے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ مَّعَ الصُّدُوْرِ اِذَا حُصِّلَتْ

یا الٰہی درُود بھیج محمد (صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم) پر ساتھ سینوں کے جب کھولے جائیں

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ مَّعَ الْحَسَنَاتِ اِذَا اُظْهِرَتْ

یا الٰہی درُود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) پر ساتھ نیکیوں کے جب ظاہر کی جائیں

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ مَّعَ الْحَاجَاتِ اِذَا قُضِيَتْ

یا الٰہی درُود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) پر ساتھ حاجتوں کے جب قضا کی جائیں

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ مَّعَ الْجَنَّةِ اِذَ آ اُزْلِفَتْ

یا الٰہی درُود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) پر ساتھ بہشت کے جب قریب کی جائے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ مَّعَ النُّفُوْسِ اِذَا زُوِّجَتْ

یا الٰہی درُود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) پر ساتھ نفسوں کے جب ملائے جائیں

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِنِ الْاَمِيْنِ عَلٰى وَحْيِكَ صَلٰوةً لَّا حَدَّ لَهَا وَلَا مُنْتَهٰى

الٰہی درُود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) پر جو امانت دار ہیں تیری وحی کے، درُود بے حد اور بے انتہا

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ

یا الٰہی درُود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) پر ساتھ عدد کے جو کہ معلوم ہے تجھ کو

وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ○

اور ہمارے سردار محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کی آل (علیہم السلام) پر برکت اور سلام بھیج

فضائل: درُودِ اکبر ایک معروف درُود ہے جسے پڑھنے کی سعادت اکثر لوگ حاصل کرتے ہیں۔ یہ درُود شریف طویل ہونے کی نسبت سے اکبر کہلاتا

ہے۔ اِس دُرود پاک کو جو شخص نمازِ فجر سے پہلے یا بعد میں ایک مرتبہ پڑھنے کا معمول بنالے تو اُس کے دِل میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بہت محبت پیدا ہو جائے گی اور وہ زیارتُ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مشرف ہوگا۔ یہ دُرود دراصل عاشقانِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دِلی جذبات کا ترجمان ہے اس لیے اسے پڑھنے والا سعادتِ دارین سے مالا مال ہو جاتا ہے۔ اگر کوئی شخص یہ چاہے کہ وہ دربارِ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں مقبول بندہ بن جائے اور اُس کی ذات سے دوسروں کو فائدہ پہنچے تو اُسے چاہیے کہ اس دُرود شریف کا عامل بن جائے پھر وہ جس کام کی طرف توجہ کرے گا وہ ہوتا چلا جائے گا۔ عامل بننے کے لیے ضروری ہے کہ چالیس رات خلوت میں اِس دُرود پاک کو روزانہ اکیس مرتبہ پڑھے۔ انشاء اللہ اُس کے دِل کی ہر جائز خواہش پوری ہوگی۔ دِل کی صفائی کے لیے نمازِ عشاء کے بعد ایک بار پڑھنا بہت موثر ہے۔ بیماری سے شفاء کے لیے بھی یہ دُرود بہت اچھا ہے۔ آسیب اور دفعِ بلیّات کے لیے سات بار پڑھ کر پانی پر پھونک مار کر آسیب زدہ کو پلا دیں، آسیب دفع ہو جائے گا اور اگر کسی مقام پر جنات کا اثر ہو تو اُس مقام پر روزانہ ایک مرتبہ اکتالیس دن تک پڑھیں، جنات بھاگ جائیں گے۔ ظالم حاکم کے ظلم سے بچنے کے لیے ایک مرتبہ روزانہ مسلسل گیارہ رات تک پڑھیں انشاء اللہ بہتر صورتِ

حال پیدا ہو جائے گی۔ اِس دُرود میں غلبہ کے اثرات بھی ہیں اِس لیے اِسے پڑھنے والے پر کوئی غالب نہ ہوگا۔ نمازِ فجر کے بعد روزانہ ایک بار پڑھنے سے رزق میں اضافہ ہوتا ہے اور جو شخص نمازِ عشاء کے بعد تین بار پڑھنے کا معمول بنالے تو اُس کے سارے گناہ معاف ہو جائیں گے۔ اکثر بزرگان نے کتبِ وظائف میں بروایتِ صیحہ لکھا ہے کہ جو شخص اِس دُرود پاک کا وظیفہ کرے تو اللہ تعالیٰ نامہء اعمال لکھنے والے فرشتوں کو حکم دیتا ہے کہ دُرود شریف کے ہر ایک حرف کے عوض ایک حج اور ایک عمرہ کا ثواب دُرود پڑھنے والے کے اعمال نامہ میں لکھیں۔ باری تعالیٰ اُس کی طرف تین سو ساٹھ بار نظرِ رحمت فرمائے گا اور اُس کے لیے ہزار محل یاقوت کے بنائے گا۔ وہ شخص مرنے سے پہلے اپنی جگہ جنت میں دیکھے گا اور جب مرے گا تو زمینوں، آسمانوں اور عرش و کرسی کے تمام ملائکہ اُس کے جنازہ پر آئیں گے۔ فرشتے اُس کی قبر پر تا قیامت آئیں گے اور اُس کے لیے بخشش مانگا کریں گے۔

طریقِ زکوٰۃ برائے دُرودِ اکبر، بزرگانِ سلف نے یوں تحریر فرمایا ہے کہ درود پاک کا وظیفہ جمعرات کی رات کو شروع کرے۔ لباس پاک وصاف اور سفید پہنے، خوشبو لگائے اور پاک وصاف جگہ پر بکمالِ ادب واحترام دو رکعت نمازِ نافلہ ادا کرے۔ پھر تین دفعہ یہ دُرود شریف پڑھے اور ہدیہ بحضورِ سرورِ

کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کرے۔ صدقِ دِل اور اخلاصِ نیت سے حق تعالیٰ کی ذاتِ کریمہ سے زیارتِ جمالِ بے مثال حضور محبوب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آرزو کرے اور وہیں سو رہے۔ متواتر گیارہ راتیں اِسی طرح وظیفہ کرے زکوٰۃ ہو جائے گی اور حق تعالیٰ جل شانہٗ زیارتِ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مشرف فرمائے گا۔ ایامِ زکوٰۃ میں نمازِ پنجگانہ کی پابندی لازمی ہے اور اِس کے بعد بھی روزانہ نمازِ فجر یا نمازِ عشاء کے بعد ایک دفعہ یہ درود شریف پڑھتا رہے۔ دیدارِ حبیبِ حق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بھی مشرف ہوتا رہے گا اور دینی اور دنیاوی نعمتوں اور سعادتوں سے بھی مالا مال ہوگا۔ (کتاب: صلّوا علیہ وآلہ ص ۱۹۶)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کی آل علیہم السلام کی صفاتِ کاملہ لامحدود ہیں جن کا احاطہ کسی ایک کتاب میں ممکن نہیں۔ یہ دُرود پاک آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل علیہم السلام کی چند صفات پر مشتمل ہے پھر بھی کافی طویل ہے۔ میرے نزدیک اس دُرود شریف میں انبیاء و رُسل کے علاوہ وہ اہلِ صفات کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جن کا سردار کہا گیا ہے، دراصل آلِ رسول علیہم السلام ہی ہیں۔ اِس میں کوئی شک نہیں کہ دُنیا میں بے شمار متقی بھی ہوں گے، عبادت گزار بھی، اللہ سے ڈرنے والے بھی، اصلاح کرنے والے بھی، سچے بھی، تصدیق کرنے والے بھی، صابر بھی اور عاطف بھی.... مگر مندرجہ بالا تمام صفات کا بیک وقت کسی انسان

میں پایا جانا ممکن نہیں سوائے اُن معصوم ہستیوں کے جن کی طہارت اور بزرگی کی گواہی قرآن دیتا ہے اور وہ برگزیدہ ہستیاں محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم و آلِ محمد علیہم السلام کے سوا اور کوئی نہیں ہو سکتیں۔

درودِ باطن

صَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ

صَلٰوةً وَّ سَلَامًا عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ○

ترجمہ: الٰہی اپنے اُمّی نبی (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) پر درود بھیج اور ان کی آل (علیہم السلام) پر اور سلامتی اے اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم)! آپ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) پر صلوٰۃ و سلام۔

فضائل: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اُمّی ہیں یعنی آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کسی بھی شخص سے کوئی علم نہیں سیکھا بلکہ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو خود ہر علم عطا فرمایا۔ اِس لیے جو شخص اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی لفظ اُمّی سے صفت بیان کرے تو اللہ تعالیٰ اِس کے بدلے میں اُس شخص کو بھی اپنے غیبی علم سے فیضیاب فرماتا ہے یعنی اُس پر اسرارِ ربی اور علمِ باطن بذریعہ کشف کھلنے لگتے ہیں اور اُس کا ظاہر و باطن پاکیزہ ہو جاتا ہے۔ اِس درود شریف کو رات دن کثرت سے پڑھنے سے انسان سیف زبان ہو جاتا ہے اور اُس کی ہر دُعا بارگاہِ ربُ العزت میں

قبول ہوتی ہے۔ نمازِ جمعہ کے بعد رُو بہ مدینہ شریف کھڑے ہو کر اِس دُرود پاک کو پڑھنے سے دِین و دنیا میں فلاح حاصل ہوتی ہے۔

(کتاب صلوا علیہ والہ ص ۳۰۶)

ایک اہم وضاحت: عام لغت میں لفظ ''اُمّی'' کا مطلب ہے ''اَن پڑھ''۔ بعض متعصب اور بد بخت لوگ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذاتِ گرامی کے لیے لفظ اُمّی انہیں معانی میں استعمال کرتے ہیں یعنی غیر تعلیم یافتہ (معاذ اللہ)۔ وہ بھول جاتے ہیں یا دانستہ بھلا دیتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم علم کا شہر ہیں اور تمام علوم کے چشمے دراصل آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے علم سے ہی پھوٹتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بلاشُبہ کسی دنیاوی درس گاہ یا کسی معلّم سے تعلیم حاصل نہیں کی کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خود معلّمِ اعظم ہیں اور خالقِ کائنات نے بلاواسطہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو کائنات کے تمام علوم سے سرفراز فرمایا ہے۔

دُرودُ العابدین

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ مِّلْأَ الدُّنْیَا وَمِلْأَ الْاٰخِرَةِ

وَ ارْحَمْ مُّحَمَّدًا وَّاٰلَ مُحَمَّدٍ مِّلْأَ الدُّنْیَا وَ مِلْأَ الْاٰخِرَةِ

وَ اجْزِ مُحَمَّدًا وَّاٰلَ مُحَمَّدٍ مِّلْأَ الدُّنْیَا وَمِلْأَ الْاٰخِرَةِ

وَسَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ مِّلْأَ الدُّنْیَا وَ مِلْأَ الْاٰخِرَةِ ○

ترجمہ: الٰہی حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور اُن کی آل (علیہم السلام) پر اتنی رحمت نازل فرما کہ دُنیا اور آخرت بھر جائیں اور حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور اُن کی آل (علیہم السلام) کو اتنی جزا عطا فرما کہ اِس سے دُنیا اور آخرت بھر جائیں اور حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور اُن کی آل (علیہم السلام) پر اتنی سلامتی نازل فرما کہ دُنیا اور آخرت بھر جائیں۔

فضائل: یہ درُود شریف مشہور بزرگ حضرت معروف کرخی کا خاص وظیفہ تھا۔ آپ نے یہ درُود کثرت سے پڑھا بلکہ اُٹھتے بیٹھتے ہر وقت یہی درُود آپ کا وردِ زبان رہا۔ آپ نے اس درُود پاک کے بے شمار اسرار دیکھے۔ آپ اپنے عقیدت مندوں کو بھی یہ درُود پاک پڑھنے کی تلقین کیا کرتے تھے۔ پروردگارِ عالم اس درُود پاک کے پڑھنے والے کو اپنی خاص رحمت سے مالا مال فرماتا ہے۔ اگر کوئی شخص ذہن میں کسی حاجت کا تصور رکھ کر یہ درُود پاک اکتالیس روز تک روزانہ گیارہ مرتبہ پڑھے تو انشاء اللہ حاجت پوری ہوگی۔ اگر کوئی صاحبِ کشف بننے کا آرزومند ہو تو اُسے چاہیے کہ نمازِ تہجد کے بعد اِس درُود پاک کو کثرت سے پڑھے۔ بفضلِ خداوندِ متعال اُس پر کشف کے دروازے کھل جائیں گے اور روحانی درجات میں کمال حاصل ہوگا۔ مسجد میں بیٹھ کر اسے گیارہ مرتبہ روزانہ پڑھنے سے دِل گناہوں سے پاک ہو جائے گا اور ہر مقصد اور امتحان میں کامیابی نصیب ہوگی۔ اِس درُود پاک کو نماز کے بعد

اکیس مرتبہ روزانہ چالیس دن تک پڑھنے سے مقصد کیسا بھی ہو، اللہ کے فضل سے پورا ہوگا۔ (کتاب: صلوا علیہ والہٖ ص ۳۳۱)

درودِ نجاتِ وبا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ
بِعَدَدِ کُلِّ دَآءٍ وَّدَوَآءٍ وَّبِعَدَدِ کُلِّ عِلَّۃٍ وَّشِفَآءٍ ○

ترجمہ: اے اللہ درود بھیج ہمارے سردار محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) اور ہمارے سردار محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کی آل (علیہم السلام) پر تمام بیماریوں کی دوا کی تعداد کے مطابق اور تمام بیماریوں اور شفاء کی تعداد کے برابر۔

فضائل: یہ درود شریف وباؤں سے نجات حاصل کرنے کا بہت موثر ذریعہ ہے۔ اگر کسی مقام پر کوئی ایسی وبا پھیل جائے جس کا کوئی علاج نہ ہو تو یہ درود پاک سوا لاکھ مرتبہ پڑھنے سے اس وبا سے بفضلِ خداوندِ تعالیٰ نجات حاصل ہوگی۔ روایت ہے کہ ایک مرتبہ ایک خدا رسیدہ بندے کے علاقے میں وبا پھوٹ پڑی اور بہت سی اموات واقع ہوگئیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اُس بزرگ کے خواب میں تشریف لائے تو انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ میں فریاد کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے انہیں یہ درود پاک پڑھنے کی تلقین فرمائی۔ چنانچہ

بزرگ نے اِس درُود پاک کو کثرت سے پڑھا اور اللہ تعالیٰ کے کرم سے وہ علاقہ وبا سے پاک ہوگیا۔ اِس لیے اس درُود کو درُودِ نجاتِ وبا کہا جاتا ہے۔

(صلوعلیہ والہ ص۲۳۳)

درُودِ کمالیہ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَ بَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِیِّ الْکَامِلِ
وَ عَلٰی اٰلِہٖ کَمَالَا نِھَایَۃَ لِکَمَالِكَ وَ عَدَدَ کَمَالِہٖ ○

ترجمہ: اے اللہ ہمارے سردار حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نبی کامل پر اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی آل (علیہم السلام) پر درُود و سلام اور برکتیں بھیج ایسی جیسی کہ تیرے کمال کی انتہا نہیں اور اُن کے کمال کا شمار نہیں۔

فضائل: دُرودِ کمالیہ میں اللہ تعالیٰ اور اُس کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بے انتہا کمال کا ذِکر ہے پس اس درُود کے پڑھنے سے روحانیت میں کمال حاصل ہوتا ہے اسی لیے اسے درُود کمالیہ کہا جاتا ہے۔ بہت سے صوفیاء نے اِس درُود کو بہت پسند کیا اور اسے اپنے معمول کے وظائف میں شامل کیا۔ اللہ کا محبوب بندہ بننے کے لیے اِسے دس بار ہر نماز کے بعد پڑھنا چاہیے۔ اگر اِس درُود کو روزانہ سو بار نمازِ فجر کے بعد اور سو بار نمازِ عشاء کے بعد پڑھا جائے تو تمام روحانی اسرار کھل جائیں گے اور بہت زیادہ ثواب حاصل ہوگا۔

اِس درُود پاک کے پڑھنے سے بیماریوں سے شفا میسر آتی ہے۔ خدانخواستہ کسی کو نسیان کا مرض لاحق ہو تو اس درُود پاک کی بدولت بیماری ختم ہو جائے گی اور قوتِ حافظہ درست ہو گی۔ (صلوا علیہ والہٖ ص ۳۱۵)

ایک اور درُودِ کمالیہ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓى اٰلِهٖ مِثْلَ كَمَالِ اللّٰهِ وَ كَمَا يَلِيْقُ بِكَمَالِهٖ ○

ترجمہ: اے اللہ! صلوٰات وسلام اور برکتیں نازل فرما ہمارے آقا محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) پر اور اُن کی آل (علیہم السلام) پر اس قدر کہ جس قدر آپ کا کمال ہے اور اس قدر کہ جس قدر آپ کے کمال کے لائق ہو۔

فضائل: اس درُود شریف کو بھی "صلوٰاتِ کمالیہ" کہا جاتا ہے۔ حضرت شیخ احمد الصاوی فرماتے ہیں کہ یہ صلوٰات طریقت والوں کی مشہور صلوٰات میں سے ایک ہے، اِس کو ہر نماز کے بعد دس دفعہ پڑھا جاتا ہے اور اس کا ثواب بے انتہا ہے۔ شیخ محمد ابن عابدین اپنے شیخ ابوالمواہب ابن الشیخ عبدالباقی حنبلی بن علامہ احمد المقری مالکی سے نقل کرتے ہیں کہ یہ صلوٰاتِ کمالیہ چودہ ہزار صلوٰات کے ثواب کے ہم وزن و ہم پلہ ہے۔

(کتاب: اللھم صل علی محمد و علی الہ و صحبہ و بارک وسلم، ص ۱۵۱)

درُود حصولِ عزت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الرَّفِيْعِ مَقَامُهُ الْوَاجِبِ تَعْظِيْمُهُ وَاِحْتِرَامُهُ صَلٰوةً لَّا تَنْقَطِعُ اَبَدًا وَّلَا تَفْنٰی سَرْمَدًا وَّلَا تَنْحَصِرُ عَدَدًا ○

ترجمہ: اے اللہ درُود وسلام بھیج اور برکتیں نازل فرما ہمارے سردار محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر اور ہمارے آقا محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی آل (علیہم السلام) پر جن کا مقام بہت بلند ہے، جن کی تعظیم اور احترام فرض ہے، ایسا درُود جو کبھی منقطع نہ ہو اور کبھی فنا نہ ہو اور جسے کوئی شمار نہ کر سکے۔

فضائل: یہ درُود حصولِ عزت وعظمت کے لیے بہت اکسیر ہے۔ جو شخص اِس درُود پاک کو روزانہ فجر کی نماز کے بعد پڑھے، اللہ تعالیٰ اُس کی عزت میں اضافہ فرما دیتا ہے اور ہر شخص اُسے احترام کی نظر سے دیکھتا ہے۔ تلاوتِ کلام اللہ کے شروع اور آخر میں پڑھنا دِل کی پاکیزگی کا باعث بنتا ہے۔ جب کسی اجتماع میں جائیں تو اِس درُود کو وہاں پڑھتے رہیں، انشاء اللہ بحفاظت واپس لوٹیں گے۔ اگر کسی کے خلاف کوئی مقدمہ چل رہا ہو تو عدالت جاتے ہوئے یہ درُود شریف پڑھے اور جب جج کے سامنے پیش ہو تو دِل میں اِس کا

وِرد کرے، انشاء اللہ مقدمہ میں کامیابی ہوگی۔ دورانِ ملازمت اگر کوئی شخص تنگ کرتا ہو تو دفتر میں اپنی جگہ پر بیٹھ کر کام شروع کرنے سے پہلے اکیس بار پڑھیں اور یہ عمل اکتالیس دن تک جاری رکھیں، انشاء اللہ تنگ کرنے والا مہربان ہو جائے گا۔ (صلوا علیہ والہ ص ۳۵۲)

دُرودِ زاہدین

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَكْرَمِ الْكُرَمَآءِ مِنْ عِبَادِكَ وَاَشْرَفِ الْمُنَادِيْنَ لِطُرُقِ رَشَادِكَ وَ سِرَاجِ اَقْطَارِكَ وَبِلَادِكَ صَلٰوةً لَّا تَفْنٰى وَلَا تَبِيْدُ تُبَلِّغُنَا بِهَا كَرَامَةَ الْمَزِيْدِ○

ترجمہ: الٰہی دُرود اور سلام بھیج اور برکتیں نازل فرما ہمارے آقا محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور ہمارے آقا محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی آل (علیہم السلام) پر جو تیرے بندوں میں بزرگ ترین لوگوں سے بھی بزرگ تر ہیں اور پکارنے والوں میں سے اشرف ہیں، جو تیری ہدایت کے راستوں کی طرف بلاتے ہیں اور تیرے ملکوں اور شہروں کا آفتاب ہیں، ایسا دُرود جو نہ فنا ہو اور نہ ختم ہو، پہنچا برکتوں سے مزید عزتوں تک۔

فضائل: یہ دُرود زاہد اور متقی لوگوں کا پسندیدہ دُرود شریف ہے۔ اِسے پڑھنے

والا زہد وتقویٰ کی راہ پر گامزن ہو جاتا ہے اور جوں جوں اِس کی کثرت کرتا ہے سیّدِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خادم بن جاتا ہے۔ اُس پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خاص توجہ ہو جاتی ہے اور جس پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توجہ ہو جائے اُس کی دُنیا اور آخرت سنور جاتی ہے۔ لہٰذا جو شخص اِس درُود کو کثرت سے پڑھے گا اُسے بے انتہا عزت اور برکت حاصل ہو گی اور زُہد وتقویٰ میں بے مثل ہو جائے گا۔

(صلوا علیہ والہ ص ۳۵۳)

درُودِ طالبین

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ خَلْقِہٖ وَ رِضَاءَ نَفْسِہٖ وَ زِنَةَ عَرْشِہٖ وَ مِدَادَ کَلِمَاتِہٖ وَ کَمَا ھُوَ اَھْلُہٗ وَ کُلَّمَا ذَکَرَہُ الذَّاکِرُوْنَ وَغَفَلَ عَنْ ذِکْرِہِ الْغَافِلُوْنَ وَ عَلٰٓی اَھْلِ بَیْتِہٖ وَ عِتْرَتِہِ الطَّاھِرِیْنَ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا ○

ترجمہ: الٰہی درُود بھیج ہمارے آقا محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر بعدد اپنی مخلوق کے اور بمقدار اپنی رضا کے اور بوزن اپنے عرش کے اور برابر اپنے کلمات کی روشنائی کے اور جس طرح وہ ان کے شایان شایان ہیں اور جب کہ یاد کریں آپ کو یاد کرنے والے اور غافل رہیں آپ کے ذِکر سے غفلت برتنے والے، اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی اہل بیت (علیہم السلام) پر اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی پاک اولاد (علیہم السلام) پر اور سلام۔

فضائل: یہ درُود طالبانِ حق کا توشہ ہے لہٰذا جو شخص یہ چاہے کہ وہ رضائے الٰہی کا سچا طالب بنے اور اللہ تعالیٰ اُس سے راضی ہو تو اُسے چاہیے کہ یہ درُود اپنے معمولات میں شامل کرے اور اِسے کثرت سے پڑھے۔ اِس درُود پاک کے پڑھنے والے کو اللہ تعالیٰ تین انمول تحفوں سے نوازتا ہے۔

پہلا تحفہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اُسے اپنی خصوصی رحمت سے مالا مال کر دیتا ہے۔

دُوسرا تحفہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اُس پر اپنا روحانی فضل و کرم کرتا ہے اور وہ حصولِ روحانیت کی راہ پر گامزن ہو جاتا ہے۔

تیسرا تحفہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اُسے اپنی شفقت سے نوازتا ہے اور وہ عالمِ روحانیت میں ترقی پاتا ہے۔

اِس کے علاوہ اِس درُود پاک کو ستر مرتبہ روزانہ اکتالیس دن تک پڑھنا حاجات پوری ہونے کے لیے بہت مجرب ہے۔

(صلوا علیہ والہ ص ۳۵۴)

درُودِ مکرم

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰىٓ اٰلِهٖ بَحْرِ اَنْوَارِكَ وَمَعْدِنِ اَسْرَارِكَ وَلِسَانِ حُجَّتِكَ وَ عَرُوْسِ مَمْلُكَتِكَ وَاِمَامِ حَضْرَتِكَ وَخَاتِمِ اَنْبِيَآئِكَ صَلٰوةً تَدُوْمُ بِدَوَامِكَ وَتَبْقٰى بِبَقَائِكَ صَلٰوةً تُرْضِيْكَ وَ

تَرْضِیْهِ وَ تَرْضٰی بِهَا عَنَّا یَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ۝ اَللّٰهُمَّ رَبَّ الْحِلِّ وَالْحَرَامِ وَرَبَّ الْمَشْعَرِالْحَرَامِ وَ رَبَّ الْبَیْتِ الْحَرَامِ وَرَبَّ الرُّکْنِ وَالْمَقَامِ اَبْلِغْ لِسَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ مِّنَّا السَّلَامُ ۝

ترجمہ: اے اللہ! دُرود بھیج حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) پر اور آپ کی آل (علیہم السلام) پر جو تیرے انوار کا سمندر ہیں اور تیرے اسرار کی کان ہیں، جو تیری توحید کی دلیل کی زبان ہیں اور تیری مملکت کے دُولہا ہیں اور تیری بارگاہِ عزت کے امام ہیں اور تیرے انبیاء کے خاتم ہیں، ایسا دُرود جو ہمیشہ رہے تیرے دوام تک اور باقی رہے تیری بقا تک، ایسا دُرود جو راضی کر دے تجھ کو اور راضی کر دے حضور (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کو اور راضی ہو جائے تُو اس کی برکت سے ہم سے یا ارحم الراحمین۔ اے اللہ! اے مالک حِل وحرام کے اور مالک مشعر حرام کے اور مالک بیت الحرام کے اور مالک رُکن اور مقام کے، پہنچا ہمارے آقا اور مولا محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کو ہماری طرف سے سلام۔

فضائل: یہ درُود بہترین فوائد کا حامل ہے۔ جو شخص اِسے کثرت سے پڑھے اُسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے پانچ انعام ملتے ہیں۔

پہلا انعام یہ کہ اس دُرود پاک کو پڑھنے والے پر اسرار ورموز ظاہر ہوں گے اور اُسے سچے خواب نظر آئیں گے۔

دوسرا انعام یہ کہ اسے گھر بار میں عزت حاصل ہو گی۔

تیسرا انعام یہ کہ اس سے اللہ راضی ہو جائے گا۔

چوتھا انعام یہ کہ اسے حج بیتُ اللہ کی سعادت حاصل ہو گی اور مقاماتِ مقدسہ کی زیارت سے مشرف ہو گا۔

پانچواں انعام یہ کہ اس کے گھر، کاروبار اور دیگر کاموں میں برکت پیدا ہو جائے گی۔

جو شخص حصولِ روحانیت کی غرض سے اِسے نمازِ عشاء کے بعد گیارہ مرتبہ پڑھے اُسے رہبرِ کامل مل جائے گا جو اُسے روحانیت کی منازل پر گامزن کر دے گا۔ (صلوا علیہ والہ ص ۳۵۶)

دُرودِ حفاظت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا اَحَاطَ بِہٖ عِلْمُكَ وَ جَرٰی بِہٖ قَلَمُكَ وَسَبَقَتْ بِہٖ مَشِیْئَتُكَ وَصَلَّتْ عَلَیْہِ مَلٰٓئِکَتُكَ صَلٰوۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِكَ بَاقِیَۃً بِفَضْلِكَ وَاِحْسَانِكَ اِلٰٓی اَبَدِ الْاَبَدِ اَبَدًا اَلَّا نِھَایَۃَ لِاَبَدِیَّتِہٖ وَلَا فَنَآءَ لِدَیْمُوْمِیَّتِہٖ ۝

ترجمہ: اے اللہ! دُرود بھیج ہمارے آقا حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور ہمارے آقا حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی آل (علیہم السلام) پر بعدد اُس کے جسے تیرے علم نے احاطہ کیا ہے اور بعدد اُس کے جسے تیرے قلم نے لکھا ہے اور بعدد اُس کے جو پہلے ہو چکا ہے ساتھ اُس کے

ارادہ تیرا، اور بعد اس کے جتنا دُرود بھیجا ہے آنحضرت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر تیرے فرشتوں نے، ایسا دُرود جو ہمیشہ رہنے والا ہے تیرے دوام کے ساتھ، باقی رہنے والا ہے تیرے فضل و احسان سے ابدالآباد تک کہ جس کی ابدیت کی کوئی حد نہیں اور جس کے دوام کو فنا نہیں۔

فضائل: جو شخص عبادت اور یادِ الٰہی میں مشغول رہتا ہو اُس پر اکثر فتنے اور آزمائشیں وارد ہوا کرتی ہیں۔ اس دُرود کا سب سے بڑا وصف یہ ہے کہ اس کے وِرد کرنے والے پر کوئی ابتلا اور فتنہ نہیں آتا اور حفاظتِ الٰہی اُس کے شاملِ حال ہو جاتی ہے۔ اس لیے جب بھی ذِکر کرنے بیٹھیں تو پہلے ایک مرتبہ یہ دُرود پڑھ لیں تو زیادہ بہتر ہے۔

(صلوا علیہ والہ ص ۳۶۰)

دُرودِ بلندئ درجات

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَ بَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰىٓ اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
اَكْرَمِ خَلْقِكَ وَسِرَاجِ اُفُقِكَ وَاَفْضَلِ قَآئِمٍ
بِحَقِّكَ الْمَبْعُوْثِ بِتَيْسِيْرِكَ وَرِفْقِكَ صَلٰوةً يَّتَوَالٰى تَكْرَارُهَا
وَتَلُوْحُ عَلَى الْاَكْوَانِ اَنْوَارُهَا ○

ترجمہ: اے اللہ! دُرود و سلام بھیج اور برکتیں نازل فرما ہمارے آقا محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور

ہمارے آقا محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی آل (علیہم السلام) پر جو تیری سب مخلوق سے معزز ہیں اور تیرے افق کے آفتاب ہیں اور تیرے حق کے قائم کرنے والوں میں سے افضل ہیں اور بھیجے گئے ہیں آسانی اور نرمی کے ساتھ، ایسا دُرود جو مسلسل دہرایا جاتا رہے اور چمکیں سب مخلوق پر اُس کے انوار۔

فضائل: یہ دُرود درجات کی بلندی کا بہترین ذریعہ ہے۔ جو شخص یہ دُرود پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اُس پر اپنی خاص رحمت نازل فرماتا ہے، اُس کے گناہ معاف کر دیتا ہے اور اُس کے درجات بلند کر دیتا ہے۔ جو شخص گیارہ مرتبہ روزانہ اِس دُرود پاک کو پڑھنے کا معمول بنا لے اللہ تعالیٰ اُس کے ہر کام میں آسانی پیدا کر دیتا ہے اور لوگوں میں عزت سے نوازتا ہے۔

(صلوا علیہ والہ ص ۳۶۱)

دُرودِ چشتیہ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَ تَرْضٰی بِاَنْ تُصَلِّیْ عَلَیْہِ ○

ترجمہ: الٰہی! صلوٰات وسلام بھیج ہمارے سردار اور مولیٰ حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور ہمارے سردار اور مولا حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی آل (علیہم السلام) پر جیسے تُو نے اُنہیں محبوب کیا اور راضی ہُوا، جیسا کہ اُن پر دُرود بھیجنے کا حکم ہے۔

فضائل: یہ دُرود حُبِ رسول ﷺ کے لیے بہت اکسیر ہے۔ جسے حبِ رسول ﷺ حاصل ہو جائے سمجھ لیجئے کہ دنیا اور آخرت میں اُس کا بیڑا پار ہے۔ یہ دُرود چشتیہ نظامیہ سلسہ کے معروف بزرگوں کے معمول کے وظائف میں سے ہے۔ وہ یہ دُرود پاک خود بھی کثرت سے پڑھا کرتے تھے اور اپنے عقیدت مندوں کو بھی اِس کے پڑھنے کی تلقین کیا کرتے تھے۔ (صلوا علیہ والہ ص ۳۶۵)

دُرودِ اعتصام

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَ بَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَفْضَلِ مَمْدُوْحٍ بِقَوْلِكَ
وَاَشْرَفِ دَاعٍ لِّلْ اِعْتِصَامِ بِحَبْلِكَ وَخَاتِمِ اَنْبِیَآئِكَ
وَرُسُلِكَ صَلٰوۃً تُبَلِّغُنَا فِی الدَّارَیْنِ عَمِیْمَ فَضْلِكَ
وَكَرَامَۃَ رِضْوَانِكَ وَوَصْلِكَ ○

ترجمہ: یا الٰہی دُرود و سلام اور برکتیں نازل فرما ہمارے آقا محمد (ﷺ) اور اُن کی آل (علیہم السلام) پر جو اُن سب سے افضل ہیں جن کی تعریف تُو نے اپنے کلام سے کی ہے اور اُن سب سے افضل ہیں جنہوں نے تیری رسی کو مضبوطی سے پکڑنے کی دعوت دی ہے اور تیرے انبیاء اور رسولوں کے خاتم ہیں، ایسا دُرود کہ پہنچا دے ہمیں دونوں جہانوں میں تیرے علم و فضل تک اور تیری خوشنودی کی عزت تک اور تیرے وصال تک۔

فضائل: یہ درود شریف مدینہ طیبہ کے زائرین کے لیے ایک انمول تحفہ ہے۔ زائرین مدینہ منورہ میں داخل ہوتے وقت یہ درود شریف پڑھیں، پھر مسجد نبوی میں داخل ہوتے ہوئے پڑھیں اور پھر روضۂ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر حاضری کے وقت پڑھیں اور ریاض الجنتہ میں بیٹھ کر روزانہ گیارہ مرتبہ اِس کا وِرد کریں انشاء اللہ خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت نصیب ہوگی۔ اِس کے علاوہ رات کو سوتے وقت یہ دُرود شریف ایک بار پڑھنا بہت خیر و برکت کا باعث ہے۔ اگر کسی شخص پر ناحق کوئی الزام لگ جائے تو ایک سو گیارہ مرتبہ روزانہ گیارہ دن تک پڑھے، انشاء اللہ الزام سے بری ہوگا۔ ہر نماز کے بعد باقاعدگی سے ایک بار پڑھنے سے ایمان میں حد درجہ استقامت حاصل ہوتی ہے۔ (صلوا علیہ والہٖ ص ۳۴۷)

دُرُودِ تُنَجِّیۡنَا

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ط

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ

صَلٰوةً تُنَجِّيۡنَا بِهَا مِنۡ جَمِيۡعِ الۡاَهۡوَالِ وَالۡاٰفَاتِ وَتَقۡضِىۡ لَنَا بِهَا

جَمِيۡعِ الۡحَاجَاتِ وَتُطَهِّرُنَا بِهَا مِنۡ جَمِيۡعِ السَّيِّئَاتِ وَتَرۡفَعُنَا بِهَا عِنۡدَكَ

اَعْلَى الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِهَا اَقْصَى الْغَايَاتِ مِنْ جَمِيْعِ الْخَيْرٰتِ

فِى الْحَيَاتِ وَ بَعْدَ الْمَمَاتِ اِنَّكَ مُجِيْبُ الدَّعْوَاتِ وَ رَافِعُ الدَّرَجَاتِ

وَيَا قَاضِىَ الْحَاجَاتِ وَيَا كَافِىَ الْمُهِمَّاتِ وَيَا دَافِعَ الْبَلِيَّاتِ

وَ يَا حَلَّ الْمُشْكِلَاتِ اَغِثْنِىْ اَغِثْنِىْ اَغِثْنِىْ

يَا اِلٰهِىْ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ○

ترجمہ: شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان رحم والا ہے۔

الٰہی! ہمارے سردار حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور اُن کی آل (علیہم السلام) پر ایسی رحمت و برکت نازل فرما جس سے ہمیں تمام ڈر، خوف اور آفتوں سے نجات حاصل ہو جائے اور جس کی برکت سے ہماری تمام حاجتیں پوری ہو جائیں اور جس کی بدولت ہم تمام گناہوں سے پاک وصاف ہو جائیں اور جس کے وسیلہ سے ہم تیری بارگاہ میں اعلیٰ درجوں پر فائز ہو جائیں اور جس کے ذریعے ہم زندگی کی تمام نیکیوں اور مرنے کے بعد کی تمام اچھائیوں سے بخوبی فائدہ حاصل کریں، بے شک اے اللہ پاک! آپ ہماری دُعاؤں کے قبول فرمانے والے ہیں اور ہمارے درجات بلند کرنے والے اور ہماری حاجات کو برلانے والے اور ہماری بلاؤں کو دُور کرنے والے اور ہماری سخت مشکلات کو حل کرنے والے ہیں، میری فریاد کو پہنچیں اور اِسے اپنے حضور تک رسائی عطا فرمائیں، میری عرض کو قبول فرمائیں یقیناً آپ ہی ہر چیز پر قادر ہیں۔

فضائل: صَلوٰۃً تُنَجِّینَا یا درُودِ نجات وہ درُود شریف ہے جسے پڑھنے سے ہر مشکل آسان ہو جاتی ہے اور ہر مہم میں کامیابی حاصل ہوتی ہے۔ اِس درُود پاک کے بے شمار فضائل ہیں۔ بزرگانِ دین نے اسے بار ہا پڑھا اور نہایت فائدہ مند پایا۔ جو شخص اِس درُود پاک کو ادب واحترام سے قبلہ رُو ہو کر ہر روز تین سو بار پڑھے اللہ کے فضل سے اُس کی سخت سے سخت مشکل آسان ہو جائے گی۔ ''دلائل الخیرات'' میں ہے کہ جسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت کا شوق ہو وہ خالص نیت سے، نمازِ عشاء کے بعد ایک ہزار بار یہ درُود پڑھے اور بستر کو معطر کر کے باوضو سو جائے، انشاء اللہ چالیس روز کے اندر زیارت نصیب ہو گی۔ اگر اللہ کرم کرے تو ہو سکتا ہے ایک ہفتہ میں ہی مراد بر آئے۔ ایک خدا رسیدہ بزرگ کا کہنا ہے کہ جو شخص یہ درُود پاک صبح وشام دس دس بار پڑھے تو اللہ تعالیٰ اُس سے راضی ہو گا، اُس کے قہر سے نجات ملے گی، برائیوں سے بچے گا اور غم دُور ہوں گے۔ اِس درُود پاک کی ایک خاص فضیلت یہ ہے کہ جو شخص بیماری سے تنگ آ چکا ہو اور معالجوں سے مایوس ہو گیا ہو، وہ اِس درُود پاک کو کثرت سے پڑھے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے شفایاب ہو گا۔ مولانا فاکہانی نے کتاب ''قمرِ منیر'' میں ایک بزرگ شیخ موسیٰ کا واقعہ بیان کیا ہے۔ شیخ موسیٰ کہتے ہیں کہ ہم ایک قافلے کے ساتھ بحری

جہاز میں سفر کر رہے تھے کہ جہاز طوفان کی زد میں آ گیا۔ یہ طوفان قہرِ خداوندی بن کر جہاز کو ہلانے لگا۔ ہم لوگ یقین کر بیٹھے کہ چند لمحوں کے بعد جہاز ڈوب جائے گا اور ہم لقمہء اجل بن جائیں گے کیونکہ ملاحوں نے بھی یہ سمجھ لیا تھا کہ ایسے تند و تیز طوفان سے کوئی قسمت والا جہاز ہی بچتا ہے۔ شیخ فرماتے ہیں کہ افراتفری کے اس عالم میں مجھ پر نیند کا غلبہ ہو گیا۔ چند لمحے غنودگی طاری ہوئی تو میں نے خواب میں دیکھا کہ ماہِ بطحا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور مجھے حکم دیا کہ تم اور تمہارے ساتھی یہ دُرود ہزار بار پڑھو۔ میں بیدار ہُوا، اپنے دوستوں کو جمع کیا، وضو کیا اور دُرود پڑھنا شروع کر دیا۔ ابھی ہم نے تین سو بار دُرود پاک پڑھا تھا کہ طوفان کا زور کم ہونے لگا۔ آہستہ آہستہ طوفان رُک گیا، آسمان صاف ہو گیا اور سمندر کی سطح پُرامن ہو گئی۔ (صلوا علیہ والہ ص ۱۷۴، القول البدیع ص ۲۱۹، نزہۃ الناظرین ص ۳۱)

دُرُودِ مقبول الرَّسُول

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِہٖ
صَلَاۃً اَنْتَ لَھَا اَھْلٌ وَّ ھُوَ لَھَا اَھْلٌ ○

الٰہی! ہمارے آقا حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر اور اُن کی آل (علیہم السلام) پر صلوٰات بھیج، ایسی بے نظیر صلوٰات جو اُن کے شایانِ شان ہو اور بے نظیر دُرود کے لائق اُنہی کی ذات ہے۔

فضائل: حضرت حافظ سخاوی نے اپنی کتاب ''القول البدیع'' میں لکھا ہے کہ مجھے اِس درُود کی کثرت نے وہ عظیم فائدہ بخشا ہے جس کے بیان سے میری زبان گُنگ ہے اور وہ دُعا کرتے ہیں کہ اللہ تبارک تعالیٰ ہم سب کو یہ درُود شریف کثرت سے پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(كتاب: اللهم صل على محمد و على اله و صحبه و بارك و سلم، ص ١٥٤)

درُودِ عاشقین

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَ مَحْبُوْبِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبَ الْهَاشِمِيِّ الْقُرْشِيِّ الذَّكِيِّ الْمَدَنِيِّ الْعَرَبِيِّ وَ عَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا وَ حَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبَ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الْحِجَازِيِّ الْحَرَمِيِّ بِقَدْرِ حُسْنِهٖ وَ جَمَالِهٖ ○

ترجمہ: اے اللہ! درُود اور سلام بھیج ہمارے سردار اور ہمارے محبوب اور ہمارے والی حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) بن عبداللہ بن عبدالمطلب ہاشمی قریشی پاک مدنی عربی پر اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی آل (علیہم السلام) پر اور ہمارے حبیب حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) بن عبداللہ بن عبدالمطلب اُمّی نبی حجازی حرم والے پر، آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے حسن و جمال کے مطابق۔ (صلوا علیہ والہٖ ص ۳۷۹)

فضائل: رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل علیہم السلام کی محبت ہی دُنیا اور آخرت

کا خزینہ ہے۔ اِس درُود پاک کو پڑھنے سے اِن ارفع و اعلیٰ اور پاک ہستیوں سے محبت پیدا ہوتی ہے اور اِس کی کثرت اس محبت کو مودّت کے درجے تک لے جاتی ہے جس کی وجہ سے دُنیا بھی سنور جاتی ہے اور آخرت بھی۔ اس درُود شریف کو زیادہ سے زیادہ مرتبہ پڑھنا چاہیے تا کہ دِل میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم و آلِ محمد علیہم السلام کی محبت، عشق کی منازل طے کرتی ہوئی مودّت کے عظیم و ارفع درجے تک پہنچ جائے۔ یاد رکھیں کہ کبھی کبھار بہت زیادہ مقدار میں کوئی صالح عمل کرنے سے بہتر ہے کہ نسبتاً کم مقدار میں وہ عمل کر لیا جائے لیکن مسلسل کیا جائے۔ اس لیے درُود شریف کو کبھی کبھار بہت زیادہ مقدار میں پڑھ لینے سے بہتر ہے کہ اسے روزانہ، بلا ناغہ پڑھا جائے اور اتنی تعداد میں پڑھا جائے جس کو معمول بنایا جا سکے۔ اس درُود شریف کا عمل مخصوص تعداد میں، مخصوص وقت اور مخصوص مقام پر کیا جائے تو بے شمار اضافی فیوض و برکات حاصل ہوتے ہیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ ○

﴿دعا﴾

اللہ رحمٰن الرحیم سے دُعا ہے کہ وہ صدقہ اپنے حبیب جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور آلِ محمد علیہم السلام، کتاب "صَلُّوا عَلَيۡهِ وَسَلِّمُوۡا تَسۡلِيۡمًا" کی صورت میں پیش کردہ یہ نذرانہء صلوات وسلام قبول فرمائے۔ ہماری، ہمارے والدین، بہن بھائی، ازواج و اولاد، اقرباء، دوست احباب اور تمام اہلِ ایمان کی خطائیں معاف فرمائے، ہمیں اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پاک آل علیہم السلام کی مودّت اور شفاعت نصیب فرمائے، ہر قسم کے رنج وغم، مصائب و آلام، عذابِ قبر، عذابِ حشر، عذاب جہنم اور شیطان مردود کے شر سے پناہ عطا فرمائے، دین ودُنیا کی تمام نعمتوں سے سرفراز فرمائے، کثرتِ صلوٰات وسلام اور اعمالِ صالح کی توفیق عطا فرمائے۔ بے شک وہ ایسا خدا ہے جیسا ہمیں پسند ہے، وہ ہمیں ایسا انسان بنائے جیسا اُسے پسند ہے۔ آمین۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ ○

تمت